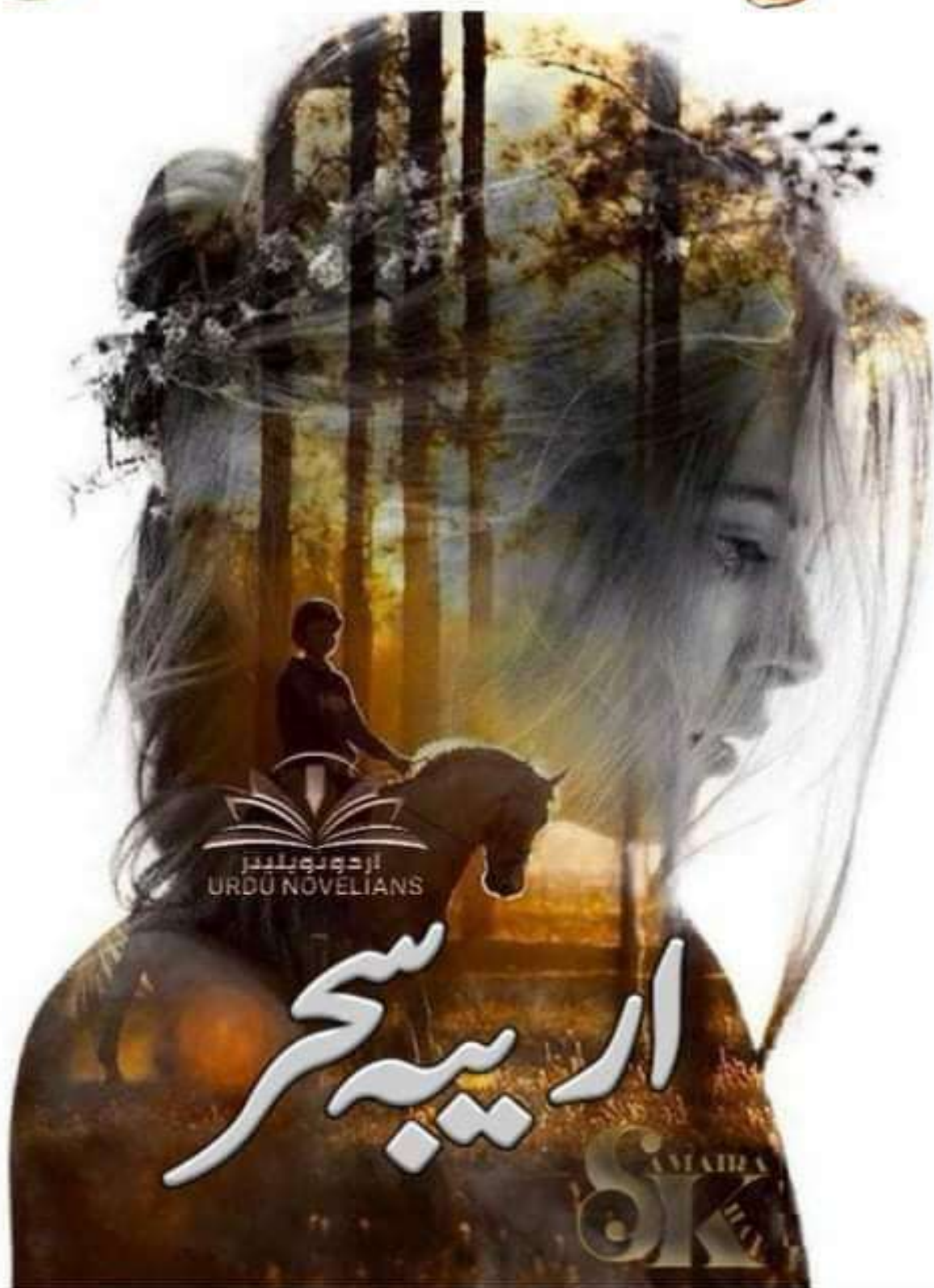


سوزائے عشق



اے ریہ سحر

URDUN کے لئے شہر سے بیوٹیشن آگئی

زمین اور زار کو تیار کرنے کے لئے شہر سے بوٹیشن آگئی

فرزانہ پتہ نہیں کیا ہوا زمین کل سے چپ چپ ہے شبانہ بیگم فکریہ لہجے میں بولی

آپی آپ پریشان نہ ہو لڑکیاں اپنی شادی کو لے کر تھوڑی فکر مند ہو جاتی ہیں میں سمجھاؤں گی یہ کہہ کر کمرے میں داخل ہوئیں اور بولیں پہلے کونسی دلہن تیار ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ آنی چاچی مجھے تیار نہیں ہونا۔۔۔

کیوں نہیں ہونا تیار مانا کہ آپ سادگی میں بھی اچھی لگتی ہیں مگر آج آپ کا اہم دن ہے فکر نہ کرو رخصتی تمہاری مرضی سے کریں گے چلو شہناش جلدی سے بے ڈریس اپ ہو تم بے فکر اور لا پرواہی سے اچھی لگتی ہو زمین کا گال تھکتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی

زمین مرے مرے قدموں سے ڈریس چینج کر کر بیوٹیشن کے پاس آکر بیٹھ گئی اور آنکھیں موند لی ذہن پر سوچ "ہو گیا ابھی چند دن پہلے میں کتنی خوش تھی اپنے کالج کی فیرویل پارٹی میں جانے کے لیے آپ۔۔ آپ کہاں ہیں آپ

آرام سے زمین کتنی بار بولا ہے لڑکیوں کو آہستہ بولنا چاہیے۔۔

اوہ دادی آپ بھی نہ بس مجھے ڈانٹتے رہتی ہیں اچھا بتائیں آپ ہی ہے کہا۔۔

وہ سو رہی ہے

اچھا جی دن میں سو رہی ہے آپ نے مجھے کہا تھا لڑکیوں کو دن میں نہیں سونا چاہیے تو آپ لڑکی نہیں ہے یاد نہ ہے بولے بولے کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر لڑکا انداز میں بولی۔۔

چپ بالکل چپ دادی سے سوال جواب کرتی ہے آنے دو اپنے ابا اور دادا کو شکایت لگاتی ہوں

زمین بولی کیوں میں نے کیا کیا ہے صرف پوچھا ہی تو ہے

دادی کے بجائے شہانہ بیگم بولی زارا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے سو رہی ہے۔۔۔ زمین مسکھ لگاتے ہوئے اچھا

اچھا میری پیاری دادی مجھے معاف کر دیں یہ کہتے وہ لال حویلی کی طرف چل دی

URDU NOVELIANS

کلفٹن کی مصروف شاہراہ پر بیلوا سٹائلش عمارت دور سے ہی دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے یہ عمارت
فرقان شاہ کی ذاتی ملکیت ہے۔۔۔۔

آفس میں افراتفری کا عالم ہے سب ورکرز اپنے حصے کا کام تیزی سے مکمل کر رہے ہیں کیونکہ ایک ہفتے بعد حسنین شاہ
لندن سے ایک بڑی بزنس میٹنگ اور ٹینڈر حاصل کر کے کل رات ہی واپس پاکستان آیا ہے۔۔۔

براؤن گیٹ کے سامنے بلیک ہونڈ اسوک آکر رکی گاڑی کا دروازہ کھولا فارمل گرے ڈریس میں حسنین فرقان
گاڑی سے نکل آیا۔۔۔ 6 فٹ کا قد۔۔۔ گندمی رنگت۔۔۔ کالے بال۔۔۔ جم میں روزورزش کرنے کے سبب
سکس ایپس۔۔۔ بھاری لہجہ۔۔۔ جس جگہ جاے صنف نازک کی توجہ کھینچ لیتا۔۔۔ مکھیوں کی طرح اپنے گرد گھومنے والی
لڑکیوں سے حسنین سخت الرجک ہے

علیزہ دس منٹ بعد کافی اور میرے جانے کے بعد جتنی بھی ڈیلز اور آفرز آئی ہیں سب کی فائل لے کر آفس میں آؤں
اور کل کی کوئی میٹنگ نہیں رکھنا۔۔۔ میں آج گاؤں جاؤنگا
علیزہ فوراً بولی یس

URDUNovelians

ماہرہ ماہرہ کہاں ہو یار

میں کچن میں ہوں آ جاو

واو تم کچن میں۔۔۔ آج سورج لگتا ہے مغرب سے نکل آیا ہے زمین ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

URDU NOVELIANS

نہیں یار علی کے لئے چائے بنا رہی ہوں اس کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے اس نے شرط رکھی ہے اب کیسے بناؤ یار آتی نہیں ہے۔۔ گوگل سے بھی مدد نہیں لے سکتے۔۔ مجھے چیلنج دیا ہے۔۔

کوئی مسئلہ ہی نہیں میں ہوں نہ

او میں تو بھول ہی گئی تھی کہ آپ تو شیف راحت کی شاگرد ہیں

او ہو میرا مطلب ہے کہ مل کے بناتے ہیں مائی سب سے پہلے چولہا جلاتے ہیں۔۔

ماہرہ غصے سے مجھے مائی کیوں بولا مائی لفظ سے مانگنے والے کا تصور آجاتا ہے خبردار اب مائی بولا تو زور کی بچی۔۔

بچی کہاں ہے بچی۔۔ اور بچی کو کچن میں آنے کا کس نے کہا۔۔ بچوں کے لئے کچن خطرناک جگہ ہے اور تمہارے

پاس 15 منٹ ہے چائے بنا کے لے آو ورنہ دوست کے گھر چلا جاؤں گا۔۔۔ علی نون سٹاپ کہہ کر یہ جاوہ جا۔۔

ماہرہ بوکھلا کر یار بعد میں لڑتے ہیں ابھی چائے بناتے ہیں مجھے آتا ہے چولہا جلانا ماہرہ نے جوش سے کہا۔۔

بول تو ایسے رہی ہو جیسے غوری مزائل چلانا آتا ہے

دیکھو اب تم پھر شروع ہو رہی ہو

اچھا اچھا۔ سوری زمین کان پکڑ کر بولی۔۔۔

پتیلی میں ایک گلاس پانی ڈالو۔۔۔ چائے میٹھی ہوتی ہے تو اس میں ایک کپ چینی ڈالتے ہیں۔۔ ماہرہ نے ماہر شیف کی طرح کہا۔

زمین نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا ایک بار بابا نے کہا تھا میری چائے میں کم دودھ ڈالنا تو اس میں دودھ بھی شامل ہوتا ہے تو ایک گلاس دودھ بھی ڈالتے ہیں جیسے دھواں نکلے گا چلو ہابند کر دیں گے۔۔

سی ہوتی ہے اس کا تو رنگ ہیں نہیں بدلا۔۔۔ yellow تھوڑی دیر بعد فکری انداز میں ماہرہ بولی سن زمین چائے تو ہاں یہ تو ہے سامنے کیسینیٹ کا جائزہ لیتی زمین کی نظر دو جاہ پر پڑی ایک پر ہلدی دوسرے پر زردے کا رنگ لکھا تھا۔۔۔۔۔ مل گئی چائے کو رنگ دینے والی چیز زمین نے جوش سے کہا۔۔

ماہرہ نے کہا دونوں میں سے کیا ڈالیں

زمین سوچتے ہوئے بولی میرے خیال سے ہلدی ڈالتے ہیں یاد کرو اردو کی منس غزالہ نے وہ سانولی ٹیچر سے کہہ رہی تھی ہلدی سے رنگ گورا ہوتا ہے اور اور چچی بھی ار حم سے کہہ رہی تھیں چائے پینے سے رنگ نہیں جلتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہلدی اچھی چیز ہے۔۔۔

ابھی رنگ دینے کا مسئلہ چل ہی رہا تھا کہ حسنین نے کچن میں آکر کہا کہ ایک کپ چائے میرے روم میں بھی دے جاؤں یہ دیکھے بغیر کہ کچن میں کون کون ہے کہ کر چلا گیا۔۔۔

یار جلدی کرو وقت کم ہے ایک چمچ ہلدی ڈال دیتے ہیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد دھواں نکلنے پر دونوں خوش ہوئی بن گئی چائے اب جلدی سے چائے نکالو حسنین بھائی کو چائے دینے میں جاؤنگی جو ہر وقت کہتے رہتے ہیں مجھے کچھ نہیں آتا انہیں پتہ ہونا چاہیے کہ مجھے آتا ہے زمین فخر یہ انداز میں بولی اور چائے لے کر حسنین کے روم کے جانب بڑھی۔۔۔

دستک دی آواز نا آنے پر سوچا مصروف ہوں گے میں اندر ایسی ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔ واو کتنا زبردست روم ہے یہ میرا دل کرتا ہے اس روم پر قبضہ کر لو! خیر میں کوئی انڈیا ہو جو دوسروں کی چیزوں پر قبضہ کر لو میں پاکستانی ہوں فخر سے

URDU NOVELIANS

سوچا۔۔۔ دادا سے ضد کر کے ایسا روم بنوا ہی لوں گی اور یہ بھی میرا ہی ہے 'اف کتنا بڑا بیڈ ہے یہ کتنے پیارے واڑا اور ڈیکوریشن پیس رکھے ہیں اور یہ پینٹنگ تو غضب کی ہے۔۔۔ خود سے بات کرتے ہوئے زمین بولی ویسے ہے تو کافی سڑو مگر روم زبردست ہے۔۔۔ ابھی مزید گلفشانی جاری تھی کہ

باتھ روم کا دروازہ کھولا حسنین بنا شرٹ 'تو لیا سے سر پونھچتا باہر آیا۔۔۔۔۔

زمین کے حلق سے زوردار چیخ برآمد ہوئی اس نے فوراً آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ دستک کیوں نہیں دی۔۔۔ حسنین نے جلدی صوفے سے شرٹ اٹھا کر پہنتے

ہوئے غصے سے کہا

دی تھی دستک۔۔۔ کوئی جواب نہیں آیا تو میں آگے آپ نے شرٹ باتھ روم میں، کیوں نہیں پہنی 'باتھ روم کس لئے ہوتا ہے بندے کو چاہیے۔۔۔

شرٹ اپ زیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں جس کام سے آئی ہو وہ بتاؤ حسنین نے زمین کی بات کاٹ کر کہا

زمین نے اتر کر کہا آپ کے لئے چائے لائی ہوں میں نے خود بنائی ہے

سیریلی۔۔۔ آبرو اچکا کر کہا۔۔۔

URDUNovelians

جی ہاں منہ بنا کر کہا

ہاتھ سے چائے لے کر ایک سپ لیا اور فوراً سے باہر آیا۔ یہ کیا عجیب چیز بنائی ہے۔۔۔ حسنین غصے سے دھاڑا

زمین سہم گی لیکن زبان قابو میں نہ رہی فوراً بولی ایک تو محنت کر کے چائے بنائی اور آپ کے نخرے ختم نہیں ہو رہے

ہیں

.. شٹ اپ اینڈ گیٹ آؤٹ اس سے پہلے میں آپ سے باہر ہو جاؤ تم باہر جاؤ

زمین نے باہر کی طرف دوڑ لگائی مگر قسمت وہ حسنین کا نقصان کئے بغیر جاسکتی تھی باہر۔۔ چھناکے کی آواز سے ٹیبیل پر رکھا ایک خوبصورت آواز زمین بوس ہو گیا۔۔ زمین کے قدم رک گئے۔۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور زمین کی طرف مڑی۔۔ اس سے پہلے حسنین غصہ کرتا اس نے جھٹ سے معافی مانگی پلیز دادی سے شکایت مت کیجئے گا آج جو سزا دیں گے مجھے منظور ہے

حسنین نے غصے سے مٹھیاں بہینچی اور گہرا سانس لے کر غصہ قابو کیا

اتنے میں ماہرہ اندر آئی.... چلو جلدی چلیں فیرویل کی شاپنگ کے لیے

.. اف ماہرہ کو بھی ابھی آنا تھا میری لائیو بے عزتی دیکھے گی زمین نے کلس کر سوچا

حسنین نے ماہرہ سے کہا تم جاؤ زمین بھی آتی ہے... ماہرہ کے جانے کے بعد زمین سے بولا تم چاہتی ہو دادی کو شکایت نہیں لگاؤ تو یہ سزا ہے تمہاری کل فیرویل پارٹی میں نہیں جاؤں گی اور جا کر سردار کو صفائی کے لئے بھیجو

.. لیکن زمین ٹس سے مس نہیں ہوئی

کیا ہوا کھڑے کھڑے سو گئی

.. یہ تو بڑی سخت سزا ہے.. میں آپ کی روم کی صفائی کر دیتی ہوں آپ کے کپڑے دھو دیتی ہوں

چلو دادی کے پاس چلتے ہیں

.. نہیں نہیں حسنین بھائی میں تو مذاق کر رہی تھی میں نہیں جاؤں گی کل... زمین افسردہ سی باہر آگئی

.. کیا ہوا کافی بیستی ہو گی.. ماہرہ مسکرائی

تم چپ رہو سب کیا دھرا تمہارا ہے

یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے کس نے کہا تھا علی کی شرط مانو

تم سے کس نے کہا تھا بھائی کے پاس لے جاؤ اب بحث ختم کرتے ہیں اور جلدی سے شاپنگ پر چلیں

نہیں میں نہیں جا رہی ہوں تم چلی جاؤ مجھے سمجھ میں آگیا آئیل مجھے مار کی تشریح

یہ سن کر ماہرہ اور علی ہنسنے لگے اور وہ باہر جانے لگی پھر اچانک یاد آیا علی تم کو چائے کیسی لگی

یونو میں بڑا عقلمند ہو میں نے ماہرہ سے چائے بنانے کی ترکیب پوچھ لی اور کپ لے جا کر واش روم میں پھینک دیا چونکہ تم

دونوں نے محنت کی ہے اور میں محنت کرنے والوں کا قدر دان ہوں اس لئے تم دونوں کو شاپنگ پر لے جا رہا ہوں علی

نے احسان جتایا

تھینکس میں نہیں جا رہی ہوں تم دونوں جاؤ اداس اداس گھر کی طرف آگئی

ماشا اللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ بیوٹیشن بولی

زرمین نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں ماضی کی بھول بھلیوں میں وہ ایسی کھوئی کے وہ بھول ہی گئی آج اس کا نکاح ہے

آپ آجائے زارا میں آپ کو تیار کرو گی

زارا مسکراتی ہوئی آکر بیٹھ گئی اتنے میں بیوٹیشن کے موبائل پر کال آئی وہ بات کرنے لگی اپنی دوست سے یار تم ہمت نہ

ہارو ایک بار پھر کوشش کرو یقیناً تمہارے والد مان جائیں گے ہم ضرور ساتھ پکنک پر جائیں گے

بیوٹیشن کی بات سن کر زمین کو لگا مجھے بھی کوشش کرنی چاہیے کیا پتا مسلا حل ہو جائے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ شبانہ بیگم روم میں داخل ہوئی اور کہا

نکاح عصر کے بجائے اب مغرب ہو گا سر بیچ صاحب کو ایمر جنسی دوسرے گاؤں میں جانا پڑ گیا وہ مغرب تک لوٹیں گے زمین بیٹا آپ اپنے روم میں جا کے تھوڑی دیر آرام کر لیں

یہ سنتے ہی زمین نے فوراً حامی بھری اور اپنے روم کی طرف چل دی روم کے ڈور کو جلدی بند کر کے لوک لگایا سائٹ ٹیبل کی دراز سے ایک بلیک چھوٹی بوتل نکالی جس پر کا کروچ مار زہر لکھا تھا اس نے سوچا تھا نکاح ہونے سے تھوڑی دیر پہلے 2 چچ پی لے گی جس پر اسے کوئی الٹی ہو جائے گی طبیعت خراب سی ہو جائے گی تو شاید نکاح رک جائے اس نے وہ بہت تنگ تمہارا میسج کر رہا ہوں اس نے وہ بوتل اپنے پرس میں رکھ لی۔۔۔ بیوٹیشن کی بات سے اسے لگا کہ ایک کوشش کرنی چاہیے اس نے لرزتے ہاتھوں سے کال ملای کی دل میں دعا کرنے لگی کہ اللہ کرے جلدی کال اٹھالیں تین چار بار ملانے کے بعد بالآخر کال اٹھالی گئی

اسپیکر میں سے بھاری آواز آئی ہیلو

کہاں تھے آپ میں کل سے آپ کو کال کر رہی ہو دادا نے اچانک فیصلہ لیا کہ زارا آپ کے ساتھ ہی میرا نکاح ارحم سے کر دیگے۔۔۔ زمین جلدی سے بولی کہیں وہ بے درد فون نہ بن کر دے

ایک پل تو وہ حیران ہوا پھر انتہائی غصے بھری آواز میں بولا۔۔۔ میں کہاں تھا تم کو بتانے کی ضرورت نہیں اور کیا تم نکاح ہونے دوں گی سوال اٹھایا

میں میں کیا کر سکتی ہوں بے چارگی سے بولی

ہم تم نہیں کر سکتی لیکن میں تو کر سکتا ہوں نہ کل جب تمہارا بھائی ہو سٹل جائے گا تو راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو جائے اور وہ بے چارہ مر جائے تو۔۔ سفاکی سے کھا

یہ سن کر زمر میں کو لگا اس کا دل بند ہو جائے گا نہیں نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے سنا آپ نے آپ یہ ظلم نہیں کر سکتے وہ ہچکیوں سے رونے لگی

اوکے اوکے میں جو کہوں گا وہ تم کرو گی۔۔ نکاح کرنے سے سب کے سامنے منع کرنا ہو گا تمہیں اور مجھ سے محبت کا اعتراف کرنا ہو گا سب کے سامنے مجھ سے شادی کرنے کی بھیک مانگی ہو گی۔۔۔ یہ کہہ کر فون بند کر دیا

زمرین کو لگا اس کی سماعت میں کسی نے صور پھونک دیا وہ سن ہو گی اسے بے پناہ تکلیف ہوئی دل میں تراشہ کسی کا خاکا چور چور ہوا تکلیف اتنی تھی کہ آنکھوں سے آنسو نکلتا بند ہو گئے سن زمرین کے ساتھ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی دستک کی آواز سن کر زمرین کے حواس تھوڑے بحال ہوئے لرزتے قدموں سے اٹھ کر اس نے دروازہ کھولا۔۔ دروازے پر شنو تھی۔۔ کیابی بی کتنی دیر سے دروازہ کھٹکھٹا رہی ہوں لگ رہا ہے آپ بے ہوش ہو گئی وہ جی فیصل صاحب اور پھوپھو بارات لے کر آگئی۔۔ آپ بھی نیچے آکر مل لیں

نہیں تم جاؤ میں ابھی تھوڑا اور آرام کرو گی اور دروازہ بند کر دیا۔۔ کپکپاتے ہاتھوں سے ایک بار پھر نمبر ملا یا لیکن نمبر بند جارہا تھا اسے سمجھ نہ آیا وہ اپنوں پر بے عزتی کا ظلم کیسے ڈھائے وہ اپنے جنہوں نے بے پناہ محبت دی وہ بے آواز رونے لگی اور بد دعا کرنے لگیں اللہ اللہ مجھے موت دے دے

اس کا ذہن اس قدر بے حواس تھا کہ وہ سوچ ہی نہ سکی کہ وہ مانگ کیا رہی ہے موت کے بجائے بہتری کی دعا کیوں نہیں مانگ رہی..... اور بہتر ہونی کی دعا مانگتی تو وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اپنے بندوں کی دل سے مانگی دعا... کو قبول کرتا ہے.. وہ مانگتی یقیناً اسے راہ ملتی، مگر اس نے مانگی بھی تو موت کی

URDU NOVELIANS

زر میں جلدی سے نیچے آئی اور زاویار کے برابر میں بیٹھتے گھورتے ہوئے ار حم سے بولی ار حم در ہم بر ہم بریانی کی ڈش دینا

دادی تنبیہ لہجے میں بولی ایسے بولتے ہیں نام بگاڑنا گناہ ہوتا ہے نا

کیا دادی آپ مجھے بولتی رہتی ہیں یہ جو ار حم کہہ رہا تھا اس کو تو کچھ نہیں کہا بس مجھے ہی ٹوکتی رہتی ہیں بریانی کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا میں ار حم کو بھی ڈانٹوں گی

منہ بسور کر بولی دیکھیے دادا جی مجھے ابھی ڈانٹا اور ار حم کو بعد میں ڈانٹیں گی مجھے اپنا نام بالکل پسند نہیں حرف تہجی میں ا سے اتنے الفاظ ہیں اماں کو صرف یہی لفظ ز ملا اس کی ٹرین چلا دیں زار از ر میں زاویار

سب زر میں کی یہ بات سن کر مسکرا دیئے

زاویار نے جھٹ سے مشورہ دیا آپ اپنے بچوں کے نام رکھ لینا

زاویار کی بات سن کر زر میں نے فوراً زاویار کی بلائیں لیں بہن صدقے کتنا پیارا مشورہ دیا ہے تم نے بالکل میں بارہ بچے پیدا کرونگی

دستر خوان پر بیٹھے نفوس حیران ہو گئے حسنین کا منہ میں جاتا ہوں بریانی کا چمچ ہوا میں معلق ہو گیا پانی پیتے ار حم کو پھندا لگیا اور دادی تو ہکا بکا ہو گئی فرزانہ اور شبانہ بیگم غصے سے گھورنے لگی بڑے دادا چھوٹے دادا بابا چچا مسکرا نے لگے علی اور ماہرہ نے تالیاں بجا کر حوصلہ افزائی کی اور سائرہ سب کے نام تمہیں رکھوں گی

مسکراتے ہوئے پوچھا

ہاں نا چھ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہو گئیں بیٹیوں کا نام حیا بہارے گل زر آیت نور ن شرح اور ولید فارس سالار جہاں عالیان اور زاویار نے نون سٹاپ بولتی زر میں کی بات کاٹی آپو کیا میں نہیں رکھوں گا زر میں بولی تم تو ماموں ہو میرے پیارے بچوں کے ایک کار کھ لینا ٹھیک ہے نہ دادا جی۔ ہاں یہ تمہارا چچا ہے اس کو تو نام رکھنے دو گی احمر بولا

دادا نے دادی کو کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا ہاں زاویار کا حق ہے

داداجی کی تائید سے دادی تملگاگی ربا کیا زمانا آگیا اتنی بے شرم لڑکی روک ابھی تجھے بتاتی ہوں دادی نے چچہ مارنے کے لیے اٹھایا ہی سائرن بجنے کی آواز آئی

زرمین نے بھی جلدی سے پانی پیا اور کہنے لگی میں نے تو کچھ کھایا ہی نہیں اب سارا دن کیسے گزرے گا فضول باتیں کھائیں تو ہیں اماں نے خفگی سے کہا چھوٹے دادا نے کہا روزہ رکھنے کی دعا پڑھ لیں اور سب نماز کے لیے اٹھ گئے

افطاری میں سب کے من پسند پکوان پکائے گئے افطار کے بعد پر لطف ڈنر بھی ہو اڈنر کے دوران پہو پہو نے بتایا 22 ویں روزے کی رات میں علی کے سسرال والے آئیٹنگے حویلی دیکھنے آپ سب بھی ڈنر ہمارے ساتھ ہی کریے گا

ہاں پھو ضرور آئیں گے زرمین نے جواب دینا ضروری سمجھا اور ایک ددن کا اختتام ہوا

ویں روزے کو علی کے سسرال والے تحائف اور مٹھائی کے ساتھ آئے حنا کے والدین اور بھائی بھابھ اور بچے 22 ساتھ بچے بھی ساتھ تھے

کمال شان نے آپس میں انٹروڈکشن کرایا یہ میرے بڑے بھائی جلال شاہ اور یہ بھابھی سعیدہ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں بیٹی ماشاء اللہ بیاہ کر لاہور گئی ہیں اور اس کے بھی تین بچے ہیں ان سے ملنے یہ بڑے بیٹے حسن شاہ ہیں اور ان کی اہلیہ شبانہ ہے اور ان کی تین پیاری بیٹیاں ہیں دوسرے بیٹے ظفر اور ان کی بیگم فرزانا ان کا ایک ہی اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔ میرے بچوں سے تول ہی چکے ہیں۔۔۔ جی جی سب سے مل کر خوشی ہوئی حنا کے والد بولے کھانے کے بعد ایک بار پھر باتوں کا دور چلا باتوں باتوں میں ہی نہ کے والد نے پوچھا آپ کی بہو اور داماد کی ڈیتھ کیسے ہوئی لاؤنج میں ایکدم سے خاموشی چھا گئی انہوں نے بوکھلا کر معذرت کی۔۔۔ ارے کوئی بات نہیں آپ اب تو ہم رشتہ دار بننے جارہے ہیں پوچھنا آپ کا حق بنتا ہے میں نے وٹا سٹا میں شادی کی تھی میرے سمہی کا تعلق حیدر آباد شہر سے تھا بہو کے والد کی

طبیعت خراب تھی وہ انہیں دیکھنے گئی ہوئی تھیں احمر کو گھر ہی چھوڑ گئی تھی زمین بیٹے کا عقیقہ تھا پھر وہ اپنے میکے میں ہی رک گئی کے بھائی کے ساتھ عقیقہ میں شرکت کے لیے آجائیں گی جس دن آنا تھا اسی دن راستے میں روڈ ایکسڈنٹ سے انتقال ہو گیا اور میری بیٹی معذور ہو گئی۔۔ جو اللہ کی مرضی کمال شاہ افسردہ لہجے ماشاء اللہ میرے پوتے حسنین نے سب کو سنبھالا

کمال شاہ کی یہ بات سن کر زرمین بولی صدے کی وجہ سے حسنین شاہ ایسے سنجیدہ سے ہیں حسنین شاہ نے فوراً گھور کر دیکھا زرمین میں گھبرا کر دونوں کان پکڑ کر سوری کہا اور باہر کی طرف بھاگ گئی۔

رمضان کا رحتوں بھرا مہینہ ختم ہوا اور عید کا خوشیوں بھرا دن آیا پورے گاؤں میں خوب چہل پہل تھی اور عید کا سماں رنگ بکھیر رہا تھا عید کی نماز کے بعد حسنین گاؤں کے مردوں سے عید ملی اور پھر حویلی واپس آیا عید مبارک دادی جان عید مبارک پھوپھو حسنین نے آگے بڑھ کر گلے ملا دونوں سے۔۔۔ ساڑھ اور ماہرہ کہاں ہے پھوپھو

ابھی تک تیاری مکمل نہیں ہوئی دونوں کی پھوپھو بولی دادی جان میں تھوڑی دیر آرام کر لوں صبح آیا تھا تھکن سی ہو رہی ہے بڑی دادی سے شام میں جا کے ملوں گا دادی محبت سے بولی کام بھی تو اتنا کرتے ہو جاؤ جا کر آرام کر لو اور یہ تمہارا باپ کب آئے گا موے وزٹ سے حسنین نے جاتے ہوئے پلٹ کر کہا انشاء اللہ کل

ابھی روم میں آئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی لندن پر وجیکٹ مینیجر کی کال آگئی بات بات کرتے کرتے حسنین کھڑکی کی طرف آگیا کال بند کر کے باغ میں دیکھنے لگا اسے علم ہوتا کہ باغ میں

دیکھنے پر اس کا دل بدل جائے گا تو وہ کبھی نادیکتھا۔ وہ اسے بالکل حور کی طرح لگی سفید لباس میں گوارنگ باہر کی روشنی میں دمک رہا لگا شہد رنگ لمبے ہوا میں لہراتے ہوئے قوس قزح جیسے 'مناسب میک اپ' اور کانوں میں پڑے جھمکے نے روپ کو دو آتشہ کر دیا اوپر سے ادائیں دے کر سیلفی لیتی زمین نے حسنین کو مسمر از کر دیا زمین مسکراتی ہوئی حویلی کے اندر چلی گئی اس کے منظر سے ہٹتے ہی حسنین کو ہوش آیا ف یہ مجھے کیا ہوا میں کیسے زمین کو دیکھ ہاتھ تھا اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا لیکن بار بار منظر آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا مجھ سے عمر میں کیتنی چھوٹی حسنین بہول سب۔۔ لیکن دل سمجھا رہا ہے چھوٹی ہے تو کیا ہوا محبت میں چھوٹا بڑا کچھ نہیں ہوتا میں حسنین نے دل کو جھٹلایا۔۔ سوچا باہر جا چلا جاتا ہوں یہاں رہا تو خیال آتے رہیں گے

لاونج میں سارے ہی بیٹھے تھے دادی بیٹا اتنی جلدی آگئے تھوڑی دیر تو سو جاتے

نیند ہی نہیں آئی تو میں نے سوچا آپ سب کے ساتھ وقت گزار لو

اچھا کیا بیٹا اب رات میں ایک بار ڈھنگ سے سونا اور ابھی کچھ کھالو پھوپھونے یہ کہہ کر سرداروں کو آواز لگای کے ڈاننگ ٹیبل لگاؤں

کھائیں گے پئے گے بعد میں پہلے آپ سب میری عیدی نکالیں۔۔ علی بھائی پانچ ہزار دے جلدی سے۔ زمین نے علی کے آگے ہاتھ پھیلائے

حسنین کی نگاہ زمین کی، تیلی پر بنے چاند پر پڑی جو گوری، تیلی پر

خوب بچ رہا ہے حسنین کی نظر ایک بار پھر زمین پر کھو گئی

کیوں بھی ہزار کس خوشی میں 'میں صرف ایک عام سا ڈاکٹر ہوں تھوڑی سی تنخواہ ہے بس ہزار دوں گا بزنس میں تو یہ بیٹھے ہیں ان سے لو حسنین کی طرف اشارہ کر کے علی بولا

URDU NOVELIANS

ہاں ہاں حسنین بھائی سے دس ہزار روپے لوگ لائے آپ بھی دیں اپنی ہتھیلی کا رخ حسنین کے جانب کیا

حسنین نے سب کو مسکرا عیدی دی احمر کو دینے لگا لیکن احمر نے ہاتھ آگے نہیں بڑھایا

حسنین نے احمر سے پوچھا کیا چاہیے میرے بچے کو

مجھے اپنے فرینڈز کو آپ کے کراچی ہاؤس میں پارٹی دینی ہے

بس اتنی سی بات۔۔ جب تم کہو تب اریج کر لیں گے

چلو چلو جلدی ڈائننگ ٹیبل ک طرف مجھے دادی کے ہاتھ کا شیر خور مہ کھانا ہے ماہرہ نے کہا سب ڈائننگ ٹیبل کے جانب چل دیئے

سارا دن مصروف گزرنے کے بعد حسنین سونے لیٹا تو آنکھیں بند کرتے ہی زمین کا پیکر نظروں میں پہر آگیا حسنین کے اندر ایک ہاں ناک کی جنگ چھڑ گئی بلاخر جیت دل کی ہوئی دل کی فتح ہوتے ہی حسنین کو پرسکون نیند آگئی

صبح دوسری عید کا دن بھی بہت مصروفیت بھرا ہے عید کے تیسری عید کو علی کی علی کی مہندی ہونے کے سبب کل کے فنکشن کی آج ہی سے تیاری شروع کرنی تھی فون پر شادی ارجمینٹ کے میخبر کو ہدایتیں دی

سرور سرور حسنین

URDUNovelians

جی سائیں ادب سے

رات میں شہر سے مہمان آجائیں حویلی کے پچھلی طرف

ان کے رہنے کا انتظام کرو اور شادی میں شرکت کے کرنے والے مہمان کا آگے والے مہمان خانے میں انتظام کرو

سب بہت اچھے سے ہونا چاہیے کسی کو کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہ ہو حکمیہ لہجہ بنایا

جی سائیں سب اچھے سے ہو گا

دادا جی کارڈ تو سارے بانٹ دیے ہوں گے

ہاں بیٹا اور لاہور بھی بھجوا دیئے اللہ کرے خیر خیریت سے شادی نمٹ جائے

آمین انشاء اللہ یہ کہہ کر سیڑھیوں کی طرف رخ کیا حسنین نے

بیٹا اوپر سے ماہرہ کو بھیجنے دونوں سہیلیاں اکٹھا ہو جاتی ہیں تو بس پھر ہوش نہیں رہتا اچھو پھونے کہا

جی پھو پھو حسنین دل میں زرین سے ملاقات کا سوچ کر خوش ہوا اور ماہرہ کے کمرے کی جانب سے سرشار سا بڑھا ماہرہ

کے روم کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا حسنین کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا اندر سے زرین کی آواز آئی

یار مجھے سعدی یوسف سے محبت ہو گئی ہے

یہ سن کر حسنین کے دل کو شاک پہنچا وہ دل جس نے ابھی نیا انداز لیا تھا محبت کی فی کو نیل کھلی تھی وہ مرجھاسی گئی

حسنین خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا

ایسا کیوں ہوا میرے ساتھ زرین کیسے کسی اور کے ساتھ محبت کر سکتی ہے وہ صرف میری ہے

اسے سخت غصہ آ رہا تھا غصے کی حالت میں اس نے کسی کے سامنے نہ آنا مناسب سمجھا کیا کروں کیا کروں اچانک ذہن

میں ایک خیال آیا اور اس پر عمل کرنے کا فوری فیصلہ کیا مٹھل ڈیرے پر آؤ حسنین نے اپنے وفادار ملازم کو کال کی

مجھے دو گھنٹے کے اندر اندر سعدی یوسف کی معلومات دو

جی سائیں

دو گھنٹے حسنین نے بڑی مشکلوں سے گزارے

URDU NOVELIANS

سائیں سعدی یوسف ماسٹر یوسف کا بیٹا ہے میڈیکل کا انٹری امتحان دیا ہے

ہممم اسے ابھی بلاو۔۔۔۔۔ کچھ دیر بعد

جی سائیں

میں نے سنا ہے میڈیکل کا انٹری ٹیسٹ دیا ہے پاس ہو جاؤ گے تو کہاں پڑھوں گے

سائیں اسکا لرشپ کی کوشش ہے اور ابانے جلال سائیں کو زمین بیچ رہے ہیں

ہممم زمین بیچ دو گے تو گزر بسر مشکل ہو جائے گی اور میں چاہتا ہوں ایسا نہ ہو گاؤں کے ہاسپٹل کے لیے مجھے ویسے بھی

اچھے وقت ڈاکٹر چاہیے تمہارا خرچہ میں اٹھاؤں گا تم آج ہی شہر جانے کی تیاری کرو حسنین نے اسے آفر بھی دیا اور ساتھ

شہر جانے کا حکم بھی

سعدی خوشی خوشی آپ بہت اچھے ہو سائیں آپ نے گاؤں کے لئے بہت کام کیا آپ کا بہت شکریہ میں ابھی شہر نکلنے

کی تیاری کرتا ہوں مصافحہ کر کے چلا گیا

تم صرف میری ہو تمہاں کرو یا نا میں صرف تم سے ہی شادی کروں گا میں کل ہی تمہارے لئے رشتہ بھیجوں گا حسنین

نے زرمسکی موبائل میں تصویر دیکھتے ہوئے کہا اور حویلی کے جانب جانے کے لیے قدم بڑھائے

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی کی جھٹکے کی وجہ سے حسنین کے بھی آنکھیں کھل گئیں ڈرائیور کی جانب سوالیہ نگاہوں سے

دیکھا

صاحب جی شاید گاڑی گرم ہو گئی ہے پانی ڈالنا ہو گا ڈرائیور رڑرتے ہوئے بولا

ہممم

URDU NOVELIANS

ڈرائیور تو حیران ہو گیا صاحب نے کچھ نہیں کہا جلدی سے پانی کی بوتل لے کر بونٹ کی طرف بڑھا

حسنین نے پھر آرام سے دوبارہ آنکھیں موند لیں

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔ ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔ دروازہ کھٹکا

زرین بی بی دروازہ کھولیں

زرین نے جلدی سے آنکھیں صاف کی دروازہ کھولا

ہائے باجی یہ کیا حال کر دیا میک اپ کا آپ تو ایسے رورہی ہو جیسے آج آپ کی رخصتی ہے شنو نے منہ بنایا

زرین نے گھورا کیا کیا دادا جان آگے

نہیں فون آیا تھا وہ بس نکل رہے ہیں آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے

تو پھر تم ابھی کیوں آئی ہو جاو جب آئیں تب ہی آنا دروازہ بند کرنے لگی

ارے بی بی میں تو کام سے آئی ہوں اور اچھا ہوا نہ میں آگئی آپ جلدی سے اپنا میک اپ ٹھیک کر لیں

جس کام سے آئی ہو بس وہ بتاؤ غرا تے لہجے میں کہا

زارہ بی بی کی ساس اپنا خاندانی زیور لائی ہیں تو ان کو دیکھ کر آپ کی ساس کو بھی ہوش آیا یہ جو آپ نے زیور پہنا ہے

یہ اتار کر یہ والا زیور پہنے شنو ہنسنے لگی

اس میں کیا لطیفہ تھا جو تم اپنے دانت دکھا رہی ہو

URDUNovelians

زرین نے خالی خالی نظروں سے دیکھا

[illegible]

صبح سے ہی حویلی میں گہما گہمی تھی نوکر الگ بوکھلاے ہوئے تھے منجمینٹ کے ہوتے ہوئے یہی گھر کے افراد اور سب نوکر کام میں مصروف تھے آج علی کی مہندی کا فنکشن ہے مجھے کسی بھی قسم کی خرابی نہیں چاہیے بخش اور مٹھل کہاں ہے حسنین بولا

جی سائیں مٹھل کسی کام سے شہر گیا ہے

”جیسے ہی آئے اسے میرے پاس بھیجنا حکمیہ لہجے میں کہا۔“

زرین بی بی پہلے آپ تیار ہونے سے مجھے پہلے تیار کر دے

زر مین نے گھورا کیوں بھی۔۔۔ دادی نے کہا لال حویلی جا کر کام میں ہاتھ بٹا دینا۔۔

URDU NOVELIANS

ٹھیک ہے پھر آجاؤ بیٹھو ابھی صرف بیس ہی بنایا موبائل کی رنگ ٹون بجی دیکھا تو آہا سارا کا نمبر تھا پورے ڈیڑھ ماہ بعد
سارہ نے کال کی

ہیلو کیسی ہو تم اتنے دن بعد مجھے یاد کیا زمرین چہکتے بولی

ہاں تم تو صبح شام مجھے کال کرتی تھی روز رات دن۔ میسج کر کے اپنی انگلیاں گھسا ڈالیں تم نے تو سارہ ناراضگی سے بولی
ہاں رات دن نہ سہی لیکن کرتی تو تھیں

بچاری شنو منہ بناتے ہوئے کال ختم ہونے کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ میں تم سے ناراض تھیں کہ تم فیرویل پارٹی میں
کیوں نہیں آئی

کیا بتاؤں بہن لمبی داستان ہے اس کھڑوس نے نہ جانے کی سزا دی تھی
وہ کیوں بھلا سارہ نے تجسس کے مارے سوال کیا

زمین زور و شور سے قصہ سننے لگی

فون کے اس پار سارا اور ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھی شنو ہنسنے لگی

URDU Novelians

زمرین نے دونوں کو ڈپٹا چپ ہو جاؤ چوڑیلوں

تم چپکے سے آجاتی حسنین کو کیسے پتہ چلتا۔۔۔۔۔ نہیں یار پتا چل جاتا ہے۔۔۔۔۔ پھر وہ دادی کے پاس چلے
جاتے اور میں نے دادی سے وعدہ کیا تھا کہ اس پورے ہفتے میری کوئی شکایت ان کے پاس نہیں آئے گی اگر شکایت
آئی تو مجھے مدرسے والی باجی کے پاس پورے ہفتے بھیج دیں گی اور تم کو پتا تو ہے مدرسے والی باجی کیسی ہیں ہر وقت
نصیحتیں ہر وقت ڈانتی رہتی ہیں ذرا سی بھی غلطی پر مجبور مجھے سزا قبول کرنی پڑی

بی بی مجھے جلدی تیار کر دینا شنور و ہانسی ہونے لگی

ایسا کرو تم زار اباجی سے تیار ہو جاؤ وہ بھی بہت اچھا تیار کرتی ہیں

آپ کو تیار نہیں کرنا تو پہلے بولتی کتنی دیر سے بٹھایا رکھا۔۔۔

اور سنا عید کیسی گزری۔۔۔۔۔

مت پوچھ

چل ٹھیک ہے نہیں پوچھتی

کیوں نہیں پوچھتی پوچھو اتنا کچھ بتانے کو ہے مجھے تو

سارا ہنستے ہوئے چل بتا پھر کیا ہوا

میں نے بڑی مشکلوں سے پتہ کروایا کہ وہ سڑو کیسا سوٹ پہنے گا جس رنگ کا پہنے گا اسی کی میچنگ کا میں بھی لونگی سفید میکسی پہنی بہت خوبصورت لگ رہی تھی میں۔۔ جلدی سے تیار ہو کر بڑی شان سے سیڑھیاں اتر رہی تھی لیکن دادی نے سارا موڈ خراب کر دیا کہنے لگے یہ کفن جیسا لباس کیوں سلوایا آج عید ہے کوئی اچھا شوخ رنگ پہنتی پر باقی سب نے تو بہت تعریف کی اور تیزی سے لال حویلی کی طرف گی میرا ہیر و مجھے دیکھ کر مجھ پر فدا ہو جائیں مگر نہ بھائی لگتا ہے کے دور قریب کی نظر کمزور ہے پتہ نہیں ناول کی ہیر و ن ہیر و کو کیسے ایمپریس کر لیتی ہے ناول سے یاد آیا کے میں نے نمرہ احمد کا ناول نمل پورا پڑھ لیا

سچی مجھے بھی بھیج

URDU Novelians میں ڈائنٹا ہے تو

ہائے بی بی جی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی زار اباجی تو ہو گئی اب میں اور زار اباجی جارہے ہیں آپ آتی رہنا ٹھیک ہے

جب تم جا رہی تھی تو مجھے بھی ساتھ لے چلتی

یار ہم ہی اتنی مشکلوں سے نکلیں ہے پورے چھ گھنٹے ہم نے ڈولین مال میں شاپنگ کری اور کریڈٹ کارڈ گھر میں ہی بھول گئے جلدی سے حسنین کو بلا یا میجر نے بڑی باتیں سنائی ہستے ہوئے زمین بولی اور سارا بل حسنین نے ہی پے کیا حسنین بڑے غصے میں تھا ویسے میرا

ہیر و غصے میں بڑا ہی پیارا لگتا ہے۔ یار ایک تو ہی تو ہے جس میں اپنے دل کی بات کر لیتی ہوں صرف تم کو ہج حسنین کا بتایا ہے زرمین اداس سی بولی اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے سہارا بولی

اور۔۔۔ ہو اور جب وہ تمہیں ڈانٹتا ہے تو۔۔۔۔۔

تب کبھی اچھا لگتا ہے کبھی زہر لگتا ہے اس دن اس نے ہمیں شاپنگ مال سے ہی روانہ کر دیا بہت رات کو ہم لوگ گھر واپس آئے دوسرے دن دونوں دادا نے ان کی بڑی کلاس لی قسمیں بڑا مزہ آیا چل مجھے بھی تیار ہونا ہے مہندی میں جانے کے لیے بعد میں بات کرتے ہیں آج بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملا..... ہائے

وقت بے چارہ حیران ہے کہ دو گھنٹے سے باتیں کر رہی ہیں اور وقت ہی نہیں ملا۔

زمین جلدی جلدی تیار ہوئی اور حویلی پہنچی.... حسنین بلیک شلوار کمیز اجرک کے ساتھ مہندی کے لئے تیار ہو کر جلدی جلدی نیچے آیا۔۔۔ حسنین نے زمین کو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا نظر نے پلٹنے سے انکار کر دیا وہ کالے لباس میں بے حد خوبصورت لگ رہی ہے بالکل ایسا ہیرو جو کونلے کے بیچ میں آب و تاب سے دمک رہا ہوں۔۔۔

زمین کو حسنین کا رکنا دیکھنا محسوس ہی نہیں ہوئی اگر دیکھ لیتی تو سارے شکوے ختم ہو جاتے۔۔۔۔۔ حسنین مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا مگر رستے میں ہی اس کی کزن رادیہ مل گئی ہائے کیسے ہو بہت اچھے لگ رہے ہو حسنین۔۔۔

حسنین مسکرایا بالکل ٹھیک تم سناؤ اور سب آئیں ہیں نہ ہاں جی آخر اتنے سالوں بعد خاندان میں شادی آئی ہے تو سب ہی نے شرکت کرنی تم نہ جانے کب کروں گے کیوں کسی لڑکی کی آہ لے رہے ہو بچاری تمہارا کب تک انتظار کرے گی۔۔۔ کنوارے رہے کر کب تک حسیناؤں پر بجلیاں گراؤں گے

حسنین نے رادیہ کی بات پر زندگی سے بھرپور تہقہ لگایا اور پوچھا۔۔۔ کیا تم بھی میرے انتظار میں ہوں اگر مجھے فراز سے محبت نہ ہوتی تو ضرور

وہ پھر ہنس دیا۔۔۔۔۔ اسی پل زمین کی نگاہ دونوں پر پڑی اس کے انگ انگ سے ناگواری ظاہر ہونے لگی مگر سامنے کے منظر میں کافی دیر تک تبدیلی نہ دیکھ کر ان کے پاس جانے کا فیصلہ کیا

بڑا مسکرا مسکرا کر بات کی جا رہی ہے اس دم کٹی بند ریا سے ابھی مز اچکاتی ہوں اس کبوتری کو دانت سارے اندر نہ کر دے تو میں بھی اپنی دادی کی پوتی نہیں

کلچ میں سے موبائل نکالا پہلے اسے دیکھ کر ٹھنڈی سانس لی 'اس دور میں جہاں لوگ اتنے اچھے فون استعمال کر رہے ہیں اور میری قسمت نوکیا 216 استعمال کر رہی ہو یہ بھی داد اجان کی مہربانی ہے واللہ دادی نے تو کوئی کسر نہ چھوڑی کہ نہ ملے 'اے موبائل میرا تمہارا ساتھ دو سال کا ہے اب وفادار کی طرح تمہیں میرے لئے قربانی دینی ہوگی موبائل سے بولی۔۔۔۔۔ پاس سے گزرتے ہوئے ایک ویٹر کو جو جو س کے مختلف گلاس لے کر مہمانوں کو پیش کر رہا تھا پکارا

جی میم

اس میں سب زیادہ چپ چپ کرنے والا جو س کونسا ہے

جی میم۔۔۔ بچارہ ویٹر حیران آج تک کسی نے اتنا نوکھا سوال نہیں پوچھا۔۔۔۔۔

کیوں چپ کا مطلب نہیں پتا کیا اچھا چلو چھوڑو یہ ینگو جو س دے دو۔۔۔ جو س دیتا ویٹر جلدی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ چل موبائل اب تیرا وقت شہادت ہے آیا۔۔۔۔۔ اب موبائل کان سے لگا کر جو س ہاتھ میں پکڑ کر اپنے آپ کو لاپرواہ اور مگن ظاہر کرنے لگی۔۔۔ مگن انداز میں چلتے چلتے رادیو کی طرف۔۔۔۔۔ حسنین سے ٹکرا کر رادیو پر پورا جو س پھینک دیا ساتھ ہی اپنا موبائل بھی۔۔۔۔۔ اوہ سوری۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔ پتا نہیں کیسے ہو گیا میں تو موبائل میں بات کر رہی تھی اس لیے دیکھ نہ سکی

URDUNovelians

رادیو غصے سے بولی۔۔۔ What the hell

زرا سا جو س ہے جو غلطی سے آپ پر گر گیا زرمین بولی۔ حسنین نے رادیو سے معذرت کرتے ہوئے زرمین کی جانب رخ کیا۔ ایک طرف کھڑے ہو کر موبائل میں بات نہیں کر سکتی تھی ضروری ہے ٹھل ٹھل کر بات کرنا غصے سے بولا۔۔۔۔۔ زرمین معصومیت سے بولی آپ ہی لوگ بچ میں کھرے تھے سائیڈ میں کھڑے ہو کر باتیں کرنا چاہیے میں تو سیدھی گزر جاتی۔۔ حسنین نے سیدھ میں دیکھا جہاں پانچ چھ ویٹر کھڑے ہو کر کام کر رہے تھے۔ حسنین نے دل میں سوچا کہ اگر

میں یہاں کھڑا نہ ہوتا تو یہ تو ویٹر سے ٹکرا جاتی ہے حسنین کو اس بات پر مزید غصہ آیا... ذرا سے جو س سے ایسا حال ہوتا ہے دیکھو ردیا کی پوری شرٹ گیلی ہو گئی۔ میرا بھی تو نقصان ہوا ہے میرا موبائل ٹوٹ گیا.. پاس سے گزرتے ویٹر نے موبائل اٹھا کر یہ کہتے ہوئے دیا میم اس کی تو صرف بیٹری نکلی ہے۔۔۔ زمین نے ویٹر کو گھورتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور اپنا موبائل لے لیا اور موبائل کو دیکھتے ہوئے دل میں بولی تم مر نہیں سکتے تھے۔۔۔ اچانک بولی دیکھیں دیکھیں اس کی سائیڈ سے اسکرین ٹوٹ گئی۔ لیکن سامنے دیکھا تو رادیا حسنین دونوں ہی گھور رہے تھے۔ پھر معصوم بن کر رادیا سے بولی ذرا سا جو س تو گرا ہے آپ کیا شہر سے ایک ہی سوٹ لاء لی تھی۔۔۔ رادیا کے بجائے حسنین غصے سے دھاڑا کیا ذرا سا جو س شرٹ سے اندازہ ہو رہا ہے کہ پورا گلاس گرایا ہے نہ جانے کب عقل آئے گی تم کو۔۔۔ ایم سوری رادیا پلینز چینج کر لو آپ۔۔۔۔ اور تم اپنی آنکھیں عطیہ کر دوں۔۔۔ ان کا استعمال کم کرتی ہو۔۔۔ یہ کہہ کر رادیا کے ساتھ کے آگے بڑھ گیا اندر جانے سے پہلے ہی کال آنے پر وہ رادیا کو جانے کا بول کر سائٹ میں کال سننے لگا

زمین ان کو جاتا دیکھ خود سے بڑبڑ کرنے لگی

وڈا آیا سوری۔۔۔ مجھے اتنا ڈانٹا دیا۔۔۔ آئندہ اس چڑیل پر گرم چائے ڈالو گی اور عطیہ کو اپنی آنکھیں کیوں دوں! میں تو کسی کو نہ دو اور یہ عطیہ ہے! کون میں کیوں نہیں جانتی عطیہ کو؟

کیا بڑبڑ کر رہی ہو اور منہ کتنا سڑا جلا بنایا ہوا ہے ماہرہ نے اکیلی کھڑی زمین سے پوچھا
تمہارے سڑیل بھائی کی ڈانٹ سن کر میں جل کر کباب تو بن سکتی ہو کھل کر گلاب نہیں بن سکتی

۵۵

ہا ہا ہا۔۔۔ چل کر یار۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا اتنی سی ڈانٹ سے۔۔۔ معاف کر دے یار تو بہت مہان ہستی ہے ماہرہ بولی

سخت زہر لگتے ہیں وہ لوگ مجھے جو اردو میں ہندی کا لفظ لگا دیتے ہیں اردو کے ساتھ سندھی پشتو پنجابی اور بلوچی کا تڑکا لگا دو تم مہاں کی جگہ اعلیٰ بھی بول سکتی تھی لیکن نہیں ہندی بولنا تو بے حد ضروری ہے زمین نے جزباتی تقریر کی

واہ جی واہ جذبہ حب الوطنی جاگ گیا ماہرہ نے تالیاں بجائیں

کال پر بات ختم کر کے حسنین بھی ان دونوں کی بات سننے لگا

بلکل میں تو ہوں ہی سچی پاکستانی۔۔ میں تو سوچ رہی ہوں آگے کیا پڑھنا اب میں فوج جوائن کر لیتی ہوں چٹکی بجا کر زمین بولی۔۔۔

ناجی نہ جیسے تمہاری حرکتیں ہیں نہ بیبی فوج نے دوسرے دن ہی خود چل کر چھوڑنے آ جانا ہے اور اس عمر میں میں اور تیرے دادا یہ بے عزتی جھیل نہیں سکیں گے تم تو یہی ساری عمر ہو ہمارے سینے پر مونگ دلنے۔۔۔۔۔ اچانک آکر

دادی نے زمین کی زبان و سوچ کو لگام دیا

سائٹ میں کھڑا حسنین دادی کی بات سن کر مسکرانے لگا

ہا ہا ماہرہ نے کھل کر قہقہہ لگایا

زمین نے ماہرہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور صدمے سے دادی سے بولی۔۔ میں اتنی بری ہوں کہ مجھے فوج والے بھی نہ رکھیں گے۔۔ اور یہ ابھی کیا کہا کہ مونگ ڈالوں گی کیوں کیا آپ میری شادی نہیں کریں گی میں بتائے دیتی ہوں دادی جیسے ہی میں بیس کی ہوئی میری شادی کر دینی ہے۔۔ خود تو آپ نے سترہ سال کی عمر میں کر لی تھی مجھے کیا بوڑھی کریں گی

URDU Novelians

دادی نے کلس کر کہا تم بہت بے شرم ہوتی جا رہی ہو اگر گاؤں میں تمغہ بے شرم دیا جاتا تو میں تمہیں ضرور دیلاتی۔

اور میں ابھی سے کہہ رہی ہوں کہ میں تو لو میرج کر دو گی

----- حسنین کے لومیرج کی بات سن کر مسکراتے لب بھینچ لیے اور ایک دم ذہن میں سعدی کا چہرہ آیا۔۔۔ لگتا

ہے دو سال سے پہلے ہی مجھے تم کو اپنانا ہو گا تم پر حق صرف شاہ کا ہو گا تمہارے دل و دماغ میں صرف حسنین ہو گا
--- بھاگتی ہوئی زر مین پر نظریں جماتے ہوئے حسنین نے دل میں سوچا

مہندی کمبائن تھی۔۔۔ دونوں طرف سے گانوں کا مقابلہ جاری تھا کوئی ہار ماننے کو تیار نہ تھا بڑی مشکلوں سے بڑوں نے مقابلہ کہ بیچ مداخلت کی اور ہارجیت کے بغیر مقابلہ رک گیا پُر تکلف کھانے کا دور چلا اس کے بعد لڑکی والوں نے رخصت لی۔۔۔ مہمانوں کے جانے کے بعد سفید حویلی والے بھی گھر آگئے دوسرے دن بارات تھی

URDU NOVELIANS

زمین نے بیوٹیشن سے تیار ہونے کا فیصلہ کیا اور اپنا سارا سامان لیکر لال حویلی آگئی۔۔۔

رادیہ باجی آج آپ کیا پہنیں گی زمین نے پوچھا

کون باجی میں تم سے صرف ایک دو سال ہی بڑی ہوں مجھے رادیہ بولو یہ کہ رادیہ دوسرے روم میں چلی گئی

رادیہ کی بات سن کر زمین نے براسا منہ بنایا اور بولنے لگی یہ کہاں سے مجھ سے دو سال بڑی لگ رہی ہیں ڈاکٹر ہیں کیا یہ بیس سال کی عمر میں ڈاکٹر بن گئی۔۔۔ میں ابھی دو ماہ پہلے ۱۸ سال کی ہوئی ہوں۔۔۔ اور یہ کہہ رہی ہے مجھ سے دو سال بڑی ہیں آپ بتائیں بیوٹیشن والی جی

میں کیا کہہ سکتی ہوں بعض لوگ عمر چور ہوتے ہیں آپ یہاں آکر بیٹھ جائیں جلدی سے تیار کر دو بیوٹیشن نے اپنی جان چھڑانا چھا ہی۔۔۔

کوئی عمر چور نہیں لگ رہی۔۔۔ تین سال کی عمر میں مجھ پر اتنا ظلم ہوا
بیوٹیشن نے جلدی سے پوچھا کیسا ظلم

وہی تو بتا رہی ہو میں بہت چچیں بہت چلائیں لیکن میرے گھر والوں نے مجھے اسکول میں ایڈمیشن کرا کر ہی دم لیا اور چھ سال کی عمر میں صاحب کے جی ٹو پاس تھی انداز ایسا تھا 6 سال سال کی عمر میں آئن سٹائن بن گئی۔۔۔ 16 سال کی عمر میں میٹرک پاس کر لیا فخر یہ لہجے میں کہا اور ابھی انٹر پاس کیا ہے اور اس دوران میں نہ فیل ہوئی نہ میں نے کوئی کلاس جمپ کی اور کہہ دیا سب کو اب ایک سال آرام کروں گی۔۔۔ اور اس رادیہ دانت پیستے ہوئے کہا 20 سال کی عمر میں ڈاکٹر بن گئی کیا یہ پیدا ہونے سے پہلے ہی اسکول لگ گئی تھی۔۔۔ زمین کو تو صدمہ ہی لگ گیا

ارے چھوڑو نہ گڑیا تم سے جل رہی ہو گی اس لیے ایسا کہہ دیا بیوٹیشن نے پھر جان چھڑانے کی کوشش کی

URDU NOVELIANS

اور زمین بی بی کے دل کو یہ بات لگ گئی ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھ سے جل گئی ہوگی! آپ مجھے زبردست آج تیار کرنا

بیوٹیشن نے سکھ کا سانس لیا اور اسے تیار کرنے لگی

زمین نے بلو اور نج اور وائٹ کم سینشن کا خوبصورت شرارہ پہنا تھا برات میں سبھی لڑکیوں نے خوبصورت شرارے اور لڑکوں نے شر وانیہ پہنی تھی حسنین وائٹ اور بلو کلر کی شیر وانی پہنی تھی اتفاق سے آج بھی دونوں کے کلر سیم تھے برات بہت دھوم دھام سے گئی اور دلہن کو رخصت کرا کر واپس حویلیاں گئے۔۔۔ علی نے چاروں بہنوں کے لیے ڈامنڈ کی خوبصورت رنگ بنوائی جو دروازہ رکوائی پر ان چاروں کو دیں۔۔۔

_____ “ “ “ “ “

ولیمے کا انتظام حسنین کے فارم ہاؤس میں کیا گیا تھا فام ہاؤس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا اسٹیج خوبصورت بنایا گیا اور اسٹیج پر جانے والے راستوں پر فلاورز بچھائے گئے مہمانوں کے استقبال کے لیے خوبصورت پھول منگوائے۔۔۔ دولہا اور دولہن بہت پیارے لگ رہے تھے آج حسین نے وائٹ شلوار قمیض اور سندھی اجرک پہنی تھی ماہرہ اور زرین نے ایک جیسے رنگ کی مریں کسی پہنی۔۔ دعوت ولیمہ میں پورے گاؤں کو بلوایا گیا تھا

علی شادی کے بعد ہنی مون کے لئے نادرین ایریا گھومنے چلا گیا

صاحب حویلی آگئی ڈرائیور نے حسنین کو بتایا جو بے حد گہری سوچ میں تھا کارپورچ میں رکی۔۔۔ علی اور حنا سفید حویلی جانے کے لیے باہر نکلے ہی تھے حسنین کو دیکھ کر کر کے ایک دوسرے سے گلے لگنے کے بعد علی حسنین سے بولا آپ فریش ہو جائیں بھائی ساتھ ہی چلیں گے۔۔۔ حسنین نے ہاں میں سر ہلایا

موبائل کی رنگ سے زمین ہوش میں آئیں اور تیزی سے موبائل اس امید پر دیکھا کہ شاید اس ظالم کو ترس آگیا ہو مگر نمبر نظر پڑھ کر بے جان ہو گئی ہیلو۔۔۔ سسکی لی۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی پلیز زمین سنبھالو اپنے آپ کو۔۔۔ مجھے تھوڑی دیر پہلے ماہرہ سے پتہ چلا۔۔۔ بھول جاؤ حسنین کو۔۔۔ ارحم بہت اچھا ہے میں نے دیکھا ہے اس کو پلیز سب بھول کر ہنسی خوشی نکاح کرو

ہاں مشکل تو ہے پر میں کوشش کروں گی میرے لیے دعا کرنا اور فون بند کر دیا آہستہ آہستہ زیور پہننے لگی اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا حلیہ ٹھیک کیا دستک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلا۔۔۔

ماشاء اللہ میری دونوں بہنیں بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپو میں آپ کے لئے بہت خوش ہوں آپ کا نکاح ارحم بھائی سے ہو گا یہ میرے لیے زبردست سرپرانز ہے ہم ہمیشہ ایک ہی گھر میں رہیں گے۔۔۔ قسمت مسکرائی فانی چیزیں ہمیشہ نہیں ہوتی۔۔۔

زمین نے تڑپ کر زاویار کو گلے لگایا اور رونے لگی زمین کو روتا دیکھ زاویار بھی رونے لگا کمرے میں داخل فرزانہ بیگم یہ دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔ یہ برسات کیوں شروع کر دی۔ زاوی کے سر پر ایک چپٹ لگائی لینے آئے تھے یا رونے کا سیشن کرنے۔ اتنا رونا گاؤں والوں کو پتہ چلا تو گھروں سے بالٹی لے آئیں گے اور آنسوؤں سے بالٹی بھر بھر لے جائیں گے ان کی بات سن کر دونوں مسکرا دیئے اب

جلدی چلو داداجی نے کہا ہے باہر ہی دلہنوں کو لے آؤ سب کے سامنے ہی نکاح ہو گا۔۔۔ زاوی اور شبانہ بیگم نے اسے تھام کر چلنے لگے

زرین کو محسوس ہو رہا ہے اس کے جسم میں جان نہیں ہے

اپنوں کے مان کو قتل کر کے آج وہ قاتل بن جانے کا ڈر اس کے قدموں کو لرز رہا ہے خالی نگاہوں خالی ذہن سے چلتی ہوئی لان میں پہنچی زارا ابھی پہلے سے آکر بیٹھی تھی۔ دونوں دلہنوں کو ساتھ بٹھایا اور دولہا کو ساتھ۔۔۔

قاضی صاحب پہلے زارا کا نکاح پڑھائیں

زارا کے نکاح کے بعد سب نے دولہا دلہن کو ایک زبان مبارک دی۔۔۔ پہو پہو نے زارا کو گلے لگایا ایک بار پہر معزرت کی اتنی سادگی سے شادی کی بیٹی میرے بڑے ارمان تھے مگر رمیز کی دادی کی وجہ سے سادگی سے کی میری ساس ٹھیک ہو جائیں پہر دھوم دھام سے مہندی اور ولیمہ کرونگی۔۔۔ ارجم بولا یہ پہلی بار ہو گا برات ک بعد مہندی سب ہی ہنس دیے۔۔۔ داداجی بیٹا کوئی بات نہیں نکاح سادگی سے کرنا سنت ہے مہندی فضول رسم ہے ہاں ولیمہ اچھے سے کرنا۔۔۔ دادا نے بیٹی کو تسلی دی۔۔۔

قاضی صاحب اب زرین بیٹی کا نکاح پڑھائیں

URDUNovelians

زرین آپ کو حق مہر 5 لاکھ میں ارجم ولد ظفر شاہ

سے نکاح قبول ہے

کافی دیر سے جواب نہ آنے پر قاضی نے پھر پوچھا

زرین کی جانب سے خاموشی

شبانہ بیگم بولی بولو بیٹی

قاضی نے تیسری بار پھر پوچھا

نہیں

نہیں کی آواز سن کر لان میں ایک دم سناٹا چھا گیا بابا گھبرا کر بولے کیا بول رہی ہو بیٹا

آپ نے ٹھیک سنا بابا۔۔۔۔ میں یہ نکاح نہیں کر سکتی

چٹاخ کی آواز سے محفل گونج اٹھی

رشتے دار آپس میں چیمگوئیاں کرنے لگے

وہ دور کھڑے مسکرا کر تماشہ دیکھ رہا

وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر اپنے بابا کو دیکھ رہی تھیں جنہوں نے آج تک اسے ڈانٹا تک نہیں تھا محبت سے رکھا۔۔۔ میں تو

پہلے ہی کہتی تھی یہ لڑکی کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائے گی دادی جان روتے بولی

بابا آپ مجھے کتنا ہی کیوں نہ مار لیں میں شادی کے لیے ہاں نہیں کہوں گی

کیا وجہ۔۔ وجہ کیا ہے انکار کی۔۔ دادا جی کے لہجے میں تاسف غم اور مان ٹوٹنے کی کرچیاں محسوس ہو رہی تھی

میں کسی اور سے محبت کرتی ہو زرمین نے سر جھکا کر کہا

ہمممم کون ہے ارحم نے پوچھا

وہ ہے زرین نے اس کی جانب اشارہ کیا

حاموشی پھر سے چھا گئی سب نے زرین کی اشارے کی سمت میں دیکھا وہاں موجود شخص کو دیکھ کر سب حیران ہو گئے
ارحم کو سمجھ نا آیا کہ وہ اپنے ریجنکشن پر دکھ کرے یا اپنے دوست کے ہونے پر افسوس کرے

زاوی جو کچھ دیر پہلے پریشان تھا اب صدمہ میں گھر گیا

زرین نے اسٹیج سے اس کی طرف دیکھا کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں ابھی بھی تنبیہی نظر اور جتاتی نظریں
اچانک اس کے ذہن میں آیا کہ ابھی تو بھیک بھی مانگنی تھی زرین اسٹیج سے اتر کر اس کے پاس گئی اور اس کے قدموں
میں جا کر بیٹھ گئی

اس دن بھی وہ اس کے قدموں میں بیٹھی تھی اور آج بھی

اس دن بھی اس نے التجا کی تھی آج بھی

اس دن بھی فیصلے کا اختیار اسی کے پاس تھا اور آج بھی

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ مجھ سے شادی کر لیں پلیز زرین نے التجا یہ لہجے میں کہا

میں تم سے محبت نہیں کرتا تو پھر کیوں کرو شادی

حسنین سے پہلے ہی چھوٹے دادا بولے کیا کر رہی ہو بیٹی اٹھو۔۔۔۔۔ حسنین محبت نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں

۔۔۔ حسنین تم سے ابھی اور اسی وقت نکاح کرے گا۔۔۔

لیکن دادا جی حسنین بولنے لگا کہ دادا نے بات کاٹ دی۔۔۔۔

تم کو میرا حکم ماننا ہو گا

جی دادا جی مگر میری ایک شرط ہے میں اپنی پسند سے دوسری شادی کروں گا
سارے لوگ یہ بات سن کر پھر حیران ہو گئے اور آج تو ایسا لگ رہا تھا کہ حران پریشان ہونے کا ہی دن ہے
زمین کو بھی دھچکا لگا مگر فیصلہ تو لینا ہی تھا اگر منع کرتی تو حسنین نکاح سے انکار کر دیتا ہاں کرتی تو پھر جلد یا بدیر سوتن کی
سزا مل جاتی

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے زمین نے آہستگی سے کہا

نکاح ہوا... کمال شاہ نے کہا ہم آج ہی رخصتی لینگے.. جلال نے شاہ نے تشکر بھری نظروں سے کمال شاہ کو دیکھ کر سر
... ہلایا

کھانے کا دور چلا سب مہمان چلے گئے صرف گھر والے ہی تھے پہلے زار کی رخصتی کی گئی کیوں کہ پھوپھو فام ہاوس میں
ٹھہری تھی لاہور روانگی صبح تہی تو زار رخصت ہو کر فام ہاوس گئی سب نے اسے دعاؤں تلے رخصت کیا.. زمین کی با
ری میں گھر والے خاموش کھڑے رہے دادا جی نے زمین سے کہا آج جو کچھ ہوا ہے ہم اسے معاف نہیں کریں گے تم
ہمارے لئے مرگی اگر تم اس حویلی میں آؤ گی تو صرف کمال شاہ کی بہو کی حیثیت سے... یہ کہہ کر دادا جی حویلی کے
اندر چلے گئے باقی گھر والے بھی ان پیچھے پیچھے چلے گئے
زمین غم آنکھوں سے ان کو جاتا دیکھتی رہ گئی

چھوٹی دادی نے زمین کو چلنے کو کہا۔ وہ لال حویلی میں داخل ہوئی۔ کوئی استقبال نہیں ہوا دل مردہ دلی سے مسکرا دیا
اسے حنا کی آم یاد آئی اس کی راہ میں تو پورچ سے لیکر روم تک گلاب کے پہول بچھائے گئے تھے اور حسنین نے احمر کی
فرمائش پر کیا اور بیڈ روم کو مختلف اقسام کے پہولوں سے سجایا تھا

جاو ماہرہ زرمیں کوروم میں چھوڑ آو

زرمیں کے جانے کے بعد دادا جی نے حسنین سے کہا اب وہ تمہاری بیوی ہے اس کا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

علی نے مسکرا کر کہا برو آپ کا شمار بھی شادی شدہ لوگوں میں ہو گیا دلہن تو بہت اچھی ہے جس نے ڈنکے کی چوٹ پر آپ کو پایا۔ آپ کو نئی زندگی بہت مبارک ہو علی نے کہا اور حسنین کو گلے لگایا کان میں بولا بیسٹ آف لک

حسنین بڑی دقت سے مسکرایا اور روم کی جانب چل دیا

روم میں داخل ہوا تو ریکھا زرمیں گھٹنوں میں سر دیے ہچکیاں لے رہی ہے حسنین نے ناگواری سے دیکھا اور کیوں رو کر منحوسیت پہیلا رہی ہو مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی ہو تو لگی حسنین نے زرمیں کے زخموں پر نمک چھڑکا میں میں کرنا چاہتی تھی یا آپ نے مجھے مجبور کیا

زرمیں نے برستی آنکھوں سے اسے دیکھا

دروازے پر دستک ہوئی حسنین نے دروازہ کھولا تو ماہرہ دو سوٹ لیے کھڑی تھی یہ دادی جان نے بھیجے ہیں وہ دے کر چلی گئی

جاؤ جلدی سے چینیج کرو مجھے ان تمہارے کپڑوں میں وحشت ہو رہی ہے یہ میرے نام پر نہیں ارحم کے نام پر پہنے گئے اس سے پہلے میں کپڑوں کو تم سمیت جلا دو فناٹ چینیج کرو

زرمیں ڈر کر تیزی سے اٹھی اور واش روم چلی گی جتنی دیر زرمیں کو لگی حسنین نے بھی چینیج کر لیا

-----“-----

ڈرڈری سہمی زمین باہر نکل کر بیڈ کی طرف آئی اور تکیہ اٹھا کر صوفے پر لیٹنے کی نیت سے مڑی حسنین نے بازو تھام کر روکا اور بیڈ پر دھکا دیا کہاں چلی تمہارے نام پر اپنی مہر لگائی ہے تمہارے وجود پر اپنی چھاپ بھی لگاؤں گا حسنین نے اپنی شرٹ اتار کر پھٹکی اور زمین پر جھک گیا زمین چپخنے چلانے لگی وہ نازک پیکر کب تک مزاحمت کرتی نڈھال ہو گئی

حسنین جب تھک گیا تو اسے چھوڑ دیا کروٹ لے کر آرام سے سو گیا۔۔۔ بہول گیا اپنے حق کے زعم میں کے سامنے معصوم کلی جسے اس نے بری طرح روند دیا وہ کلی جسے اگر محبت سے سینچتا تو کھل کر گلاب بن جاتی مگر مسلی گئی

زمین نے اپنے آپ کو چادر میں چھپا کر تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں جانا چاہا مگر کمزوری سے لڑکھڑا کر گر گئی گرتی پڑتی روم میں پہنچی ڈریسنگ ٹیبل سیٹ لگا کر بیٹھ گئی ہو لے ہو لے سسکنے لگی

نین گندے ہیں نین بے حد خراب ہیں میرا رپ کر دیا میں اب کیا کروں اللہ میرے ساتھ یہ کیا ہو گیا میں بھی گندی ہو گئی

ڈرو خوف جسم کے روئے روئے میں سرایت کر گیا

زمین شادی شدہ زندگی کے تقاضوں سے بالکل انجان تھی شرارتوں اور کھیلوں میں مگن رہنے والی تھی کالج میں صرف ایک ہی دوست بنائی جو ایک دیندار گھرانے سے تھی موبائل بھی ضرورت کے تحت تھا رخصتی جس حالت میں ہوئی کوئی سمجھا ہی نہ سکا۔۔۔

رپ کے بارے میں اسے کالج کی ایک لڑکی کے ساتھ ہوئے سانحہ سے اور اپنی زندگی میں چھپ کر اپنے ماموں کے گھر دیہی مووی سے آگئی ہوئی۔۔۔

ایسے میں حسنین کا زبردستی سے حق وصولنا رپ ہی لگا

اور ایک طرح سے ریپ ہی تو تھا۔۔۔ محبت سے نہیں۔۔ طاقت کی زور پر۔۔۔ جذبات کے بنا۔۔۔۔۔

نی صبح کا آغاز ہوا حسنین کی آنکھ کھلی رات کا منظر یاد آیا تو اپنے پاس دیکھ کر کمرے میں نظر دوڑائی زمین کہیں نہیں دیکھی۔۔۔ ڈریسنگ روم سے کپڑے لینے کے لیے روم کا دروازہ کھولا تو ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگی زمین نظر آئی اجڑی حالت سوجی سوجی آنکھیں سو جا چہرہ۔۔۔ نین کو ایک پل کو افسوس ہوا دوسرے پل کو ذہن جھٹک دیا میرا حق تھا۔۔۔ مزاحمت کر ہی کیوں رہی تھی نین نے الماری سے کپڑے نکالے اور تیز آواز سے ڈور بند کیا زمین نے کوئی رد عمل نہ دیا زمین کی کنڈیشن غیر معمولی لگی پاس جا کر آواز دی ہاتھ لگایا ہی تھا زمین ایک طرف گر گئی

حسنین نے زمین کو اٹھا کر جلدی سے روم میں لا کر بیڈ پر لٹایا۔۔۔ ہوش میں لانے کے لیے گال تھپتھپایا ہاتھ سہلائے۔۔۔۔۔ زمین کو ذرا سا بھی ہوش نہ آیا۔۔۔۔۔ کوفت سے زمین کا حلیہ ٹھیک کیا۔۔۔۔۔ حنا کو کال کر کے زمین کی طبیعت خرابی کا بتا کر روم میں آنے کو کہا۔۔۔۔۔

سپاٹ چہرے سے حنا کو مخاطب کیا۔۔۔ دیکھو ایسے کیا ہوا

حنانے چیک اپ کیا۔۔۔ بھائی شدید بی پی لو ہے اور یہ نشانات کیسے ہیں یہ کہتے ہی فوراً زبان دانتوں میں دبالی

۔۔۔۔۔ حسنین نے حنا کا سوال انکسور کیا۔۔۔۔۔ کب تک ہوش آجائے گا۔۔۔۔۔

مہں ابھی انجکشن لگا دیتی ہوں جلد ٹھیک ہو جائے گی

پھر بھی کتنے ٹائم تک ہوش آجائے گا مجھے ایک گھنٹے بعد شہر کے لئے نکلنا ہے۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔۔ کل ہی تو آپ کی شادی ہوئی ہے آپ نی نو ملی دلہن کو چھوڑ کر چلیں جائیں گے حنانے حیران نظروں سے

دیکھتے ہوئے پوچھا

اسے بھی ساتھ لیکر جاؤں گا

تھوڑی دیر میں ہوش تو آجائے گا مگر سفر نہیں کر پائے گی حنا نے جلدی سے بتایا۔۔

کر لگی سفر تم ٹیبلٹ دو

میں پروین کے ہاتھ ابھی ٹیبلٹ اور ناشتہ بھیجتی ہوں یہ کہہ کر حنا روم سے باہر آئی۔۔ حنا کو زر مین کی ایک طرفہ محبت پر افسوس ہوا کل نکاح نہ کرنے جیسا بولڈ قدم اٹھا کر ایسے شخص سے شادی کرنا جو اسے پسند تک نہ کرے حنا کو زر مین کے اس فیصلے پر تاسف ہوا۔ حنا حسنین کے روم سے نکل کر سیدھا دادی جان کے پاس گئی اور زر مین کی کنڈیشن بتائی دادی زر مین کا سن کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی تیزی سے اوپر آنے کے سبب ہانپنے کا نپنے لگی حسنین نے جلدی سے سنبھالا پر دادی نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹک دیا

زر مین کے پاس آکر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد دادی نے حسنین سے زر مین کی خراب طبیعت کے بارے میں پوچھا کیا حالت کر دی بچی کی۔۔۔ بیوی تہی تمہاری۔۔ کہا بھائی جارہی تہی۔۔ تھوڑا صبر کرتے۔۔۔ معصوم ہے پہلے محبت سے سمجھاتے۔۔۔

معصوم ہے یہ معصوم کہاں سے ہے سب جانتی ہیں آپ۔۔۔ حسنین دادی کی بات کر کاٹ کر غصے سے بولا حسنین جو کل تک ہوا سب بھول جاؤں آج یاد رکھوں دادی تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔ یاد رکھو یہ تم سے محبت کرتی ہے اس محبت کے لیے اپنوں کو ناراض کر کے تم کو اپنا یا محبت کی قدر کروں اور زر مین کی اس کے اپنوں کو ماننے میں مدد کروں۔۔۔ دادی نے حسنین کا ہاتھ تھام کر آس سے پوچھا حسنین نے دادی سے نظر چر آتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

دادی نے حسنین کا نظریں چرانا محسوس کر لیا لیکن کچھ نہ بولی ان کا اندازہ ہو گیا حسنین کو سمجھنے میں ابھی وقت لگے گا
--- آج زرین تمہارے ساتھ نہیں جائے گی --- دادی بولی ---

ٹھیک ہے آپ بخش کے ساتھ دو تین دن میں بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔ دادی اس سے پہلے کچھ کہتی زرین کو ہوش آگیا
--- زرین کی ہوش میں آتے ہی نظر سامنے کھڑے نین پر پڑی وہ فوراً ڈر کر اٹھ بیٹھی --- آپ گندے ہیں میرے
پاس نہ آنانہ آنانہ آنانہ کی گردان کرتے ہوئے چادر میں خود کو چھپا لیا۔۔۔ دادی کے سامنے زرین کے اس رد عمل سے
حسنین شرمندہ ہو گیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

زرین میں دادی بیٹیا چادر ہٹاؤ۔

زرین نے جیسے دادی کی آواز سنی فوراً چادر ہٹھائی اور ان کے گلے لگ گئی دادی نین نے میرا رپ کر دیا۔۔ دادی کو
روتے بتایا۔۔۔۔

--- بیٹا آپ کو محرم اور نامحرم کے فرق کا پتا ہے نا۔۔ اگر یہ سب نامحرم کرے تو تب یہ رپ کھلاتا ہے ہے اور شوہر
کرے تو جائز ہے۔۔۔۔

دادی نے زرین کو بڑی مشکلوں سے سمجھایا شوہر بیوی کا رشتہ ان کا تعلق سمجھایا۔۔ زرین کچھ سمجھ آیا کچھ نہ آیا۔۔
--- شادی شدہ زندگی کی اونچ نیچ سمجھائی کہی دنیاوی دلیل سے تو کہی دین کی رو سے۔۔۔۔۔ زرین نے ماہرہ
کے ساتھ جا کر شاپنگ کی۔۔ سفید حویلی جانے کی ہمت نہ ہوئی۔۔۔ سفید حویلی سے بھی کوئی نہیں
آیا خبر گیری کے لیے۔۔ مگر ان سب کے دل میں یہ اطمینان ضرور تھا کہ وہ حسنین کی بیوی ہے۔۔

URDU NOVELIANS

ایک ہفتہ گزر گیا ساتھ ہی زرین کا خوف کم ہوا۔۔۔ سمجھ میں اضافہ ہوا۔۔۔ فی زندگی کا ڈھنگ گزارنے کے گر سیکھ اور سمجھ کر شہر آگئی۔۔۔

دادا جی خود زرین کو شہر چھوڑنے آئے۔۔۔ کچھ ضروری کام نمٹا کر گاؤں واپس چلے گئے۔

زرین کو حسنین کا بنگلہ بہت پسند آیا سب ملازمین سے ملی پورا گھر اچھے سے دیکھا

رات کو حسنین گھر آیا بیڈروم میں داخل ہوا

زرین نے دھیرے سے سلام کیا حسنین نے جواب دیا۔۔۔ آخر گھر اور شوہر کا خیال ایک ہفتے بعد آگیا۔۔۔ طنز کیا۔

جی میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے نہیں آئی۔۔۔ جلدی سے بولی آپ کے لیے کھانا لاؤ'روم میں کھائیں گے یا

ڈائننگ روم میں کھائیں گے۔۔۔۔۔۔

اتنی سمجھداری۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔۔۔۔

جی دادی نے کہا تھا جب شوہر گھر آئے تو اسے پانی کھانے کا پوچھنا چاہیے اوہو میں پانی کا تو پوچھنا بہول گئی۔۔۔ پانی لاؤ۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ بتاؤ دادی نے اور کیا سمجھایا کہ جب شوہر گھر آئے تو اور کیا کرنا چاہیے

URDUNovelians

زرین نے انگلیاں چٹختے ہوئے کہا جی دادی نے کہا تھا کہ مجھے بن سنور کر رہنا ہے میں آپ کا اور آپ میرا خیال

رکھیں گے اور مجھے شاپنگ پر لیجائے گے مجھے گھمائیں گے۔۔۔ میں ناراض ہو گئی آپ منائے گے ہر ہفتے ساتھ مجھے ہی

گاؤں لیجائیں گے ہاں مجھے میری من پسند جگہوں پر گھمانے لیجائے گے زرین کی زبان پر انی جون میں چل پڑی۔۔۔

URDU NOVELIANS

حسنین نے زرین کا انداز ملاحظہ کیا بس یہی سمجھایا۔۔۔ کھوجنے والا انداز تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ بات کرتے زرین کے پاس آیا۔۔۔ میرا کہنا ماننے کا نہیں سمجھایا۔۔۔ میرا حق نہیں بتایا زرین کے اڑتے بالوں کی لٹ ہاتھ میں لپیٹتے ہوئے بولا زرین پاس آنے پر گھبرائی اور تھوڑا پیچھے ہوئی تو حسنین کے انگلی میں لپیٹی ہوئی لٹ کھینچ گئی اف زرین کو تکلیف سے آنکھوں میں آنسو آگئے پر حسنین نے لٹ نہیں چھوڑی۔۔۔ حسنین نے کان میں سرگوشی کی بتاؤ نہ۔۔۔۔۔

جی بتایا تھا ہمارا ایک دوسرے پر سب سے زیادہ حق ہے۔۔۔
ہممم حسنین لٹ چھوڑ کر صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔
زرین نے ہمت کر کے کہادادی نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا آپ مجھ سے محبت بھی کریں گے اور مجھے رانی بنا کر رکھیں گے
زرین نے بڑے آس سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔
رانی۔۔۔ کہ کر حسنین ہنس دیا
زرین کو اس کی ہنسی سے بہت ڈر لگا

حسنین نے اٹھ کر بیڈ کے سائیڈ پر رکھے انٹرکام کے ذریعہ ملازموں کی ہیڈ اور کچن کی سینیئر ملازمہ کو بلایا۔۔۔ اور سابقہ اسٹائل سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

زرین نے اس سب منظر کو غائب دماغی سے دیکھا اس کے ذہن میں حسنین کی ہنسی گونج رہی تھی۔۔۔
دستک کی آواز پر دونوں ملازموں کو اندر آنے کی اجازت ملی۔۔۔ جی صاحب۔۔۔ جی سائیں دونوں آگے پیچھے بولی۔۔۔

ان کو جانتی ہیں حسنین نے زرین کی طرف اشارہ کیا

۔ دونوں باادب بولی جی بیگم صاحبہ۔۔۔

ہمممممممم۔۔۔۔۔ کل سے آپ کے زیر نگرانی کام کریں گی نجمہ آپ ان کی بھی ہیڈ ہیں اور شائستہ آپ کچن میں ان ہیڈ ہونگی۔۔۔ جی دونوں ملازمہ صاحب کے اس حکم پر حیران و پریشان۔ اسکی کسی بھی غلطی پر آپ ڈانٹ سکتی ہیں۔۔۔ جو سب ملازم کھائیں گے یہ بھی وہی نہایت بے رحمی سے بولا سمجھ میں آگیا۔۔۔

جی جی۔۔

اور کیا پکایا ہے۔۔۔۔۔ شائستہ سے پوچھا۔۔۔

۔ بریانی کباب اور کسڈو۔۔۔۔۔ نو میرا بالکل موڈ نہیں ہے۔۔۔ مجھے اٹلین پاستہ کھانا ہے زمین پکائیں گی اب آپ جائے۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں زمین گھبراہٹ

زمین کو حسنین کی ہنسی سے ٹھیک ہی ڈر لگا۔۔۔۔۔

تمہاری اوقات یہی ہے تم رانی نہیں نوکرانی ہو بس فرق اتنا ہے تم مجھ پر حلال ہو۔۔۔ اب کھڑی میرا منہ کیوں تک رہی ہوں میں ٹھیک 10 بجے ڈنر کے لیے آؤں گا مجھے ٹائم پر ہر کام ملے۔۔۔ آج سے میرا ہر کام تمہاری ذمہ داری۔۔۔ حسنین نے گال تھپتھپاے جاو بت کیوں بنی کھڑی ہو۔۔۔ حسنین ڈھاڑا۔۔۔ زمین تیزی سے کچن کے جانب چل دی۔۔۔۔۔ روتے ہوئے کچن میں داخل ہوئی کچن میں کام کرتی ہوئی سب ملازمہ زمین کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ زمین نے اپنی طرف متوجہ دے کر جلدی سے اپنے آنسو پوچھے اور شائستہ سے پوچھنے لگی مجھے اٹلین پاستا کی ریسپی بتا دیں گی۔۔۔ شائستہ کی مدد سے ڈنر تیار کر کے حسنین کو بلا کر ڈنر سرو کیا۔۔۔

اسمیں نمک کم کیوں ہے۔ غصے سے پوچھا۔

میں میں ڈال دیتی ہو ڈرتے بولی۔۔۔

نہیں گھورتے ہوئے شائستہ کو پکارہ شائستہ۔۔۔ جی سائیں۔۔

بریانی لے کر آؤ آؤ اور یہ پاستہ لے جاؤ۔۔

زرمین نے دل میں سوچا جب بریانی کھانی تھی تو مجھ سے پاستہ بنوایا۔۔۔۔ حسین کے کھانا کھانے تک باادب انداز میں

زرمین وہیں کھڑی رہی۔۔ کھانے کے بعد کافی لیکر روم میں آؤ۔۔

شاہ آپ کی کافی۔۔۔

کافی لے کر جتاتے ہوئے شاہ میں سب کے لئے ہوں اور میرے ملازم مجھے سائیں بولتے ہیں سائیں کہنے کی عادت

ڈالو۔۔۔ جی کہہ کر زرمین تھکے انداز میں بیڈ پر لیٹنے لگی۔۔ یہاں کہاں لیٹ رہی ہو! حسنین نے تکیہ اٹھا کر زمین

پر پھینکا۔۔ آج سے یہی عادت ڈالو لائٹ آف کرو۔ حکم جاری کیا۔۔۔۔ زرمین کو ناچار ماننا پڑا۔۔

حسنین کا یہ انداز زرمین کو سخت صدمے سے دوچار کر رہا ہے۔۔۔۔ یہ سزا تو زرمین نے خود چنی۔۔۔۔۔ سزا کب

ختم ہوگی آنے والا وقت ہی جانے۔۔۔۔۔ پر جو وقت گزر رہا ہے بہت کڑا ہے وہ نازوں پلی جس نے کبھی کوئی کام نہ کیا

شوقیہ کو کنگ کورس کی کلاس لی جو دو ہفتے بعد ہی چھوڑ دیں۔۔۔ وہ حسنین کے لئے مشکل مشکل کھانے پکار ہی ہے۔

۔۔ کھانا پکاتے وقت کئی بار زرمین کا ہاتھ جلا۔۔ تکلیف کی شدتوں کے باوجود کہو لو کا بیل بنی صبح سے اٹھ کر کام کرتی

۔۔۔ دن بھر کے کاموں کی تکلیف ایک طرف رات کی اذیت ایک طرف نین کو جب اپنا حق یاد آ جاتا۔۔۔۔۔ اسے

اس بات سے کوئی مطلب نہیں کہ زرمین تھکی یا بیمار ہے اگر اسے زرمین کی ضرورت ہے تو زرمین کو لازم سچ سنو کر

اس کی ضرورت پوری کرنی ہے۔۔۔۔۔ زرمین اپنی ضرورت بننے پر بہت سسکتی تڑپتی ہے اسے نین کی محبت چاہت

عشق بننا تھا مگر ایک ناگہانی خطانے اسے صرف ضرورت بنا دیا

--- ہیڈ نجمہ نے امیروں سے آج تک ملنے والی تکلیفوں کا بدلہ زر مین سے لینے کا ہی سوچ لیا چن چن کے کاموں میں غلطی نکال کر پہر کراتی اور زر مین جو واقعی بچاری بن گئی ہیڈ کے ہاتھوں بے عزتی نہ ہو جائے اس ڈر پہر کام کر دیتی

--- شروع میں گھر کے سب ملازمین حیران ہوئے کے گھر کی مالکن نوکروں کے ساتھ کام کر رہی ہیں کچھ کوزر مین پر ترس آیا کچھ ہیڈ نجمہ جیسے تھے۔۔۔ زر مین کو سب پکارتے بی بی ہی تھے۔۔۔ یہ احسان ضرور کیا گیا زر مین کی ساری شوخی شرات نکاح ہوتے ہی ختم ہو چکی تھی اب اس میں سنجیدگی اور رنجیدگی بس گئی۔۔۔۔۔ دن کام کرتے گزر جاتے ایک ماہ میں وہ ایک قابل ملازمہ بن گئی۔۔۔ قسمت کا بہیر شہزادی کو کیا بنا گیا۔۔۔ لال حویلی سے جب بھی فون آتا وہ سب بہتر کا تاثر ہی دیتی۔۔۔

----- زر مین کچن میں ملازموں کے لیے بننے والا کھانا پکا رہی تھی۔۔۔ نجمہ نے کہا بیبی 'صاحب آگئے جلدی سے کافی دے آؤ۔۔۔

آج جلدی آگئے اس نے خود سے ہمکلامی کی کافی لیکر روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔

کیوں نہیں بک رہا کیا ڈیمانڈ ہیں اسکی 'نین کی غصے بھری آواز پر دروازہ کھول کر اندر آتی زر مین وہیں رک گئی نہ جانے کس پر غصہ ہو رہے ہیں سامنے گئی تو مجھ پر ہی نہ ہو جائے یہ سوچتے ہی مڑنے لگی کہ زاویار نام پر رک گئی

--- نین زر مین کی آمد سے بے خبر۔۔۔۔۔

آج ہر حال میں زاویار کی ٹیم نے ہارنا ہے مجھے یہی اس کا کرکٹ کرئیر ختم کرنا ہے اس کی ٹیم کے کپیر کی جو بھی ڈیمانڈ ہے اسے پورا کرو 'ایک بچہ کنٹرول نہیں ہو رہا اگر گھی سید ہی انگلی سے نہیں نکالتا انگلی ٹیڑھی کرو۔۔۔۔۔ سمجھے مجھے رات تک خوش خبری چاہیے۔۔۔

فون رک کر مڑا تو زر مین کو کھڑا پایا۔۔۔ اب کافی لے کر بت کیوں بنی کھڑی ہو غصیلا لہجہ برقرار۔۔۔۔۔ دو۔۔۔

آپ نے ابھی کیا نام لیا۔۔

اوہ سن لیا ٹھیک نام لیا زاویار۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ نے کہا تھا بخش دیں گے۔۔ کافی نین کو دینے کے بجائے ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔ نین کو
زمین کی یہ حرکت مزید غصے میں مبتلا کر گئی۔۔ تہی بولا کب کہا میں نے۔۔۔۔۔ میں ہر اس مقام پر جب تمہارا
بھائی کامیابی سمیٹتے منزل پانے والا ہو گا وہ منزل دور کر دوں گا۔۔۔ سفاک اور تکبرانہ بولا۔۔ آج فائنل میچ ہے جس
کی جیت میں ہار میں بدل کر اسے کیپٹن شپ سے محروم کر دوں گا۔۔

اس دن کہا تھا آپ نے۔۔۔۔۔ آپ مذاق کر رہے ہیں نہ۔۔۔

میرا تمہارا مذاق ہے۔۔۔ نین نے ہنس پڑا۔۔۔ نین کی ہنسی زمین کو سخت زہر گئی۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجائی

نین نے اچنبھے سے دیکھا۔۔۔ کہیں دماغ تو نہیں چل گیا

سنا تھا مردوں کی زبان ایک ہوتی ہے لگتا ہے آپ مرد ہی نہیں نامرد ہے۔۔۔ نامردا نگی کے طعنے نے نین کو سرتاپا
جھلسا دیا۔۔۔ نین نے زمین کس کس کر دو تپھر لگائے مگر بات کی آگ ختم ہی نہ ہوئی تو بیلٹ نکال کر مارنے لگا
زمین گڑ گڑانے لگی مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔ زمین مار کھا کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔ اس کو ٹھوکر مار کر بولا صرف چھ
بیلٹ برداشت نہ کر سکی۔۔۔ باقی غصہ کمرے میں مجوہ چیزوں پر نکالا۔۔۔ بڑی مشکلوں سے خود کو کنٹرول کیا۔۔۔ زمین
کی طرف بڑھا۔۔۔ اٹھا کر بیڈ پر پٹخا۔۔۔ نجمہ کو کال کر کے فرسٹ ایڈ لانے کو کہا۔۔۔

کبھی تم نے نرسنگ کی تہی یاد ہو یا نہیں بیبی کو دیکھو ڈاکٹر بولانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ سنگدلی سے بولتا روم سے باہر

چلا گیا۔۔۔ نجمہ کو زمین سے زیادہ روم کی حالت نے افسوس کیا اتنے پیارے کمرے کا بیڑہ غرق کر دیا

۔۔۔۔۔ زرین کی ٹریٹمنٹ کرنے لگی پانی ڈال کر ہوش دلایا در دکا انجکشن لگایا۔۔۔ بیبی کپڑے بدلوا تاکہ میں پہر
مرہم لگا دوں۔۔۔ زرین کپڑے چنچ کر نے گئی۔۔۔ نجمہ نے دوسری ملازمہ کو صفائی کے لیے بلایا۔۔۔ نہ جانے بیبی
نے کیا بس مار ہی کی کسر باقی تھی وہ بھی آج پوری ہوئی دوسری ملازمہ بولی میری ماں نے مجھے بولا شوہر کا ہاتھ ایک بار
اٹھ گیا تو سمجھ لینا پہر نہیں رکنا اس لیے شوہر کو کبھی غصہ نہ دلانا۔۔۔ واش روم سے باہر نکلتی زرین نے ملازمہ کی بات
سن کر اپنا دل ہی تھام لیا۔۔۔ کیا کرتی وہ اپنے بھائی کی ہار وہ کیسے برداشت کرتی غصے میں اندازہ ہی نہ ہوا کیا بول کر نین کا
ہاتھ اپنے اوپر کھول لیا۔۔۔۔۔

مار سے زرین کو بخار چڑھ گیا دو دن ہو گئے اترنے کا نام ہی نہ لیا تو نین کی اجازت سے نجمہ زرین کو ہو سپتال لے گئی۔۔
فوری ٹریٹمنٹ سے زرین کا بخار اتر کر زوری دور کرنے کے لیے ڈرپ چڑھائی اور کچھ ٹیسٹ لیے
ان کی کنڈیشن ابھی توڑی بہتر ہے کل تک چٹھی ہوگی جب تک ٹیسٹ رپورٹ بھی آجائے گی۔۔۔ ڈاکٹر نے نجمہ سے کہا
اور دوسرے مریض دیکھنے چلی گئی۔۔۔ ہوش آنے پر زرین ضد کر کے گھر چلی آئی۔۔۔۔۔

ملازمہ نے ٹھیک ہی کہا 'حسین زرا اسی بات پر ڈانٹنے اور مارنے لگا۔۔۔ زرین کو شہر آئے 2 ماہ ہونے والے تھے
۔۔۔۔۔ زرین پر بھی آہستہ آہستہ بے حسی چھائی جا رہی ہے۔۔۔ زندگی میں تھوڑی سی تبدیلی آئی جب گھر کے
چوکیدار کی والدہ رکنے آئی۔۔۔ بنگلے کے بیک سائیڈ پر سرونٹ کو اٹر بنے ہوئے تھے جہاں اکثر زرین کو اٹر میں
بنے لان میں بچوں کو کھیلتا دیکھتی تھی۔۔۔۔۔

چوکیدار کی والدہ نیک اور دینی رجحان کی مالک ہیں۔۔۔

بیٹی تم کو دودن سے دیکھ رہی تھیں کہ آج پتہ چلا تم حسنین بیٹی کی بیوی ہو میں نے تو ان کو اچھا پایا کی بار میرے بیٹے کی مختلف معاملات میں مدد کی تمہارے ساتھ ایسا رویہ سن کر مجھے اچھا نہیں لگا۔۔ بس اماں جی قسمت۔۔ قسمت بری ہے۔۔۔ موت نہ جانے کب آئے گی میں تھک گئی۔۔ زرین نے عرصہ دراز بعد اتنا ملائم اور میٹھا لہجہ سنا تو فوراً دل کا حال سنا یا۔۔۔ بیٹی یہ رب کی آزمائش ہے۔۔۔ بیٹی تم صبر سے کام لو۔۔۔ نماز پڑھو، قرآن پاک پڑھو اور دعا مانگو۔۔۔ کیا تم نے شادی کے بعد اپنے نصیب کے اچھے ہونے کی دعا مانگی۔۔۔ کیا تم نے حسنین بیٹے کے رویہ اچھا ہونے کی دعا مانگی۔۔۔ دعا کے لیے الفاظ نہیں ڈھنگ نہیں۔۔۔ تو بس ہاتھ پہیلا لو وہ لفظوں کا محتاج نہیں۔۔۔ وہ دل کی پکار سن لے گا۔۔۔۔۔ نصیب کی دعا تو شادی سے پہلے مانگتے ہیں اب تو شادی ہو گئی۔۔۔ نہیں۔۔۔ بیٹا نصیب اچھے ہونے کی دعا کرنی چاہیے نصیب ایک جیسا نہیں رہتا آج اچھا کل برا۔۔۔ جس بندے سے شادی ہوئی وہ شروع میں اچھا ہو چند سالوں بعد وہ اپنا رویہ بدل لے 'دوسری شادی کر لے' طلاق دے دے تو۔۔ یا سسرال میں کوئی تنگی ہو۔۔۔ پہر عورت کیا کرے۔۔۔ اچھا یہی ہے وہ شادی سے پہلے اور بعد میں بھی اچھے نصیب کی دعا کریں دعا بڑی سے بڑی مشکل ٹال دیتی ہے۔۔۔ آپ سے بات کر کے دل کو بڑا اچھا لگا۔۔۔ زرین نے کہا۔۔۔ نماز پڑھو گی تو دل کو سکون ملے گا 'نماز پڑھنی آتی ہے اماں نے سوال کیا۔۔۔ جی شادی سے پہلے پڑھا کرتی تھی۔۔۔ انشاء اللہ آج سے ہی پڑھو گی اور آپ میرے حق میں دعا کرنا۔۔۔ میں آپ سے ملنے آجایا کروں۔۔۔ ہاں بیٹی ضرور آؤ۔۔۔ اچھا میں چلتی ہوں سائیں آنے والے ہونگے۔۔۔

اماں سے ملنے کے بعد زندگی میں تھوڑا چینج آگیا۔۔۔ تھوڑا صبر۔۔۔۔ آزمائش ابھی تھوڑی اور باقی ہے۔۔۔ زرین کو گاؤں سے دور آج 3 ماہ ہو گئے۔۔۔ زرین کو سفید حویلی شدت سے یاد آرہی تھی۔۔۔ اس نے ہمت کر کے فون کیا۔۔۔ ایرپیس پر دوپٹہ رکھا تا کہ کوئی آواز پہچان کر فون بند نہ کرے۔۔۔ ہیلو۔۔۔ فون ارحم نے اٹھایا۔۔۔

URDU NOVELIANS

ارحم کی آواز سن کر زرمین بوکھلا گئی اور غلط سوال پوچھ بیٹھی زرمین سے بات کر ادیس میں اسکی کالج فرینڈ ہوں۔۔۔۔۔

زرین 3 ماہ پہلے مر گئی۔۔۔ ارحم نے سنجیدہ سفاک لہجے میں کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

میں مرگئی سب نے مجھے مرا ہوا سمجھ لیا زمین کو سخت شاک پہنچا رو رو کر بخار چڑھ گیا۔۔۔

-----بی بی کو کب سے کہا تھا آج کھیر بنانے کو دیکھ شاداں کہاں ہیں

شاداں گھبرائی ہوئی نجمہ کے پاس واپس آئی۔۔۔ جی بیبی کو تو بڑا سب بخار ہے میں اتنی آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

نجمہ بڑبڑ کرتی کمرے کی جانب چل دی نہ جانے بیبی کو بخار کیوں چڑھ جاتا ہے

دیر تک کوشش کرتی رہی مگر ہوش نہ آنے پر ہاسپٹل لے جانا ہی پڑا ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹر نے ٹیسٹ لیے۔
 -- طبیعت زیادہ خراب ہونے پر ایک دن ایڈمٹ ہونا پڑا۔۔۔۔۔ نین کو اطلاع دے دی گئی مگر وہ دیکھنے نہ آیا۔۔۔

ڈاکٹر زویا نے ہوش میں آنے کے بعد زمین سے پوچھا تم کتنے سال کی۔

زر مین نے نقاہت سے جواب دیا 18 سال کی ہوں۔۔

اس حالت میں تم ایکسپیٹ کر رہی ہو زویا نے فکر مند لہجے میں kj تم بہت کمزور ہو تمہارا وزن بھی بڑا کم ہے صرف 44 کہا۔۔۔ زرین نے بے یقینی سے دیکھا اور کہا کیا کہا آپ نے۔۔۔

ڈاکٹر زرین کی بے یقینی دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ تم پریگنٹ ہو مگر بے حد کمزور۔۔۔ تمہاری یا تمہارے بچوں کی جان کو سخت خطرہ ہے مجھے افسوس ہے ابھی ابارشن بھی نہیں ہو سکتا تمہیں اپنا بے حد خیال رکھنا ہے۔۔۔ اپنے شوہر کو بولا

URDU NOVELIANS

۔۔۔ میں اسے ہدایت اور مشورے دوں گی تاکہ وہ تمہارا خیال رکھ سکے تمہاری کنڈیشن اور اسکی اس وقت غیر موجودگی میرے ذہن میں کئی سوال کھڑے کر رہی ہے۔۔۔ ڈاکٹر زرین کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بولی۔۔

زرین نے نین کا دفاع کیا۔۔۔ وہ میرے ساتھ اچھے ہیں ملک سے باہر ہیں اس لیے نہیں آئے۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی آپ کے ساتھ جو ہے وہ کون ہے۔۔۔ میں ان کو بتاتی ہوں۔۔۔

زرین جلدی سے بولی نہیں نہیں نہیں انہیں مت بتائے اپنے شوہر کو خود بتاؤں گی اور وہ میرے ساتھ میری ساس ہیں۔۔۔ زرین نے دل میں سوچا سلوک تو ساس والا ہی کرتی ہیں۔۔۔

ٹھیک کہاں رہتی ہو۔۔۔ زویا کو زرین بہت اچھی لگی اس لیے اس سے ایڈرس پوچھا۔۔

ڈیفنس فیس ٹو اسٹریٹ 4 میں۔۔۔ ارے میں بھی وہیں رہتی ہوں اپنی دوست کے ساتھ انکسی میں۔۔۔ تم میرا نمبر لے لو جب بھی طبیعت خراب محسوس کرو مجھ سے کونٹیکٹ کر لینا۔۔۔ اور اپنا بے حد خیال رکھو۔۔۔ بیڈریسٹ کرو۔۔۔ بچوں کی گروتھ کے لیے صحت بہت ضروری ہے۔۔۔

بچوں زرین نے پہر حیرت سے دیکھا۔۔۔

زویا مسکرا کر بولی ٹوئن ہیں۔۔۔ میں ایک ہفتے کا ڈانٹ پلان اور دوا یاں دے دیتی ہوں اور روم سے چلی گئی زرین ابھی ٹھیک سے خوش بھی ہو نہیں پائی تھی کہ نجمہ نے آکر بولا گھر چلیں۔۔۔ ہاں ڈاکٹر سے دوائیاں لے لو پھر چلتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔!

URDU NOVELIANS

جی بی بی کی طبیعت خراب تھی دو دن ہو سپٹل رہی ہیں ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہو سپٹل سے گھر آئیں ہیں ابھی آرام کر رہی ہیں۔۔۔ نجمہ نے تفصیل سے جواب دیا۔۔۔

کل ہی میری حسنین سے بات ہوئی مجال ہے اس لڑکے نے زرا سا بھی بتایا ہو دادی نے ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔ میں دیکھ کر آتی ہوں دادی حنا نے کہا۔۔۔ اور جانے کے لیے قدم بڑھائے ہی تھے حسنین کی آمد ہوئی۔۔۔ حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

ارے آپ لوگ یہاں کیوں آگئے میں خود آنے والا تھا۔۔۔ پھر اکدم لہجہ میں میں جوش ابھرا۔۔۔ میں نے احمر کے لیے اسپورٹس کار لی ہے۔۔۔ وہ بے حد خوش ہو گا۔۔۔۔۔

یہ سن کر علی نے نم آنکھوں سے کہا۔۔۔ بھائی احمر کو اسپورٹس کار کی نہیں ہماری دعاؤں کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہے۔۔۔

علی کی بات سن کر جوش مدہم پڑا۔۔۔ جوش کی جگہ غم وغصے نے لے لی۔۔۔

کیوں ضرورت نہیں۔۔۔ دادا جی وعدہ کیا تھا میں نے۔۔۔ وعدہ پورا کیا۔۔۔ اسے بولے مجھ سے کار لینے آئے۔۔۔۔

آواز بھرائی۔۔۔ بولو علی اسے آئے۔۔۔

علی نے حسنین کو گلے لگایا۔۔۔ بھائی وہ نہیں آسکتا۔۔۔ مر گیا ہے۔۔۔

حسنین نے جھٹکے سے علی کو دور کیا۔۔۔۔۔ شیشے کی ٹیبل اٹھا کر پھینکی۔۔۔ کانچ ٹوٹنے کی گونج ہر طرف پھیل گئی۔۔۔

۔۔۔۔۔

وہ کاٹا۔۔۔

URDU NOVELIANS

واہ آپو زبردست۔۔۔ آپ بہت اچھی پتنگ اڑاتی ہیں۔۔۔۔۔

بس کبھی غور نہ کیا۔۔۔ زرین نے اپنے نادیدہ کالر جھاڑے۔۔۔۔۔ اچھا بہت ہو گئی۔۔۔ اب چلو۔۔۔ نہیں تو دادی کو پتہ چلا تو غصہ ہو گئی۔۔۔ چھت پر کپڑے پھیلاتی زار نے کام ختم کر کے دونوں کو کہا۔۔۔۔۔

دادی کب غصہ نہیں ہوتی۔۔۔ آپی بس یہ ریڈ پتنگ کاٹ لوں، بہت اونچا اڑ رہی ہے۔۔۔ پلیز میری اچھی آپی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ میں بس تھوڑی دیر ہی دادی کو سنبھال سکتی ہوں۔۔۔ اس کے بعد تم جانو اور دادی جانے زارا کہتی نیچے چلی گئی۔۔۔۔۔

زاوی ڈور کو تھوڑی ڈھیل دو۔۔۔ آہہ۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ نننننن۔۔۔۔۔ یہہہ۔۔۔

اوہ یہہہ۔۔۔ کاٹ گئی۔۔۔ زرین نے خوشی سے دھمال ڈالا۔۔۔۔۔

زبردست آپی پورے گاؤں میں آپ جیسی پتنگ کوئی نہیں اڑا سکتا۔۔۔ زاوی نے پہر تعریف کی۔

زاوی اگر پتنگ کا ورلڈ مقابلہ ہو تو میں پاکستان کو کپ جتاؤں۔۔۔ زرین نے فخر یہ کہا۔۔۔ اب میں جلدی سے دوڑ لیبیٹو اور تم پتنگ سمیٹ لوں۔۔۔ زرین نے زاوی کو کام دیا

ادھر ادھر اڑتی پتنگ سمیٹتے زاوی کی نظر پورچ میں کھڑی پجارو پر پڑی۔۔۔

آپو میری آپو۔۔۔۔۔ زاوی نے پکارا

ہاں میرے دلارے بھائی۔۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے حسنین بھائی احم کی برتھڈے پر اسپورٹس کار گفٹ کریں گے۔۔۔ مجھے احم نے بتایا تھا۔۔۔

کارٹن کرتے ہوئے زاوی سے اکدم سپیڈ تیز ہوئی اس نے بریک لگانا چاہا مگر کارسیدھی گیٹ کے پار ہوئی اور فضا میں ایک دردناک چیخ گونجی۔۔۔ کارلال حویلی میں کھڑے بلند پرانے برگد کے درخت سے ٹکرا کر روکی۔۔۔ زاوی کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا اور وہ ڈرو خوف سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔

احمر کا چہکنا آخری ہوا اور کار اس سے ٹکرا کر روندتی ہوئی آگے بڑھی۔۔۔ اس کا جسم آنا فنا خون میں نہا گیا جسم اور آدھا چہرہ مسخ ہو گیا۔۔۔ یہ لرزہ خیز منظر دیکھ کر زمین کے بھی حواس کھو گئے۔۔۔ دونوں حویلی کے گارڈ اور چوکیدار بھی اس قیامت خیز منظر کو دیکھ کر گھبرا گئے۔۔۔ اور کچھ اندر گئے باہر ہونے والی قیامت بتانے۔۔۔ پورے گاؤں میں سوگ کی کیفیت چھا گئی۔۔۔ ہر کوئی اداس اور غم زدہ نظر آ رہا ہے۔۔۔

کمال شاہ نڈھال اور دادی پر بار بار غشی طاری ہو رہی ہے۔ اٹلی میں موجود فرقان شاہ کو اطلاع دے دی گئی۔۔۔ مگر حسنین سے رابطہ نہیں ہو رہا۔۔۔ تنگ آ کر آفیس فون ملا یا تو۔۔۔ علیزہ نے بتایا۔۔۔ ایک گھنٹہ پہلے سر کو بدحواسی سے جاتا دیکھا ہے۔۔۔ اور علی سمجھ گیا نین کو پتہ چل گیا۔۔۔

بس تدفین کے لیے حسنین کا ہی انتظار ہے۔۔۔ زمین روتے ہوئے معافی مانگنے کی نیت سے احمر کی طرف بڑھی۔۔۔ مگر تھوڑا ہی چل کر قدم نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔ اسے آواز آئی اٹھا حسنین سائیں آگئے۔۔۔

URDU Novelians

زمین نے ڈر کر پورچ میں دیکھا۔۔۔

حسنین کار سے اترا۔۔۔ لوگوں کے ہجوم دیکھ کر کپکپاتی آواز میں پوچھا۔۔۔ مٹھل کیا کیا ہوا۔۔۔

مٹھل کو بتانے کی ہمت نہ ہوئی بازو سے پکڑ کر احمر کے جسد خاکی کی طرف بڑھا۔۔۔ ککو کون ہے حسنین کی زبان خوف سے لڑکھرائی۔۔۔ علی روتے ہوئے بولا بھائی احمر ہمیں چھوڑ گیا۔۔۔۔۔ جھوٹ بول رہے یس، مزاق کر رہے ہونہ بولو۔۔۔ ابھی میری احمر سے بات ہوئی تھی۔۔۔ تم بکو اس مزاق کر رہے ہو۔۔۔ دادا جی بولے۔۔۔ علی سچ کہہ رہا ہے۔۔۔ نین نے نے آگے بڑھ کر کفن ہٹایا۔۔۔۔۔ فتن چہرے کے ساتھ بیٹھا احمر اٹھو۔۔۔ مذاق ختم کرو اور چیخنے چلانے رونے لگا۔۔۔۔۔ زرین کا دل کرا جا کر اسے تسلی دے مگر خوف نے پاؤں جکڑ لیا اگر حسنین کو سچ پتہ چل گیا تو۔۔۔

حسنین کے سوئم کے بعد حواس بحال ہوئے۔۔۔ سب جان کر چالیسواں کے بعد جرگہ بیٹھانے کا فیصلہ کیا۔۔۔ سوئم میں فرقان شاہ بھی آگئے تھے جو ان ہوتے بیٹے کی موت نے بے حد نڈھال کر دیا۔۔۔ سب سن کر انھوں نے زاویار کو معاف کر دیا۔۔۔ مگر حسنین نے نہیں۔۔۔

دادی زرین کو مسلسل ڈانٹ کو س رہی تھیں۔ نہ وہ چابی دیتی نہ بچے کی جان جاتی۔۔۔ زاوی تو حادثے کے بعد گسم ہو گیا۔ ڈر و خوف میں مبتلا۔ دن میں کرے سے باہر نہ نکلتا اور رات میں کبھی زرین یا ماما کے کمرے میں سوتا۔۔۔ سب اس کو سمجھا تسلی دے رہے ہیں۔۔۔

آج سفید حویلی میں سناٹا چھا گیا سب نفوس موجود ہیں۔۔۔ پھر بھی سناٹا ہے۔۔۔ فکر پریشانی سے نیندیں اڑ گئی کہ کل جرگہ میں کیا فیصلہ ہو گا۔۔۔

شنوروتی گھبراتی آئی۔۔۔ زرین بیبیب ابھی میں نے سنا۔۔۔ میں مٹھل سے بات کر رہی تھیں۔۔۔ حسنین شاہ کی آواز آئی۔۔۔ میں نے سنا کل خون کا بدلہ خون ہو گا۔ ایکسڈینٹ کا بدلہ ایکسڈینٹ ہو گا۔۔۔

زرین کو ایکسڈینٹ سے احمر یاد آیا نہی نہیں۔۔۔ میں حسنین کو میں یہ ظلم نہیں کرنے دوں گی۔۔۔

URDU NOVELIANS

زمین نے حسنین کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔ فضا میں چھنا کے کی آواز گونجی۔ زمین چونکی جاگی حواسوں میں آئی۔۔ ڈرتے، لرزتے، کپکپاتے ہاتھوں سے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور دروازے کی جھری سے جھانکا۔۔

حسین دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے رو رو رہا ہے۔۔۔

میرے بچے صبر کرو۔۔ مجھ بوڑھی دادی پر رحم کرو۔ تمہاری حالت میرے دل کو صدمہ دے رہی ہے۔۔۔۔۔ حسنین اٹھ کر دادی کے گلے لگا۔ بس میرا بچہ۔۔۔۔۔ مت روا حمر کو تکلیف ہوگی۔۔۔ وہ وہاں اس جہاں میں خوش ہو گا دادی نے سمجھانے کی کوشش کی

آج پہلے کی طرح زمین کا دل چاہا کہ حسنین کو گلے لگا تسلی دے، غم بانٹے لیکن ڈر کے مارے پھر قدم رک گئے۔۔۔۔۔ دادی آپ کو یاد ہے مجھے حمر کی آنے کی پہلے خوشی نہ تھی۔۔۔۔۔ نین کی بات سے سب ہی ماضی میں داخل ہو گئے۔۔۔۔۔

مما مجھے زمین جیسی گڑیا چاہیے۔۔۔ جس کے بال زمین کے جیسے گولڈن ہوں۔ آئیز گرین ہوں۔۔۔ گوری ہو۔ اور روتی نہ ہو۔ ہر وقت مسکراتی رہتی ہو۔۔۔۔۔

بس بس یار تم نے تو فرمائشی پروگرام شروع کر دیا۔۔۔۔۔ ہم خود نہیں بناتے۔۔۔ اور کیا خیال ہے زمین کو ہی لے آئیں۔۔۔۔۔ فرقان شاہ شرارت سے بولے۔۔۔

تو چلیں لے کے حسنین فوراً کھڑا ہوا۔۔۔

ابھی تو نہیں آسکتی بیٹا جانی جب وہ بڑی ہوگی تو تمہاری دلہن بنا کر لیں آئیں گے۔۔۔۔۔

حسین سے تو 9 سال چھوٹی ہے۔۔۔ علی کے ساتھ ٹھیک رہے گی۔ بیگم فرقان شاہ نے باپ بیٹوں کی بات چیت میں مداخلت کی۔۔۔

URDU Novelists

کیا اتنی جلدی ہے اور کیا حسن بھائی مان جائیں گے۔۔۔۔۔

مجھے گڑیا جا ہی باپ ماں کو بحث میں الجھا دیکھ کر چیخ کے بولا۔۔

علی حسنین سے 4 سال چھوٹا ہے اور اللہ نے 6 سال بعد خوش خبری دی۔۔۔ سائرہ حسنین سے دو سال جبکہ ماہرہ علی سے تین سال اور زرین سے تین سال بڑی تھی۔۔ پیدا نشی طور پر بیماری کی وجہ سے اسکول زرین کے ساتھ ہی شروع کیا۔۔۔

ارحمٰ حسنین سے دو سال چھوٹا ہے جبکہ حسن صاحب کو شادی کے چار سال بعد اولاد عطا ہوئی۔۔۔۔۔ زارا ارحم سے تین سال چھوٹی ہے۔۔ زرین زارا سے پانچ اور زاویار چھ سال چھوٹا ہے۔۔۔۔

بلا آخر گڑیا کے آنے کا دن آیا، مگر گڑیا کی جگہ گڈا آگیا۔۔۔ نین سب سے ہی ناراض ہوا۔۔۔ بچہ کو ایک نظر بھی نہ دیکھا۔۔۔ رات میں دادی نے کوشش کی اور کامیابی پائی۔۔۔

دیکھو تو اسکی آنکھیں حسنین جیسی ہیں اور ہونٹ ناک بھی حسنین جیسا ہے۔۔۔ کیوں فرق ان یہ بال بھی تو نہیں جیسے ہیں بالکل چھوٹا نہیں ہے دادی نے کن آنکھیوں سے دیکھتے کہا۔۔۔

URDU NOVELIANS

حسنین نے یہ سب سنا دوڑ کر پاس آیا بچے کو دیکھا، اپنے سے ملتا پایا تو فوراً خوشی سے ماتھے کو چوم لیا۔۔۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے سب ہی نے سکھ بھر اسانس لیا۔۔۔

کمال شاہ نے خامشی توڑی میں نام رکھوں گا۔۔۔

جی نہیں بابا علی کا نام آپ نے رکھا تھا اس لیے اب میں رکھوں گا۔۔۔ باپ دادا بحث شروع کرتے حسنین نے بیچ میں ہی روک دیا۔ میں رکھوں گا نام۔۔۔ احمر ہو گا۔۔۔ اچھا ہے نہ دادی۔۔۔ ہاں بیٹا اچھا ہے۔۔۔ دادا اور فرقان شاہ دل مسوس کے رہ گئے۔۔۔ اب بحث کر کے حسنین سے جنگ لڑنے کی ہمت نہ تھی۔۔۔

حسنین نے احمر کو سچ میں اپنا گڈا ہی مان لیا۔۔۔ اس کی ساری ذمہ داری خود لے لی۔۔۔ اسے چھوڑ کر شہر اسکول جانے سے منع کر دیا۔۔۔ اور گاؤں کے اسکول میں لگ گیا۔۔۔

بیگم فرقان اور انکے بھائی کے انتقال سے سب بچوں کی ذمہ داری کمال شاہ اور بیگم کمال پر آ گئی اور حسنین تو احمر کا ماں اور باپ دونوں ہی بن گیا۔۔۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے ابرو ڈھانے سے منع کر کے حیدر آباد میں پڑھائی شروع کی۔۔۔

بیگم کی حادثاتی موت نے فرقان کو تنہا کر دیا۔۔۔ اپنا سارا وقت بزنس میں لگا دیا۔۔۔

وقت گزرا حسنین نے احمر کو شروع ہی سے لاڈ میں رکھا احمر بالکل نہ بگڑا۔۔۔ اپنے سے چھوٹے زاویار کے ساتھ اسکولنگ اسٹارٹ کی۔۔۔۔۔

حسنین کسی بھی حالت میں احمر کو اگنور نہیں کرتا آفیس میں کتنا ہی مصروف ہو احمر کی کال ایڈیٹ کرتا۔ اس دن بھی آفیس میں کام چھوڑ احمر کی کال سن رہا تھا۔۔۔ احمر کی چیخ نے حسنین کے دل کو انہونی کا احساس دلایا۔۔۔ اسکے دل و دماغ خوف میں جکڑا ہوا اس ہو کر آفیس سے بھاگا راستے میں دو جگہ ایکسڈینٹ ہوتے ہوتے بچا چھ گھنٹے کا سفر چار

URDU NOVELIANS

گھنٹوں میں طے کیا۔۔۔ حویلی پہنچ کر مٹھل کو آواز لگائی۔۔۔ پہر حواس سوئم کے بعد جاگے۔۔۔ سچ سن کر زر مین اور زاویار کو جان سے مارنے کا دل کیا۔۔۔ لیکن سفید حویلی کی وجہ سے اپنا یہ فیصلہ جرگے کی صورت میں کرنا چاہا۔۔۔ مٹھل شنو سے فون بات کر رہا تھا جب حسنین کے بلاوے پر فون بند کرنا بھول گیا۔۔۔

بخش زاویار کہاں ہے۔۔۔

سائیں حویلی میں ہی ہے۔۔۔

ہمم قادر کو بولا گاؤں سے باہر جانے والے رستوں پر بندے بیٹھائے۔۔۔۔۔ زاویار باہر جانے کی کوشش کرے مار دینا۔۔۔ حسنین سنگدلی سے بولا۔۔۔

جاو اب۔ تم ٹھرو مٹھل۔۔۔

کل جرگہ میں کیا سزا دینی چاہیے۔۔۔۔۔

سائیں میں کیا مشورہ دے سکتا ہو۔۔۔ زاویار حسن شاہ کا اکلوتا ہے معاف کر دیں۔۔۔

ٹھیک کہا مٹھل تم کو مشورہ دینا نہیں آتا۔۔۔ میرے بھائی کو مارا ہے خون کا بدلہ خون۔۔۔ ایکسڈینٹ کا بدلہ ایکسڈینٹ۔۔۔ اب اس کی قسمت وہ بچتا ہے یا مرتا ہے۔۔۔ حسنین کے لہجے میں بات میں انداز میں سفاکی ہی سفاکی دکھ رہی ہے۔۔۔

مٹھل کے بعد دادا جی کمرے میں آئے اور جرگہ ختم کرنے کی گزارش کرتے حد نین کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔۔ جس پر نین نے ہاتھ کھول کر انکی بات مانی

د۔۔۔ آہ آہ دادی جان۔۔۔ حنا نے درد سے کراہتے سب کو ماضی کی بھول بھلیوں سے نکالا۔۔۔ حنا کا ساتواں مہینہ چل رہا ہے۔۔۔ علی نے فوراً گود میں اٹھا کر روم میں لا کر چیک کیا۔۔۔ سفر۔۔۔ بھوک اور احمر کی یادوں سے حنا کو ٹیشن سے درد ہوا۔۔۔ اس سب میں زمین کو بھول گئے حنا کی طبعیت بحال ہوتے ہی گاؤں روانہ ہوئے۔۔۔

انکے جانے کے بعد زمین نے شامت سے بچنے پر شکر مناتی بیڈ روم میں چلی گئی۔۔۔

گاؤں جا کر احمر کی قبر پر فاتحہ کے بعد حسنین کچھ دیر قبر کے پاس ہی رہا وہیں اسے اٹلی سے فرقان شاہ کے ایک کی خبر ملی۔۔۔ وہ علی کو لیکر اٹلی جانے کے لیے نکلا۔۔۔ اور 15 دن وہاں رہا۔۔۔ یہ دن زمین کے بہتر گزرے۔

زمین نے کسی کو اپنی پریگنسی کا نہیں بتایا۔۔۔ سوائے اماں کے۔۔۔ فون پر انھوں نے زمین کو ہدایتیں دی۔۔۔ سورہ مریم ہفتے میں ایک بار پڑھنے کو کہا ساتھ ہی کھجور روز کھانے کی ہدایت کی۔۔۔ زمین کو ان سے بات کر کے اچھا لگا۔۔۔ وہ کام کرتے وقت احتیاط سے کرتی۔۔۔ اس کی بھوک میں اضافہ ہوا۔۔۔ نجمہ ایک ظالم ساس کا کردار ادا باخوبی کر رہی تھی۔۔۔ دمنیس تو نجمہ سے نظر بچا کر کچھ نہ کچھ کھا لیتی مگر رات بہت مشکل ہوتی۔۔۔ نجمہ فریج اور اناج کیبٹ میں روز رات کو تالا لگا دیتی۔۔۔ صرف حسنین کی کافی کا سامان باہر رکھ دیتی تھی کہ حسنین کو کب کافی چاہیے تب بن جائے' ابھی حسنین نہیں تہا تو کافی کا سامان کام آیا۔۔۔ زمین کی میڈیسن ختم ہو گئی۔۔۔ اس کے پاس پیسے بالکل نہیں تھے۔۔۔ اس کے ذہن میں اپنی رنگ آئی جو شادی کے بعد ماہرہ نے گفٹ کی اس نے اسے بیچنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

چوکیدار بھائی آپ میرا ایک کام کر دیں گے۔۔۔

جی بی بی

یہ گولڈ کی رنگ ہے اسے آج ہی بیچ دیں گے۔۔۔ مجھے سخت ضرورت ہے

چوکیدار نے حیرت سے سوچا اس گھر کی مالکن ہو کر ایک رنگ بیچنے کی کیا ضرورت ہے پہر غور سے دیکھا اور سر ہلایا
-- یہ بدرنگ کپڑے پہنے مالکن تو کہیں سے نہیں لگ ہی واقعی ضرورت ہوگی بچاری سے نجانے صاحب کون سی دشمنی
نبھار ہے ہیں --

چوکیدار کو اپنا جائزہ لیتے دیکھ زمین شرمندہ ہو کر بولی -- کوئی بات نہیں میں کسی اور سے پوچھ لوں گی۔ آپ سے اس
لیے بولا کہ آپ کی ڈیوٹی ختم ہو جائے گی تو آپ مجھے آج ہی لادیں گے --
نہیں بی بی کسی کو نہ بولیں میں لادوں گا --

زمین رنگ دے کے چلی گئی اور حسنین کے گارڈ نے دیکھ لیا --

چوکیدار نے اپنی بیوی کے ساتھ جاکر رنگ بیچ دی سوچا پہلے بیوی کو گھر چھوڑ دوں پہر پیسے دینے بنگلے جاؤں گا
مگر گھر جاکر بہنوئی کی طبیعت کا سن کر بہن کے پاس ہو سہیل دوڑا --

زمین انتظار کرتی رہی -- میڈیسن کھانے کو نہ ملی تو طبیعت بوجھل سی لگی اور رات کا کھانا بھی کم کھانے میں آیا
-- تھک ہار کر بستر پر جب لیٹی تھوڑی دیر بعد بھوک کا احساس جاگا -- کچن میں جا کر کافی پینے کا سوچا -- ایک کپ
کافی پی کر تسلی ہوئی -- لیکن رات کے دو بجے پہر بھوک لگ گئی -- پہر کچن میں بال پن کے ذریعے فرج کھولنے کی
کوشش کی ناکام -- بے حد رونا آیا -- بھوک سے برا حال ہو گیا -- اتفاق سے بھوسی ٹکڑے کے باکس پر نظر پڑی
اس مجبوری کے عالم میں حویلی کی شہزادی دادا بابا کی لاڈلی پر یہ وقت بھی آیا سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھائی -- زمین
کو اپنی بے کسی پر شدید رونا آیا روتے روتے کھانا کھایا --

بھوک بڑی ظالم ہے انسان اس کے خاطر کیا کچھ نہیں کرتا ایک بچہ کچر اچنتے روٹی کھاتا تو کوئی بھوک کو مٹانے چوری
کرتا -- تو کوئی بے ایمانی کرتا --

URDU NOVELIANS

وضو کیا نماز پڑھی اور رو کے دعا مانگی۔۔ اے رب کریم تو لفظوں کا محتاج نہیں میری مشکل آسان کر دے مجھ پر رحم کر مولا۔۔ میرے شوہر کا دل بدل دے۔۔ اللہ کرم کر دے۔۔ توجہ چاہے سنگلاخ زمینوں کو بھی نرم کر دے۔۔ جاے نماز پر ہی سو گئی۔۔۔۔

فجر کی نماز پڑھ کر کام شروع کر دیا۔۔۔

چوکیدار آیابی بی معافی چاہتا ہوں کل آنہیں سکا اسنے 20 ہزار روپے دیے۔۔۔

معافی کی کوئی ضرورت نہیں آپ کا بے حد شکریہ۔۔۔

یہ کہہ کر وہ اندر شائستہ کے پاس آئی۔ آپ مجھے کچھ میڈیسن اور سامان مانگا دے گی۔ جی بی بی میں آج ہی شام میں بازار جاؤنگی بلکہ آپ بھی ساتھ چلیے۔۔۔

نہیں میں نے نہیں حاؤنگی۔۔۔

نین کو اٹلی گئے 15 دن ہو گئے نین کی غیر موجودگی میں نین کا دوست اور

میخربزنس سنبھال رہے ہیں۔۔۔

زمین نے اپنے لیے کھجور کے پیکٹ اور بسکٹ کے پیکٹ مانگو الیے۔۔ 15 دن میں اچھی طرح اپنا خیال رکھنے سے زمین کی صحت کافی بہتر ہوئی۔۔ زمین میں آئی جسمانی تبدیلی کو شائستہ نے نوٹ کیا۔۔ شائستہ نے بھی زمین کا خیال رکھنا شروع کر دیا۔ زمین کے پرانے کپڑے فٹ ہونا شروع ہوئے تو شائستہ نے ان کی فیٹنگ ٹھیک کی۔ زمین کو شائستہ اللہ کا کرم لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ کچن میں آٹا گوندتی زمین کو نین کی آمد کی خبر ہوئی

۔۔ زمین فوراً روم گئی اور نین کو سلام کیا۔۔

نہیں بھائی ابھی دادی بیڈریسٹ کروارہی ہیں تو مشکل ہے آپ اور زرین آج اور زرین جب سے وہاں گئی ہے پلٹ کر نہیں آئی

ہمممم اچھا مجھے تیار ہونا ہے۔۔۔ زرین کی بابت سوال کو نظر انداز کیا۔۔

جی۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

فون رکھ کر نگاہ اٹھا کر صوفے کے جانب دیکھا۔۔ اسی پل زرین نے بھی جھک کر سر اٹھایا اور بیٹھے ہوئے سائٹھیں رکھی جیولری پہننے لگی۔۔۔ پل بھر کو نین کی نظر تھم گئی۔۔۔ میرون میکسی پر لائٹ میک اپ کھلے بالوں میں وہ ایک پری سی لگی۔۔۔ وہ اسے اور مبہوت ہو کر دیکھتا موبائل کی بپ اسے ہوش کی دنیا میں لائی۔۔۔

اسفند کا نمبر دیکھ کر کارڈیسیو کی۔۔

کب آئے گا۔۔۔۔۔ جب سب مہمان چلیں جائیں گے۔۔۔۔۔ آج یا ر میں نے برتن دھونے کے لیے لوگ بلوائے ہیں تو ڈر مت ڈر فری ہے۔۔۔ اسفند نے لگاتار بولنا شروع کر دیا۔۔۔

خبیث انسان مجھے کچھ بولنے کا موقع دے گا۔۔۔ آتا ہوں۔۔۔ اسکی مزید سنے بغیر موبائل بند کر دیا۔۔۔ اور زرین کی طرف متوجہ ہوا جو بالکل تیار کھڑی تھی۔۔۔ زرین کی خوبصورتی کا جو فسوں نین پر طاری ہوا تھا اس کا بہت کم دورانیہ رہا اور زرین ان پلوں سے پہلے کی طرح بے خبر ہی رہی۔۔۔۔۔ اتنا زیادہ تیار ہونے کا بھی نہیں کہا تھا۔۔۔ لپ اسٹک لائیٹ کرو۔۔۔ تنقید کی

جی جی۔۔۔

URDU NOVELIANS

کافی عرصے بعد زرین نے کسی تقریب کو اٹینڈ کیا بہت اچھا لگا۔

نین نے اس کا تعارف کرایا۔۔۔ زرین آج بہت خوش ہے۔۔۔ اسے اندازہ نہیں کہ اس کی خوشی کے پل بہت جلد ختم ہونے والا ہے۔۔۔۔

سوری سوری۔۔ مقابل نے زرین کو ایک بازو سے پکڑا۔۔۔ میرا پاؤں ڈس بیلنس ہو گیا۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں۔۔ زرین مسکراتے گویا ہوئی

آپ کو دیکھ کر ایسا لگ رہا ہے کہ کہیں دیکھا ہے یہ مت سمجھیے گا کہ میں فلرٹ کر رہا ہوں۔۔۔

زرین نے گھورا۔۔ فلرٹ کر کے تو دیکھو رات میں ہی سورج نہ دیکھا دیے تو زرین نام نہیں۔۔۔ روانی سے اپنا نام ہی بتادیا۔

ان دونوں کو بات کرتا دیکھ حسنین کی آنکھوں میں آگ کے شعلے جل اٹھے نین کا دل چاہا ابھی کے ابھی دونوں کو اس آگ میں بھسم کر دے۔۔۔ غصے پر قابو پاتا ان کی جانب آیا۔۔۔

یاد آیا آپ زرین حسن شاہ ہیں۔۔۔ جلال شاہ کی پوتی۔۔۔

میں ماسٹر یوسف کا بیٹا سعدی یوسف ہوں۔۔۔

کیسے ہیں ماسٹر جی۔۔ زرین نے خوشی سے پوچھا ابھی تھا کہ نین کی آمد ہوئی۔۔۔

چلیں زرین۔۔

جی۔۔ حیرت سے اسے دیکھا ابھی تو ڈنر ہی نہیں ہوا اور جانے کی بعد۔۔۔ جی چلیں۔۔۔

سر آپ۔۔۔

URDU NOVELIANS

زمین کو ڈر لگا آج تو ارادہ کیا تھا اسے باپ بننے کی خوش خبری سنائے گی لیکن اب کیسے سوال ذہن میں گونجا۔۔۔ ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔ آپ غصہ کیوں ہیں۔

اومیری پیاری بیوی کو نہیں پتہ چچہ۔۔۔ میں بھی سوچو آج اتنا بنی سنوری کیوں تھی۔۔۔ غصے نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی ختم کر دی بھول گیا خود ہی نے کہا تھا۔۔۔۔

اسی بازو کو پکڑا تھانہ۔۔۔ کس کر بازو پکڑا۔۔۔ زمین کے ہاتھ سے کپ گرا۔۔۔ زمین کو شدت سے تکلیف ہوئی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

نین نے جلتی سگریٹ زمین کے بازو پر رگڑ کر بجھائی۔۔۔

زمین کی چیخ نکل گئی۔۔۔ چیخ پر نین نے زور کا تھپڑ لگا یا زمین گری۔۔۔ زمین پر پڑے ٹوٹے کافی کے کپ کے کانچ کا گزر زمین کے ہاتھ کی نس میں کھب گیا۔۔۔ تکلیف سے چیخیں نکلے بغیر ہی ہوش کھو گیا۔۔۔

بالوں سے پکڑا آئندہ کسی بھی غیر نے بازو پکڑا تو جڑ سے کاٹ کر پھینک دوں گا۔۔۔ مگر یہ دھمکی سننے کے لیے زمین حواسوں میں ہی نہیں تھی۔۔۔ نین کے ہاتھوں میں جھول گئی۔۔۔ نین کی نظر ہاتھوں نکلے خون پر پڑی تو غصہ تھم گیا۔۔۔ ذہن پل کو ہاتھ سے نکلے خون پر جم گیا۔ جلدی سے کوئی کپڑا دیکھا فوری کچھ نظر نہ آیا اپنی ٹائی اتار کے کانچ نکال کر کس کے باندھا۔۔۔ پھر تیزی سے گود میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بھاگا۔۔۔ تیز گاڑی چلاتے ایمر جنسی میں پہنچا۔۔۔

ارے یہ تو زمین ہے نائٹ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر زویا بولی۔۔۔ ان کو میں دیکھتی ہوں۔۔۔ جلدی سے خون روکا انجکشن لگا کر بہترین ٹریٹمنٹ دی اور باہر آکر غصہ حسنین پر اتارا۔۔۔

آپ مریضہ کے کون۔۔۔

ہسپینڈ۔۔۔

URDUNovelians

ماں پر نین چونک پڑا۔۔ ضبط سے ہونٹ بھیجنے لیے۔ نہ جانے کیا بتایا۔۔۔ بزنس مین سے اچھا میں ڈاکٹر ہی بن جاتا۔۔۔
 زر مین کا ہو سپٹل آنا اتنا بڑھ گیا ڈاکٹر پہچاننے لگی۔ اتنی فضول باتیں بلا وجہ سنی۔۔ یہ نہیں بتایا طبیعت کیسی
 ہے۔۔ نین نے کوفت سے سوچا۔۔۔

زمین کو روم میں شفٹ کیا۔۔ زویا نے روم میں بلایا۔۔

دیکھئے مجھے بتائے ایسا کیا ہوا جو پیشینٹ نے خود کشی کی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ حادثہ ہے۔۔۔ ایک چھوٹی زمین بے دھیانی میں تھی اور کافی کپ پر گر گئی۔۔۔ نین نے سارا ملبہ زمین پر ڈال دیا۔۔۔

اور ان کے چہرے پر یہ نشان سوالیہ نگاہیں نین پر رکھی۔۔ نین نے چہرہ پر دیکھا پانچوں انگلی کے نشان چھپے تھے چہرہ سوچ گیا تھا۔۔

یہ میرا پرستل معاملہ ہے نین نے دو ٹوک کہا۔

او کے زویا نے خود پر کنٹرول کرتے کہا۔۔ میں نے سب دوائیاں اور ان کی ڈائٹ لکھ دی ہیں بلڈ اور چاہیے۔۔۔ نہیں تو ماں کے ساتھ ساتھ بے بیز کو بھی خطرہ ہو گا۔۔۔

انہیں نے نا سمجھی سے دیکھا کون سی ماں کون سے بہر:

زویانے زمین کی طرف اشارہ کیا یہ ماں اور اسی کے ہونے والے بچے۔۔

URDU NOVELIANS

کیا میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔ نین نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

اس بار زویا نے تپ کر کہا۔۔۔ ہاں۔

سچ میں۔۔

زویا نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ آپ کو نہیں معلوم کیا 5 ماہ شروع ہیں۔۔۔ اور ٹوئز ہیں۔۔۔

پاکستان میں نہیں تھا۔۔

یاد آیا زمین نے ذکر کیا تھا۔۔۔ اوکے میرا اونڈ ہے میں باقی مریض چیک کرونگی۔۔۔ ان کو اب ہوش صبح ہی آئے گا۔۔۔

نین کو باپ بننے کی بے حد خوشی ہے۔۔۔ ساتھ ہی اپنے دیر سے پتہ چلنے پر غصہ آیا۔۔۔ غصہ تو لگتا ہے چند مہینوں میں نین میں رچ بس گیا۔۔۔ جانے کا نام نہیں لے رہا مگر اب غصے کو جانا ہی ہو گا۔۔۔ پر جانے سے پہلے زمین پر ایک خنجر اور گھونپے گا۔۔۔

نین ہو سہیل میں نہایت برداشت سے کام لیا بس نہ چلتا زمین کے نہ بتانے پر پھانسی کی سزا دے دیتا۔
حسنین نے نجمہ کو زمین کا ڈائٹ پلان دیا اور سختی سے کہا کوئی غلطی نہ ہو۔۔۔ آرام کروانے کی ہدایت دی۔۔۔

مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ ارحم کی طرح میرے بچوں کو بھی مارنا چاہتی تھیں۔۔۔ گھر آتے ہی نین نے زمین سے غصے سے پوچھا۔۔۔

زمین اس الزام پر تڑپ گئی۔۔۔ نہیں میں نہیں مارنا چاہتی۔۔۔ موقع نہیں ملا۔۔۔

URDU NOVELIANS

یہ موقع کیا ہوتا ہے جس دن پتہ چلا اسی دن بتانا تھا۔ یاد رکھو اگر میرے بچوں کو کچھ ہو انہ تو میں تمہارے خاندان کو
مٹا دوں گا۔۔۔۔۔ بھول جاؤں گا کہ میرے بھی کچھ لگتے ہیں۔۔۔۔۔ نین نے سفاکی سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بچوں کو کچھ نہیں ہو گا میں خیال رکھوں گی۔

مجھے گاؤں جانا ہے زمین نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

ہاں خیال تو رکھنا ہی پڑے گا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ اور حویلی نہیں جاسکتی۔۔۔ مجھ سے جان چھڑانی ہے تو ایک آئندہ میرے
پاس کہ۔۔۔ دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کتنی مائیں ہیں جو بچوں کی پیدائش کے وقت مرجاتی ہیں سمپل تم بھی مرجانا۔۔۔ بے
رحمی سے کہتے حسنین کو اندازہ ہی نہیں کتنی بڑی بات کر گیا ایسی حالت جب بیوی کو اپنے شوہر سے زیادہ محبت زیادہ
کیئر کی ضرورت ہوتی ہے موت کی بات اس کے دل میں کیا قیامت برپا کرے گی۔۔۔۔۔ جبکہ زمین کی جان کو تو پہلے
ہی خطرہ ہے۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کر زمین اسے دیکھتی رہے گی افسوس سے گردن ہلائی۔۔۔ آنسو ضبط کرتی۔۔۔ دل کو سخت کرتی۔۔۔ خود
کو اسی پل بے حس بناتی بولی۔۔۔ اچھا آئیڈیا ہے آپ کی خواہش ہے تو پوری کروں گی۔۔۔۔۔ اور آنکھ موند لی۔۔۔
نین بھی خاموش ہو گیا اسے زمین کی بات سے 'انداز سے عجیب محسوس ہوا اور ہونا ہی چاہیے تھا مار ہی تو دیا اسکے الفاظ
نے۔۔۔۔۔

حسنین اپنا سارا غصہ زمین پر نکال کر آفیس جانے کے لیے نکلا۔۔۔ غصہ تو نکل گیا مگر دماغ اپنے الفاظ میں ہی
الجھ گیا۔۔۔ زمین کے مرنے سے مجھ پر کچھ اثر نہیں ہو گا دل نے احتجاج کیا ہو گا پہلی محبت ہے۔۔۔ دماغ محبت کچھ نہیں
ہوتی۔۔۔۔۔ دل محبت ہے احمر سے بھی محبت تھی جس کی وجہ سے زمین ستم سہے رہی ہے۔۔۔ دماغ ہاں محبت جو احمر

کے قاتل سے۔۔۔ دل ابھی جواب دیتا حسنین نے اپنے دل و دماغ کو کنٹرول کیا۔۔۔ ذہن جھٹکا۔۔۔ اچانک روڈ کراس کرتے بزرگ کے ہاتھ سے تھیلا گرا وہ اٹھانے جھکے۔۔۔ بریک لگاتے لگاتے ہی بزرگ سے کار ٹکرا گئی۔۔۔ حسنین جلدی سے کار سے باہر آیا۔۔۔ بزرگ کو دیکھا۔۔۔ اور گہری سانس لی۔ اللہ کا شکر۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بس سائیٹ سے تھوڑی ٹکر لگی ہے بظاہر چوٹ نہیں لگی۔۔۔ میری غلطی تھی مجھے جھکنا نہیں چاہیے تھا۔۔۔ بزرگ نے حسنین کو دیکھتے کہا بیٹا تم ٹھیک نہیں لگ رہے بزرگ نے حسنین کی اڑی رنگت دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

آپ کو ٹھیک دیکھ کر میں بھی ٹھیک ہوں۔۔۔ مجھے ایکسڈینٹ سے ڈر لگتا ہے 'دو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ آئیے جناب میں ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔۔۔۔۔

نہیں بچے میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بزرگ حسنین کے اصرار پر نہ مانے اچھا ایسا کرو مجھے گھر چھوڑ دو۔۔۔

جی ضرور۔۔۔۔۔

بسبس اس گلی میں ہی موڑ۔۔۔ اس کالے گیٹ کے سامنے روک لو۔۔۔۔۔ آواپنی بیگم کے ہاتھ کی چائے پلاوا اچھی بناتی ہے۔۔۔

نہیں جناب پھر کبھی۔۔۔

URDU Novelians

نہیں ابھی ابھی۔۔۔ اسی انداز میں بزرگ بولے۔۔۔ حسنین مسکرا دیا۔۔۔

یار اگر تم لڑکی ہوتے تو میں کہتا۔۔۔ ہنسی تو پٹی۔۔۔

اس بار حسنین نے قہقہہ لگایا۔۔۔

کافی دلچسپ انسان ہے آپ۔۔۔ میرا دل کہہ رہا ہے آپ کی بات مان کر چائے پی لینی چاہیے۔۔۔

URDU NOVELIANS

دل کی بات تو فوراً مان لینی چاہیے۔۔۔

کیا دل کی بات ماننی چاہیے حسنین نے سوال کیا۔۔

بزرگ کو حسنین کے سوال سے ایسا لگا کہ حسنین ایک بکھر انسان ہے جسے سمیٹنا ضروری ہے۔۔ ہاں بر خودار۔۔ حسنین کا ہاتھ پکڑ کر داخل ہوئے۔۔ نیک بخت مہمان آیا۔۔

اچھی چائے بناؤ۔۔

ایک ادھیڑ عمر خاتون آئی۔۔۔ نین نے سلام کیا۔۔

خوش رہو۔۔۔ ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہو۔۔۔ صرف چائے کیوں جی کھانا بھی کھائیے گا۔۔ آج تو میرا ارادہ چکن کڑھائی بنانے کا ہے۔۔۔

نہیں آنٹی۔۔ میں صرف چائے پیو گا۔۔

بیٹا حامی بھر لو تمہارے بہانے مجھ غریب کو بھی چکن کھانے کو مل جائے گی۔۔

کیوں جی آپ تو ایسا بول رہے ہیں جیسے میں آپ کے لیے کچھ نہیں بناتی۔۔۔ آئندہ بھی نہیں دوں گی۔۔۔

۔۔۔ تم جانا نہیں بیٹا۔۔۔ خاتون دو باتیں سنا کر چکن میں چل دی۔۔۔

بزرگ مسکرا دیے۔۔۔ ہاں بیٹا اور سناؤ۔۔ کچھ دل کا پوچھ رہے تھے۔۔۔

جی دل کی سنی چاہیے۔۔

۔۔ دل انسانی جسم کا وہ حصہ ہے جو دلیل نہیں مانگتا۔۔ فوراً رد عمل کرتا ہے۔ چاہے اس میں محبت سما جائے یا نفرت

دماغ تو نفع نقصان سب دیکھتا ہے پھر فیصلہ کرتا ہے اسکا فائدہ کس میں ہے کس میں نہیں۔۔۔ لیکن دل یہ سب نہیں دیکھتا۔۔۔ اگر غلط فیصلہ لے تو دل بے سکون ہوتا ہے صحیح فیصلہ ہوتا ہے تو دل خوشی محسوس کرتا ہے۔۔۔ اب تم نے دل کی مانی ابھی تو دل کیا کہتا ہے۔۔۔ سمجھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اچھا لگ رہا ہے۔۔۔

تو ٹھیک کیا پھر۔۔۔

اگر دل کچھ محسوس نہ کرے تو۔۔۔ نین نے سوال کیا۔۔۔

ہوں ہوتا ہے اکثر۔۔۔ دل بے حس ہو جاتا۔۔۔ اور دماغ کے کہنے پر ظلم روا رکھا جائے۔۔۔ بے انصافی کی جائے گناہ کی کثرت دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔۔۔ زنگ لگنے سے پتہ ہی نہیں چلے گا ہم کہاں ٹھیک ہیں اور کہاں غلط۔۔۔

پیارے رسول نے ایک حدیث میں فرمایا "سن لو بدن میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا تو سارا بدن درست ہو گا وہ بگڑ گیا سارا بدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑا دل آدمی کا دل ہے"۔۔۔

کتنے پیارے وضع الفاظ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دی

دل وجود انسانی میں صرف پمپنگ کر کے زندہ رکھنے کا کام نہیں کرتا یہ زندگی کو گزارنے کا کام کرتا ہے۔۔۔ سارا بدن ہم مختلف الفاظ میں کہتے ہیں کہ کیا دل چاہا رہا ہے یہ کھالیں۔۔۔ دل چاہا رہا ہے فلاں جگہ گھوم آئیں۔۔۔ دل کا تسلسل جملہ رہتا ہی اب دیکھ لو میرا چکن کھانے کا دل ہے پر تمہاری ظالم آنٹی نے دینے سے منع کر دیا۔۔۔ سمجھاتے اپنا دکھڑا ہی کہہ بیٹھے۔۔۔ خیر یہ تو دل کچھ بھی فرمائش کر لیتا ہے۔۔۔ دل کی خبصورتی کے لیے ضروری ہے کسی دوسرے دل کی دل آزاری نہ ہو۔۔۔ ہمیں صرف اپنے ہی دل کا خیال نہیں رکھنا دوسرے دل کا بھی رکھنا ہے۔۔۔ اگر دوسرا دل دکھا تو

URDU Novelians

نین کے ذہن میں روتی زرین آئی اس کا دل یکدم گھبرا یا۔۔ چلتا ہوں جناب کافی ٹائم گزر مجھے اچھا لگا۔۔

لو بھلا میں کیوں پکاو گا یہ کام تو خواتین کا ہے نروٹھے انداز میں بولے۔۔

[illegible]

ہیں ہیں کھیر۔۔ کب آئی۔۔ میں کہاں تہیں۔۔

معصومیت سے۔ آپ سو رہی تھیں اس لیے میں نے پوری کھالی۔۔۔ گرم ہو جاتی تو آپ کھاتی نہیں۔۔۔۔۔

گرم کی خوب کہی فرج میں رکھ دیتے۔۔۔ اور پوری کھائی اسیلے کل شکر بڑھ گئی آنے دو مہناز کو وہ ہی آپ کو سمجھا سکتی ہے۔۔۔ حسنین کی طرف رخ کر کے بولی مہناز میری بیٹی ہے شادی کے دس سال بعد ہوئی ہے اللہ کریم نے ہم بے اولادوں پر کرم کیا۔۔۔

URDU NOVELIANS

حسنین کا دل ان دونوں کی نوک جھوک میں مصروف ہو گیا۔ ایک اچھی دوپہر گزار کر دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے آفیس کے لیے روانہ ہوا۔۔۔۔۔

اسفند آفیس میں علیزہ سے بیٹھ باتیں کر رہا تھا حسنین کی آمد پر علیزہ بوکھلا کر چیر سے اٹھی مارنگ سر۔۔ سوری آفٹرنون سر۔۔

اسفند نے علیزہ کی بوکھلاٹ کو انجوائے کیا۔۔

حسنین نے اسفند کو گھورا اور علیزہ کو احمد سنز کی فائل لینے بھیجا۔۔

اور شہزادے آج اتالیٹ آیا۔ کیا بھابھی کو چھوڑ کر آنے کا دل نہیں کیا۔

دل پر نین چونکا۔۔

یار بھابھی ہے بڑی قیامت۔۔ نین نے گھورا۔۔ اسفند بوکھلایا میرا مطلب ہے خوبصورت ہے۔۔ معصوم ہیں۔

۔۔ اور میرا کوئی الٹا دوسرے مردوں کی طرح مطلب نہیں ہے وہ میرے لیے قابل احترام ہیں۔۔۔ میری بہنوں

جیسی ہیں۔۔۔ اسفند نے جزباتی تقریر کی۔۔

نین 'یہ دوسرے مردوں سے کیا مراد ہے وضاحت کریں گے آپ۔۔ اسفند مسکراتے ہوئے یار سنا نہیں ہم مردوں

کو بیوی دوسروں کی اور بچے اپنے اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔ نین بھی مسکرا دیا۔۔۔۔۔ بڑا ہی

خبیث ہے تو۔۔۔

اور میرا شمار نہیں اسمیں

مان لیتا ہوں اور آتے ہوئے راستے میں ایک چھوٹا ایکسڈینٹ ہو گیا تھا۔۔

URDU NOVELIANS

اوہ کوئی مسئلہ 'کوئی چوٹ تو نہیں لگی

نہیں اللہ کا کرم ہے۔۔۔ اور تم کو کام کے لیے آفیس بلایا ہے سیکٹری سے کہیں لڑانے نہیں۔۔۔

کیا مطلب ہے تیرا میں کوئی ایسا ویسا ہوں۔۔ اسفند نے برا منایا۔۔

تو کیسا ویسا ہے مجھے سب پتہ ہے میں اندھا ہو سکتا ہوں آفیس کے باقی لوگ نہیں۔۔۔ سمجھے علیرہ ایک شریف لڑکی ہے
'بلا وجہ لوگ باتیں بناتیں ہیں۔۔۔'

ہاں میں لچا لنگا ہوں 16 ملکوں نہیں بلکہ پوری دنیا کی پولیس مجھے ڈھونڈ رہی ہے۔۔ اسفند جل کر بولا۔۔

اب اپنے ڈرامے بند کر لے اور کیا خیال ہے کام کر لیا جائے۔۔۔ ہاں ضرور۔۔۔

----- نجمہ نے حسنین کی ہدایت پر عمل شروع کر دیا۔۔ بہترین غذا اور آرام سے زمین کی طبیعت تو بہتر ہوئی مگر سکون تو حسنین کے غصے نے ختم کر دیا اور خیال کتنا ہی رکھا جائے اگر سکون نہ ہو تو غذا بھی بہترین اثر نہیں رکھتی۔۔ اور طبیعت میں بوجھل پن سما جاتا ہے۔۔۔۔۔

-----دادا ابو آپ سوم رو کو سمجھا دیں رو کاوٹ نہ ڈالیں اگر اس کے پاس اختیارات اور سورسز ہیں تو

میں بھی شہر میں کوئی گھانس نہیں کھا رہا۔۔۔ میں بس کسی کوچہ میں نہیں لانا چاہتا۔۔۔

بیٹا تم فکر نہ کرو پنچائیت بٹھائیں گے۔۔۔ آخر ان کے علاقے کا بھلا ہے اور زمین بھی ہم نے خریدی ہے۔۔۔ نیک کام کر رہے ہیں اللہ مدد کرے گا۔۔۔

جی آپ آج ہی بات کرے مجھے جلد بتائیں تاکہ کام شروع کریں۔۔۔ دادی کیسی ہیں

URDU NOVELIANS

اچھی ہیں تم کب آؤ گے۔۔ آجاؤ زمین بیٹی کو بھی لاؤ۔۔ دادا ایک اور فون آ رہا میں سن لو پہر بات کریں گے اللہ حافظ۔۔۔ اب تو حویلی فون کرنا بھی مشکل ہے میرے خاندان کو بھی اسی کی فکر رہتی ہے۔۔ نین نے کوفت سے سوچا۔۔۔۔۔

----- یہ ہفتہ بظاہر زمین کے لیے سکون کا گزرا تھا مگر زمین بے چین رہی۔۔۔۔۔

زبردستی کچن میں کام کرنے لگی۔۔۔ صبح سے کچھ نہ کچھ توڑنے لگی۔۔۔ نجمہ کو تنگ کرنے والے سارے کام کیے۔۔۔ نجمہ حسنین کی ہدایت پر برداشت کرنے کی کوشش میں لگی رہی۔۔۔ برداشت کرنا مشکل تھا جس پر حکومت کی تہی، آج تابعداری کرنی پڑ رہی ہے، آخر برداشت اس وقت ختم ہوئی جب زمین نے نجمہ کو چائے دی اور غلطی سے پیالی چھوٹ کر نجمہ کے پیروں کے پاس گری اگرچہ نجمہ پر چائے کے چند چٹھے ہی پڑے تھے لیکن نجمہ نے زمین پر ہاتھ اٹھالیا پہلے تھپڑ پر نین نے لاونج میں قدم رکھا دوسرے پر تیزی سے دھاڑا۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہاتھ اٹھانے۔۔۔ نین نے غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

صاحب جی غلطی سے ہو گیا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔

زمین نے نین کی طرف دیکھا۔۔۔ آنکھ نم ہے مگر کوشش کی آنسو باہر نہ آئے۔۔۔۔۔

۔۔۔ تمہیں خیال رکھنے کا کہا تھا۔۔۔ تمہارے اس تھپڑ کی وجہ سے میرے بچوں کو نقصان پہنچ جاتا۔۔۔۔۔

زمین نے گہری سانس لی۔۔۔ میری نہیں بچو کی فکر ہے۔۔۔۔۔

میری بیوی ہے حسنین شاہ کی بیوی۔۔۔ تم ایک ملازمہ ہو کر اس پر ہاتھ اٹھاؤ گی۔۔۔ میری چیزوں کو کوئی بھی نقصان پہنچائے مجھے برداشت نہیں۔۔۔ میں عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا ورنہ وہ حشر کرتا تمہاری نسلیں یاد رکھتیں۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

سخت زہر لگتا ہے مجھے ایسا چوری چپھے ملنا۔۔۔ پھر تو اچھے سے کروں خاطر کوئی کمی نہ ہو۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر سوچ کر کیا خیال ہے بخش داماد بنالیں۔۔۔ سومرو کی خبر دیگے۔۔۔

جی سائیں بات تو ٹھیک ہے۔۔۔

ٹھیک خاطر کے بعد معاملات طے کر لوں۔۔ اور شادی میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ اسے سمجھا دینا کیسے وفاداری نبھانی ہے۔۔۔۔۔

...جی سائیں۔۔۔

حسین کی قدوس صاحب سے اچھی سلام دعا ہو گئی۔۔۔ قدوسی صاحب کے کہنے پر اس نے انکے محلے کی ایک لڑکی کی شادی کروائی اور اب ایک جگر کے مریض کو پاکستان سے باہر بھیجنے کی تیز رفتاری سے کوشش کر رہا ہے۔۔۔ نین شروع ہی سے اچھے اور نیک کام کرتا رہتا ہے۔۔۔ مختلف گاؤں میں احرفاؤنڈیشن ادھرے کے تحت اسکول اور چھوٹے ہو سپتال کھول رہا ہے اس چھوٹے ہو سپتال میں سب ہی بنیادی ضرورت کا سامان موجود ہے۔۔۔ نصیر سومرو گاؤں میں بچل سومرو روکاوٹ بن رہا ہے اس لیے ابھی وہاں تعمیرات شروع ہی نہ ہو سکی 2 گاؤں میں ہو سپتال اور 3 گاؤں میں اسکول تیار ہو چکے ہیں اور وہاں کے لوگ حسین سے بہت خوش ہیں۔۔۔۔۔

.....۔۔۔۔۔ دو سے تین دن بعد زر مین نے پھر ایسا ہی کیا زبردستی کام کرنے لگی تو شائستہ نے ہلکا پھلکا کام دیا
--- پر زر مین باز نہیں آئی۔۔۔ نین کی آمد پر بھی زر مین نے کافی خود بنائی اور لیکر روم میں پہنچی۔۔۔۔۔
سائیں کافی۔۔۔

تمکو منع کیا ہے کتنی بار، صرف آرام کرو۔۔۔ کون سی بہت اعلیٰ کافی بناتی ہو جو میں نہ پیوں تو مر جاؤں۔۔۔

زر مین کے دل نے کہا اللہ نہ کرے۔۔۔

URDU NOVELIANS

جاو اب میرا کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہی اور کتنا راف حلیہ ہے فوراً چینج کرو۔۔۔۔۔۔ اور بیڈ پر آؤ ویسے ہی کافی دن ہو گئے۔۔۔۔۔۔ ذو معنی بات کہہ دی۔۔۔۔۔۔

زمین پھر ضرورت بننے پر نرم آنکھوں سے ڈرینگ روم کی جانب بڑھی۔۔۔

آج 10 دن ہو گئے نجمہ کو گئے اور شائستہ کو ہیڈ بنے۔۔ شائستہ نے اپنے زیر ملازموں کے ساتھ بہترین سلوک رکھا سب ہی شائستہ سے خوش ہیں۔۔۔

آج ہی زمین ذہنی طور پر بو جھل ہے۔۔ کچن میں آکر روٹی پکاتی ملازمہ کو ہٹا کر خود پکانے لگی۔۔ شائستہ کو جیسے ہی معلوم ہوا فوراً آکر اسے ہٹانے لگی مگر زمین پر تو پکانے کا جنون ہی چڑھ گیا۔۔ آپ کون ہوتی ہیں منع کرنے والی میں تو پکاؤں گی۔۔ کیا کر لیں گی آپ۔۔ بد تمیزی سے شائستہ کو جھڑکا۔۔ بی بی آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی عاجزی سے گویا ہوئی۔۔۔

کیوں کیا اس سے پہلے میں نے روٹیاں نہیں ڈالی۔۔ اگر تم نے مجھے منع کیا تو میں خود کو جلا لوں گی۔۔ نہیں بی بی آپ پکاؤں۔ بے بس باہر آگئی۔۔ فکر ہوئی صاحب نے دیکھ لیا تو۔۔۔ زمین کو کچھ دیر بعد کچن سے نکلتا دیکھ سکھ بھرا سانس لیا شکر ہے سر نہیں آئے۔۔ مگر زمین پھر واپس آئی۔۔ شائستہ گھبرا گئی نجانے اب کیا کہے۔۔۔ معافی چاہتی ہوں شائستہ باجی پتہ نہیں کیسے میں آپ سے اتنی بد تمیزی کر گئی۔۔۔۔۔

شائستہ کوئی بات نہیں۔۔۔ پھر کھانے کے بعد جھاڑو دینے پر۔۔ شام کی چائے سب ملازموں کو دینے پر شائستہ سے بد تمیزی اور غصے کا اظہار کیا۔۔ اور سوری بھی نہیں کی۔ رات کے کھانے کو لیکر جب زمین نے پکانے کی ضد کی اس

URDU NOVELIANS

وقت تو زمین کی طبیعت بھی ٹھیک نہ تھی تو مجبوراً تنگ آکر شائستہ نے نین کو فون کیا۔۔۔ نین نے تھوڑی دیر میں آنے کا کہا۔۔۔

----- زرین کی طبیعت کے پیشِ نظر نین نے نارمل لہجے میں زرین کو روم میں آنے کو کہا۔۔ آج بھی زرین کافی بنا کر لے گئی۔۔۔

کیوں نہیں سن رہی تم۔۔۔ منع کر رہا ہوں کافی بنانے سے صرف آرام کروں۔۔۔ نین کا لہجہ نارمل ہی رہا۔۔۔ نین نے کافی پینی شروع کر دی۔۔۔ زمین یک ٹک نین کو دیکھتی رہی۔۔۔ پھر زمین نے کافی کا کپ نین سے لے کر پھینک دیا

نہیں ہکا بقا ہو گیا کہ زر میں نے یہ کیوں کیا۔۔۔ غصے سے چیخا۔۔۔ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ زر میں چپ۔۔۔ بولو

۔۔۔ زر میں کچھ نہ بولی۔۔۔ نین۔۔۔ حد مشکل سے خود پر قابو پایا دل تو کر رہا تھا مار کر دماغ ٹھکانے لگائے مگر ڈاکٹر زویا کی ہدایت پر مارنے سے خود کو باز رکھا۔۔۔ میرا خیال ہے تمہاری طبیعت خراب ہے آرام کرو۔۔۔ غصہ کٹر ول کرنے کے لیے راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

-- زرین نین کی ڈانٹ سن کر آہستہ چلتی نین کے پاس آئی اور بولی۔۔۔ نین 15 دن ہو گئے آپ نے غصے سے زیادہ
ڈانٹا نہیں مارا انہیں۔۔۔۔۔ پلزمجھے مارو۔۔۔ مجھے جھڑکوں۔۔۔ میری بے عزتی کرو۔۔۔ نین مجھے مارونہ روتے
روتے بولی۔۔۔ مجھے سخت بے چین ہورہی ہے ابھی آپ نے تھوڑاغصہ کیا مجھے تھوڑابہتر لگا۔۔۔ پلزمارونہ۔۔۔ میں
میں نہ تمہاتمہاری کافی سچینک دی۔۔ بات نہ ممانی۔۔ مارومجھے۔۔ ہچکیاں لیتی زرین نے ہاتھ جوڑ لیے۔۔۔

حسنین کو تو سکتہ ہی ہو گیا۔۔۔ وہ فق چہرہ سے زرین کا گڑ گڑانا دیکھ رہا ہے۔۔ کیا اس کے ظلم نے زرین کو پاگل کر دیا۔۔۔ پلڑو تہی بلکتی ہچکی لیتی زرین ہاتھ جوڑے مار کی گردان میں لگی اس کا دامن پکڑ لیا۔۔۔ نین کو وہ اس وقت ہیر و سن کا نشہ کرنے والوں کو وقت پر نشہ نہ ملے جیسی حالت میں لگی۔۔۔۔۔ حسنین کے سینے چھوٹ گئے۔۔۔ زرین کے

الفاظوں اور حالت نے حواس باختہ کر دیا وہ گھبرا کر اٹھا۔۔۔ دامن چھڑایا اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھانین کو لگا اگر وہ تھوڑی دیر اور روکا تو اس کا دم گھٹ جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

شائستہ نے نین کو تیزی سے الجھے چہرے کے ساتھ بھاگتے دیکھا تو جلدی سے روم میں بڑھی۔۔۔ جہاں روتی ہوئی زمین کے حواس بھی کھوئے ہوئے تھے۔۔۔ ملازمہ کی مدد سے زمین کو بیڈ پر لٹا کر ڈاکٹر زویا کو فون کیا۔۔۔ میں نے اس آدمی کو کتنا سمجھایا ان کو بے حد بے حد کی ضرورت ہے مگر نہیں کوئی خیال نہیں۔۔۔ ساس کہاں ہے بلاؤ ذرا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر نی جی وہ گاؤں چلی گئی سر نے انکو گاؤں بھیج دیا۔۔۔ شائستہ کو زمین نے نجمہ کا بتا دیا تھا۔۔۔ یہ اچھا کام کیا ظلم کے علاوہ وہ کرتی ہی کیا تھی اپنی جاگیر دارنی گاؤں میں ہی کرے تو صحیح ہے۔۔۔ نہیں گاؤں پر بھی ظلم ہی ہے۔۔۔ خیر اب میں انکی میڈیسن چینیج کر ہی ہوں۔۔۔ بہت پابندی سے تینوں ٹائم دینا ہے۔۔۔ فریش فروٹ کا استعمال زیادہ سے زیادہ ہو۔۔۔ وینفر ڈرپ لگا دی ہے اور انجکشن بھی تھوڑی دیر میں طبیعت بہتر ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔

حسنین سن ذہن کے ساتھ کارسٹروں پر چلانے لگا زمین کو کی بار روتے فریاد کرتے دیکھا مگر آج کارونا ہی الگ تھا۔۔۔ بار بار کانوں میں مجھے مار کی آوازیں گونج رہی تھیں ایک وحشت سی چھا رہی تھی اور سڑکوں پر پھرتے پھرتے کار رخ قدوس صاحب کے گھر کر لیا غائب دماغی سے اترا اور بیل کی بجائے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

دروازہ زور سے بجنے پر قدوس صاحب نے جلدی کھولا سامنے حسنین کھڑا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پر عجیب کیفیت لگ رہی ہے قدوس صاحب اس کو بازو سے پکڑ کر لائے وہ بے جان مورت کی طرح کھینچتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اندر بیٹھا یا پھر پوچھا کیا ہوا بیٹا اتنے پسینے کیوں ہو رہے ہو۔۔۔۔۔

پانی پلڑ پانی دیں ایسا لگ رہا ہے حلق میں کانٹے اگ آئیں ہوں۔۔

وہ جلدی سے پانی لائے نین نے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کیا اور مانگا وہ بھی پی لیا تھوڑے حواس بحال ہوئے
۔۔ لگ رہا ہے آج زرین کی تڑپ 'دعا اور سزارنگ لے آئی۔۔ نین کے دل و دماغ میں زرین کی مار کی فریاد کوڑا
بن کر لگی جس نے دل و دماغ پر لگے بے حسی کے تالے کو توڑ دیا۔۔ نظریں جھکا کر دھیمے سے۔۔ میں نے اسے شاید
پاگل کر دیا۔۔ میں ایک ظالم جابر ہوں۔۔

کسے کر دیا پاگل۔۔ قدوس صاحب نے سوال کیا۔۔

نین انکے سوال پر ایک دم ہوش میں آیا میں یہاں کیسے۔۔

قدوسی صاحب نے کہا بیٹا شاید تمہارے دل کو احساس کی چوٹ پڑی ہے۔۔ اس لیے غائب دماغ ہو گئے۔۔ تم لمبی
لمبی دو تین سانس لو میں بیگم کو چائے کا کہہ کر آتا ہوں۔۔
پوہر خود ارب بتا ایسی کیا بات ہوئی کہ تم اپنے آپ میں نہ رہے۔۔

نین احمر کی موت سے لیکر زرین سے شادی تک کا قصہ سن سنا دیا

تم ایک سمجھدار انسان ہو، مسلمان ہو، موت کی حقیقت سے واقف ہو۔۔ موت تو برحق ہے ہر ذی روح کو آئے گی
۔۔ آج میں کل تم کوئی بھی کسی بھی وقت مر سکتا ہے، موت تو کسی بھی بہانے سے آسکتی ہے۔۔ کوئی بیماری سے تو کوئی
ایکسڈینٹ سے جس کی جس طرح لکھی ہے مت، ویسے ہی آئیگی۔۔ اور حادثہ تو کبھی بھی کہیں بھی ہو سکتا ہے
۔۔ زاویار کو مورد الزام ٹھہرانا غلط ہے جب کہ وہ دل سے شر مندہ اور معافی کا طالب ہے

نین خاموشی سے سن رہا ہے سادہ الفاظ۔۔ سادہ لہجہ اثر کر رہا ہے۔۔ سمجھ کا نیا دور کھل رہا ہے۔۔ شاید پہلے غصے نے عقل سلپ کر دی اور اب زمین کی تڑپ نے عقل پر ضرب دی۔۔۔۔۔

بیٹا معاف کرنا بہت بڑا عمل ہے اللہ کو معاف کرنے والے بڑے پسند ہیں۔۔ تم کو زواریار لو معاف کر دینا چاہیے تھا احمر کی موت پر صبر کرنا احمر کی موت میں ہی اللہ کی مصلحت ہوگی۔۔۔

بھائی کے ذکر پر حسنین آبدیدہ ہو گیا مرنے میں کیا مصلحت۔۔۔ چھوٹا تھا۔۔۔ احتجائی لہجہ۔۔

قدوسی صاحب مہبسا مسکرائے۔۔ واقعہ خضر پڑھا ہے کبھی۔۔ نین نے سر ہلایا۔۔ کچھ یاد ہے کچھ نہیں۔۔۔۔۔

اسمیں یہی ہے صبر و حکمت ہے۔۔ حضرت خضر سے صبر کا وعدہ کر کے روانہ ہوئے تو ایک کشتی میں سفر کیا کشتی والوں نے محبت و ادب سے سفر کی اجازت دی۔، کنارے پر پہنچنے پر حضرت خضر نے کشتی سے دو تختے اس طرح نکالے کہ کشتی میں پانی نہ جائے۔۔ حضرت موسیٰ نے اعتراض کیا حضرت خضر نے وعدہ یاد دلایا جس پر شر مندہ ہوئے سفر پھر شروع کیا رستے میں ایک مکان کے باہر کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ نے ایک کو پکڑ کر قتل کیا۔ حضرت موسیٰ پہر غصہ ہوئے حضرت خضر نے انکو یاد دلایا۔۔ حضرت موسیٰ نے پہر معذرت کی۔۔ اور کہا اگر اب اعتراض کرو تو مجھے سفر سے نکال دینا۔۔۔

پھر سفر شروع کیا بھوک لگنے لگی۔۔ ایک بستی سے گزرے وہاں کے لوگ مالی لحاظ سے اچھے ہیں ایک جگہ جہاں لوگ جمع تھے کھانے کا بولا لیکن وہاں کے لوگ کنجوس تھے کسی نے بھی خیال نہ کیا وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں ایک بوسیدہ دیوار تھی آپ نے اس دیوار کو ٹھیک کیا حضرت موسیٰ نے پہر صبر کا دامن چھوڑ دیا اور سوال کر بیٹھے کہ حضرت یہاں کے لوگوں نے مہمان نوازی نہ کی آپ نے انکی دیوار بغیر اجرت ہٹیک کر دی۔۔ اس تیسرے اعتراض پر حضرت موسیٰ نے خود شرط رکھی تھی کہ اب اعتراض کی صورت میں مزید سفر نہیں ہوگا۔۔ تو سفر روک گیا مگر حضرت موسیٰ نے ہوئے واقعات کے بارے میں پوچھا۔۔ جس کشتی میں سوار تھے وہ دس غریب کی ملکیت تھی جو سب غریب تھے۔۔ جس

کنارے پہنچے وہاں ایک ظالم بادشاہ جالندہری کی حکومت تھی اسنے اپنے سپاہیوں کو اچھی کشتی اور کمائی پر قبضہ کر لیا۔۔ اللہ نے یہ راز حضرت خضر پر منکشف کیا میں نے کشتی کو داغی کر دیا تاکہ کشتی محفوظ رہے۔۔ اور غریبوں کی کمائی اور کشتی محفوظ کی، جس لڑکے کو قتل کیا وہ کافر تھا اور جوان ہو کر ایسے غلط کام کرتا کہ دوسروں کو اور اپنے مومن ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔ اور اللہ اسکے والدین جا ایمان قائم رکھنا چاہتا تھا۔۔ اس لیے قتل کیا۔۔ اور دیوار دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی ان کے ماں باپ نے اس دیوار کے نیچے مال دفن کیا بچے بڑے ہو کر لے لیتے۔۔ اگر دیوار گرتی تو عزیز واقارب لیتے اسلیے مرمت کی۔۔ اللہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ نیک کمائی یتیم بچوں کے سوا لے اس لیے حکم اللہ دیوار ٹھیک کی۔۔۔۔ ان تین الگ باتوں میں تین حکمتیں، تین احسان۔ سامنے آئے۔۔۔ شاید بڑا ہو کر احمر کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جاتا اور تڑپتا رہتا۔۔ تو تڑپ تم برداشت نہ کر پاتے۔۔ یا پھر جس محبت سے تم اس سے کرتے ہو وہ بڑا ہو کر حق ادا نہیں کر پاتا تو تب ہی تکلیف مشکل ہوتی۔۔ یا وہ ملک دشمن بن جاتا غرض کے کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔ اس لیے اللہ کے فیصلے پر صبر کرو اور یہ حقیقت یاد رکھو ب کچھ فنا ہو گا صرف اللہ باقی رہے گا سب کچھ اللہ کا ہے اور اس کی طرف لوٹ جانا ہے۔۔ رہی بات زوایار کی تو ہو سکتا ہے اسکی آزمائش کے ساتھ تمہاری بھی آزمائش ہو۔۔ اللہ تمہارے معافی کے ظرف کو آزار ہا ہو۔۔

ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔ لکن میں نے معاف نہیں کیا۔۔۔ میں نے زبردستی شادی کی اپنا حق وصولہ۔۔۔ بہت۔۔۔ را

URDUNovelians

ہائے ربا تم اتنے ظالم تو نہیں لگتے۔۔ خاتون بولی

نہیں تو خاتون کی زبان سے حدیث سن کر احتساب میں پڑ گیا۔۔۔ نہ تو میں نے اچھا کھلایا نہ پہنایا۔ چہرے پر تو کئی بار مارا۔۔۔ اللہ اللہ میں نے بہت ظلم کیا نہیں سر ہاتھوں میں پکڑ کر رونے لگا۔۔۔۔۔

بیٹا جو ہو گیا مانا غلط تھا، گزرا وقت واپس لانا مشکل ہے جو کوتاہیاں ہو گئی اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرو۔۔۔ آج ایسا کیا ہوا جو تم کو درست راہ بتا گیا۔۔۔۔۔

نہیں نے انکو آج ہوا زمرین کا رویہ اور شادی کے بعد اس سے روار کھا رویہ بتایا۔۔۔ اللہ نے مجھ کو آزمائش میں ڈالا۔ مگر میں نے کیا کیا، میں ایک جابر حکمران بن گیا۔۔۔ وہ روتی رہی اور میرے اندر کا حاکم اس کے رونے پر خوش ہوتا رہا۔۔۔۔۔ قدوس صاحب کو سخت افسوس ہوا زمرین کے ساتھ اس نا انصافی پر۔۔۔۔۔ اللہ نے تم کو آزمائش میں ڈالا۔۔۔۔۔ مگر تم نے صبر نہ کیا دل بڑا کر کے زاویار کو معاف کر دیتے۔۔۔۔۔ تو آج ایسا نہ ہوتا۔۔۔۔۔ تم اللہ سے معافی طلب کرو۔۔۔۔۔ کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔۔۔ اس نے کہا ہے میرے بندوں میری رحمت سے نا امید مت ہو۔۔۔ اللہ معاف کرنے اور معافی کو پسند کرنے والا ہے۔۔۔ بس شرط اتنی ہے صدق دل سے معافی مانگو۔۔۔ دوبارہ وہ گناہ نہ کرنے سے سچی توبہ کرنا۔۔۔ اس کے جس بندے سے نا انصافی کی اس سے معافی مانگو۔۔۔۔۔

کیا زمرین مجھے معاف کر دے گی۔۔۔۔۔

اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔۔۔ اللہ چاہے تو زمرین کے دل کو موم کر دے۔۔۔ تم کوشش کرو۔۔۔ اللہ چاہتا ہے تم اور تمہارا دل خوش رہے جبھی آج زمرین بیٹی کی تڑپ نے تمہارے دل کو بدل دیا۔۔۔ تم نے اللہ کے کئی بندوں کی مدد کی۔۔۔ اور ان بندوں نے خلوص سے تمہاری خوشیوں کی دعائیں کی ہو گئی اور خلوص سے مانگی دعا عرش پر قبولیت پاتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

حسنین اسی وقت سجدے میں گر گیا اور اللہ کے سامنے ندامت کے اشک بہانے لگا۔۔۔ قدوس صاحب نے اسے اکیلا کمرے میں چھوڑ کر باہر آگئے اب ان کا کوئی کام نہ تھا رب اور اسکے بندے کا معملا تھا۔۔۔ رات کے کئی پہر حسنین اپنے گناہوں کا حساب کرتا رہا اور اللہ سے معافی مانگتا رہا، فجر کے وقت قدوسی صاحب نے نین کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی دعوت دی۔۔۔ رات بھر جاگنے اور رونے سے نین کی آنکھیں اور چہرہ سوج گیا تھا نماز فجر کے بعد نین نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔ یا اللہ تو بہت غفور رحیم ہے میں غفلت میں پڑا ہوا تھا اپنی جان پر ظلم کیا تیری بندی کو ستا کر تیرے حکم کی نافرمانی کی۔۔۔ یا رحمان مجھے معاف کر دے مجھے معاف کر دے سچی توبہ نصیب کر دے۔۔۔ مجھے تیری بندی سے معافی مانگنے کی ہمت دے، رب میں زرین سے معافی مانگو تو اسکے دل کو میرے حق میں نرم کر دے۔۔۔ اے کریم رب کرم کر دے۔۔۔ اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔۔۔ آمین۔۔۔۔۔

نماز پڑھ کر حسنین نے گھر جانا چاہا لیکن قدوس صاحب ناشتے کے لیے لے گئے۔۔۔ تم نے مجھے کل زرین کا رویہ بتایا تھا اسے دیکھ کر لگ رہا ہے کہ اسے عادت ہو گئی اور عادت بڑی جان لیوا ہوتی ہے۔۔۔ وہ پاگل نہیں ہوئی بس عادی ہو گئی ہے اور عادتیں ایک دم سے ختم نہیں ہوتی، تم آہستہ آہستہ اپنا رویہ ٹھیک کرو، یوں تو معافی مانگنے میں جلدی کرنی چاہیے کیوں کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا مگر پہلے اس کی ذہنی حالت تھوڑی بہتر ہو جائے پھر مانگنا۔۔۔ جب تک تمہارے اندر بھی معافی مانگنے کی ہمت بھی آجائے گی۔۔۔ زیادہ وقت نہیں لینا۔۔۔ اور اسے میری بیگم سے ملانے لانا۔۔۔

جی اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

گھر پہنچنے پر شائستہ نے حسنین کو زمرین کی طبیعت خرابی اور ڈاکٹر زویا کی ہدایت دی۔۔

جی سائیں۔۔۔

جی سائیں اور سائیں پروین کی بیٹی کی شادی کر دی اور اس کو اور اس کے شوہر کو سب سمجھا دیا۔
ٹھیک ہے۔۔۔

-- تھکے تھکے قدموں سے روم کی جانب بڑھا۔۔ بیڈ کے پاس زمین کے سرہانے بیٹھا اور زمین کے چہرے کو تنگے لگا۔۔۔ پہلے چہرے پر گلابیاں کھلتی تھیں اب زردی گھلی ہوئی۔۔۔ یہ پنکھڑیوں جیسے لب ہمہ وقت مسکراتے تھے اب مسکراہٹ کیا ہوتی ہے شاید بھول گئے۔۔۔ یہ الجھی زلفیں کبھی لہراتی تھیں بے رونق ہو گئی۔۔ تمہاری خوبصورتی کھا گیا میں۔۔ تمہاری شوخی ختم کر دی۔۔ تمہارا خوبصورت دل دکھایا میں نے۔۔ بہت گناہگار ہوں تمہارا۔۔۔ پلزا اپنے نین کو معاف کر دوں۔۔۔ ایک بار پھر نین کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

دوائیوں کے نشے میں سوتی ہوئی زمین کو پتہ ہی نہیں کہ پتھر موم ہو گیا۔۔۔۔

جلدی سے اٹھ کر زمین پر لیٹنا چاہا مگر تیزی کے سبب چکر آگئے اور وہ واپس بیڈ پر لیٹ گئی۔

URDU NOVELIANS

زمین کے تیزی سے اٹھنے اور لیٹنے کے عمل کو نین نے باغور دیکھا۔۔ ہونٹ بھیچ لیے۔۔ قدوسی صاحب کی بات یاد آئی آہستہ سے عادت بدلنی ہے۔۔ کیا ہو۔۔۔

کچھ نہیں انداز میں بے حد نقاہت تھی۔۔

آج سے بیڈ پر ہی لیٹنا۔۔ ڈاکٹر زویا نے بولا ہے کمزوری بہت ہے۔۔ اس لیے صرف ایک ہفتے کے لیے اپنا بیڈ دے رہا ہوں زمین پر اٹھنے بیٹھنے سے چکر آسکتے ہیں آگئی سمجھ،۔۔ غصیلہ لہجہ رکھا۔۔۔۔۔

جی سائیں۔۔

انٹرکام کی مدد سے زمین کے لیے ناشتہ منگوایا۔۔ کھاو ناشتہ اور یہ پورا کھانا۔۔ میں حرام نہیں کما تا کہ تم بچا کر ضائع کرو۔۔ لہجہ بدستور غصیلہ رکھا۔۔۔ حسنین غیر محسوس طریقے سے باتیں سناتے ہوئے بریڈ پر مکھن لگانے لگا۔۔۔ اور خود ہی اٹھا اٹھا کر دینے لگا۔۔۔

بس مجھ سے اور نہیں کھایا جائے گا۔۔۔ یہ ضائع نہیں ہو گا میں تھوڑی دیر بعد کھا لوں گی۔۔

اوکے۔۔ تم آج کا دن آرام کرو تا کہ کل سے کام کر سکو۔۔

جی سائیں۔۔۔۔

سائیں سن کر نین کا دل چاہا اسے ٹوک دے مجھے نین بولو لیکن رک گیا پھر کبھی کا سوچ کر۔۔۔

جلدی کرو فار یہ۔۔۔ باقی شوپنگ پھر کر لیں گے۔۔ دیر

ہو جائے گی تو چاچی باتیں سنائیں گی۔۔۔ علیزہ نے کوفت سے کہا۔۔

آپی بس جیولری شاپ سے بریسلٹ لے لوں پھر چلتے ہیں۔۔

URDU Novelians



جی سر۔۔۔۔۔

اور فاریہ تو سر کی مسکراہٹ میں ہی گم ہو گئی۔۔۔ دل نے کہا جیون ساتھی ہو تو ایسا ہو۔۔۔ فاریہ نے دل کی صدا پر لبیک
کہہ دیا۔

نین کے جانے بعد زرین کو بھی گزری رات یاد آئی۔۔۔ وہ خود بھی اپنے طرز عمل سے گھبرا گئی۔۔۔ یا اللہ خیر کر
۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے میں نفسیاتی ہو رہی ہوں۔۔۔ اے میرے رب مجھے پاگل بننے سے بچالے۔۔۔ لوگ میرے بچوں
کو طعنے دیں گے اور نین میرے مرنے کے بعد بھی مجھے برا کہے گا۔۔۔ اللہ کرم کر دے روتے روتے دعا کرتی سو گئی۔
وقت کا کام گزرنا ہے اور وہ گزر رہا ہے۔۔۔ نین ایک بار پھر زرین کی محبت میں ڈوب گیا۔۔۔ وہ آہستہ اور غیر محسوس
انداز میں زرین کا خیال رکھ رہا ہے اس کی عادتیں بدلنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔
۔۔۔ زرین نے اس دن کے بعد دوبارہ کوئی حرکت نہ کی۔ زرین نے ٹھیک ہونے کے بعد اماں سے باتیں کی۔۔۔ اماں
نے زرین کو کافی سمجھایا۔۔۔ صبر کا پہرہ درس دیا اور مصروف رہنے کے لیے مختلف ایسے کام بتائے جس سے تھکن نہ ہو
مصروفیت بھی رہے۔ ان کاہلوں میں سرفہرست قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔۔۔ شائستہ ہلکا پلکا کام دینے لگی
اور زرین کا وقت اچھے سے گزر رہا ہے قرآن پڑھنے کے سبب بے چینی کافی حد تک ختم ہوئی۔۔۔۔
آج صبح سے ہی زرین کے سر میں درد ہے۔۔۔ وہ ہلکے ہلکے ہاتھوں سے خود ہی سرد بارہیے مگر فائدہ نہیں ہو رہا۔۔۔ نین
کی روم میں آمد ہوئی۔۔۔ زرین کو روم میں کسی کا احساس ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو نین وایچ اتار کر ٹیبل پر رکھ رہا ہے
۔۔۔ سلام سائیں۔
نین نے سر ہلایا۔۔۔

زرمین کافی لانے کے لیے اٹھنے لگی تو نین نے منع کر دیا۔۔ رہنے دو تم کافی اچھی نہیں بناتی۔۔ فی میڈ جو آئی ہے وہ کافی اچھی بناتی ہے آج سے وہی بنائے گی۔۔ اور فریش ہو کر کافی پی کر زرمین سے بولا میرے سر میں درد ہے سر دباؤ۔
زرمین نے مرے مرے ہاتھوں سے سر دبا نا شروع کر دیا۔ دو منٹ بعد ہی نین نے کہا۔۔ ہاتھوں میں جان نہیں ہے۔۔۔ یا سر دبا نا نہیں آتا۔ لیٹو یہاں میں بتاتا ہوں سر کیسے دباتے ہیں۔۔۔ نین نے سر دبا نا شروع کیا زرمین کو سکون کا احساس ہوا اور کچھ دیر میں ہی زرمین نیند کی وادی میں چلی گئی، نین کے سر دبانے سے اس کے سر کو سکون ملا اسے خیال ہی نہ رہا کہ نین اسے سر دبا نا سیکھا رہا ہے۔۔۔۔۔

اور نین تو چاہتا ہی یہی تھا اس نے کمرے میں آکر زرمین کو سر دباتے دیکھ ہی لیا تھا اس لیے کافی بھی نہیں منگوائی تھی۔۔۔ زرمین کے سونے کے بعد حسنین نے عشاء کی نماز ادا کر کے رب کے دربار میں معافی کی عرضی لگائی۔۔۔ دن پر دن گزر رہے تھے زرمین کی پریگنسی کو ساڑھے پانچ ماہ ہو گئے۔۔ نین نے ابھی تک حویلی میں کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ نین کی سمجھ نہیں آیا زرمین سے کیسے معافی مانگے۔۔۔ اسی ادھیڑ بن میں مبتلا دن گزر رہے ہیں۔۔ اور پھر موقع مل ہی گیا۔۔۔

حسنین آفیس میں مصروف تھا جب علی کی کال آئی۔۔ بھائی مبارک ہو آپ تیا بن گئے۔۔۔ خیر مبارک یار۔۔ یہ تو بتا بیٹا ہے بیٹی۔۔۔

بیٹا ہے۔۔ بھائی جلدی آنا شہد میں آپ سے ہی چٹواؤں گا۔۔ اور زرمین کو بھی لانا۔۔۔ ہاں یار بس زرمین کو لیکر میں آتا ہوں میرے انتظار میں میرے شہزادے پر ظلم نہیں کر دادی جان سے شہد چٹواؤ۔۔۔ اوکے اوکے مگر آپ جلدی آؤ۔۔۔

ہاں تو گھر میں پہننے کے لیے بہتر باہر تھوڑی۔۔ یہ سب رہنے دو راستے میں مال پڑے گا وہیں سے لے دوں گا۔۔۔۔

مال میں نہ صرف زرین کے لیے بلکہ علی کے بیٹے کی بھی شاپنگ کی۔۔۔ علی کے بچے کی شوپنگ کرتے حسنین کو خیال آیا کہ ابھی تک اس نے اپنے جگر گوشوں کے لیے کچھ نہیں لیا پھر سوچ کر مسکرا دیا واپسی پر زرین کے ساتھ مل کر لوں گا۔۔۔۔ قسمت مسکرا دی کہ واپسی پر ساتھ ہونگے یا نہیں۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔ حویلی کے گیٹ کے سامنے پہنچے ہی تھے کہ سفید حویلی سے بھی اسی وقت جلال شاہ واک کے لیے نکلے۔۔۔ حسنین نے اتر کر سلام کیا اور زرین نم آنکھوں سے داداجی کو دیکھنے لگی کان ترس گئے لاڈلو۔۔۔ چند اسننے کو۔۔۔ ہمت کر کے گاڑی سے اتری۔۔۔ اسلام علیکم داداجان۔۔۔۔

دادا نے چونک کر دیکھا۔۔۔ دل میں زرین کی صحت دیکھ کر ماشاء اللہ کہا۔۔۔ نظریں ملائے بغیر سلام کیا اور منہ موڑ کر آگے بڑھ گئے۔۔۔۔

زرین سسک کر رو پڑی۔۔۔۔

نمین نے سنبھالا۔۔۔ زرین کو لیکر اندر حویلی کی طرف بڑھا۔۔۔

لاونج میں بیٹھی دادی کو جوش و خروش سے سلام کیا۔۔۔۔

جیتے رہو بیٹا۔۔۔ دادی کو آج نن کے انداز اور شکل سے عرصے بعد خوشی دیکھ کر اطمینان ہو ادیر تک گلے لگائے رکھا۔۔۔۔

۔۔۔۔

کمال شاہ بھی کہنے لگے بھی مجھے بھی ملنے دو میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔

ہاں ہاں ضرور دادی کی نظر زرین پر پڑی۔۔۔ زرین بھی آئی ہے

زرین دادی کے گلے لگنے لگی

رکو۔۔

دادا سے بغلیں ہوتے نین نے چونک کر دیکھا دادی زرین کو گلے لگنے سے منع کیوں کر رہی ہے۔۔ زرین کا چہرہ پھیکا

پڑا۔۔

دادی آگے بڑھی اور نین کو گھورا اور پھر نین کے کان پکڑے۔۔ غصے سے بولی مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔ آواز بھرا گئی اپنی دادی کو اس قابل نہیں سمجھا اپنی خوشی بتاتے۔۔ نین اور زرین کی اب سمجھ آگیا۔۔ ٹوئن سیز کی وجہ اور نین کے خیال سے زرین کا سراپا نمایاں ہو رہا تھا۔۔

اوہ سوری دادی میں تو سر پر انز دینا چاہتا تھا۔۔

سر پر انز کے بچے ابھی بھی کیوں لایا جب تیرے اچھے آجاتا بڑا ہو جاتا تب دیتا سر پر انز۔۔

نین ہنس دیا جبکہ زرین شرمادی۔۔

آمیری بچی۔۔ دادی نے زرین کو چوما گلے لگایا۔ خوب دعائیں دی۔۔ صدقے کے بکرے منگوائے۔۔

علی بھی خوش ہوا اور ناراض بھی غصے سے اس نے اپنے بیٹے اور حنا کے کمرے کے باہر لوک لگا دیا۔۔

یار دیکھنے دے۔۔۔

نہیں بالکل نہیں۔۔ میں نے آپ سے سب سے پہلے یہ خوشی شیر کی پیپا کو بھی بعد میں بتایا اور ابھی بھی آپ کو پہلے بتایا

۔۔ اب آپ کی سزا ہے کل دیکھا ونگا۔۔ پہلے پیپا دیکھیں گے اس کے بعد۔۔۔

یار غلطی ہو گئی نیکسٹ ٹائم زرین کو کہو نگا پہلے تمہیں بتائے پہر مجھے۔۔۔

ہاں ہونا بھی یہی چاہیے۔۔۔۔

چل اب جلدی دکھا دے زیادہ نہ اتر۔۔۔ دونوں بھائیوں کو بحث میں الجھے دیکھ کر معاملہ نبٹانے زرمین بول پڑی۔۔

سوری علی بھائی سر پر اتر دینے چاہا اور مجھے تو اندر جانے دیں میں تھک گئی۔۔۔۔

ناراض تو میں تم سے بھی ہوں لیکن چاچو بننے کی خوشی میں آپ کو روم میں جانے کی اجازت ہے۔۔۔

نین نے شرارت سے کہا یہ چاچو تم کو اس نے اکیلے بنایا ہے اسمیں میرا بھی کام ہے۔۔

علی کے سامنے زرمین، نین کی بات سن کر سٹپٹا گئی اور شرم سے لال ہو گئی۔۔۔

علی بھی ہنس دیا۔۔۔ لیکن تھوڑا روم کا دروازہ کھولا نین نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور علی کو دھکا دیتا اندر چلا گیا۔۔

بھائی یہ چیونگ ہے علی نے دہائی دی۔۔

حنا اور ماہرہ روم سے باہر کی آواز سنتے کب سے اندر بے چینی سے زرمین کی منتظر تھی۔۔

مبارک ہو مجھے پھوپھو اور خالہ بنانے کی ماہرہ چمکی۔۔ زرمین مسکرائی۔۔

زرمین نے حنا کو اور حنا نے زرمین کو مبارک دی۔۔

ماشاء اللہ۔۔ یہ تو بالکل احمر جیسا ہے نین کی آنکھیں نم اور لہجہ ادا اس ہو گیا کمرے موجود سب ہی کو احمر کی یاد نے افسردہ

کر دیا۔۔ علی نے خاموشی توڑی۔۔ بھائی اس کا نام آپ رکھیں گے۔۔۔

نہیں میں نہیں۔۔۔ بلکہ زرمین رکھے گی۔۔۔۔

میں۔۔ حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے تائید چاہی۔۔۔

URDU NOVELIANS

ہاں تم۔۔۔ حنا کو اعتراض تو نہیں۔۔۔ نین نے پوچھا۔۔

نہیں بھائی۔۔۔

میں اسکا نام فارس رکھو گی۔۔۔ حنا نے خوشی سے کہا۔۔۔

سب مسکرا دیے۔۔۔ علی بولا یہ تو تمہارے بارہ بچوں میں سے ایک کا نام ہے۔۔۔۔۔

پل بھر کو زمین کا چہرہ پیچھا کپڑا۔۔۔ اور یہ پھیکا پن نین نے بغور دیکھا۔ اور سمجھا کہ زمین کو سفید حویلی والے یاد آگئے

--

بھائی آپ لوگ آرام کر لیں تھک گئے ہونگے۔۔

حسنین نے کہا چلو زمین۔۔۔۔۔ زمین کا ابھی دل تھا ماہرہ سے بات کرنے کا مگر حسنین کہنے پر چل دی۔۔۔

تم جاو روم میں دادا سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔

دادا جی سفید حویلی سے فارس کو دیکھنے آئے۔۔

کون فارس۔۔۔

URDU Novelians

علی کے بیٹے کا نام۔۔۔۔۔

اچھا بہت پیارا نام ہے۔۔۔۔۔ دادا جی کو پتہ ہوتا کس سے متاثر ہو کر رکھا ہے تو وہ یہ دو نمبر نام نہ رکھنے دیتے انکو تو

بھولے لوگ ہی پسند ہیں۔۔۔

نہیں حویلی تو نہیں سب ہو سہیل آئے تھے آپ کل دوپہر کے کھانے کی دعوت دیں اور اسرار کرنا کہ سب کے سب آئیں۔۔ خاص کر ارحم میں اپنا دوست پھر واپس چاہتا ہوں۔۔ چاہتا ہوں زمین سب سے ملے دلوں سے ناراضگی ختم ہو۔۔۔

بہت اچھی بات ہے اور ایسی حالت میں زمین پر بوجھ بھی نہ پڑے۔۔ میں ابھی خود جا کر دعوت دوں گا۔۔

حسین روم میں آیا تو زمین فریش ہو کر ہاتھ روم سے باہر آئی نکھر نکھر اڑ پ نین کے دل کو لبھا رہا ہے۔۔ نین نے دل کو ڈپٹا اور خود بھی فریش ہونے چلا گیا۔۔

زمین بیڈ پر سونے لیٹ گئی۔۔ نین بھی آکر لیٹ گیا۔۔ اور آنکھیں موندیں زمین کو دیکھنے لگا۔۔ کوشش کروں گا کل تمہارے اپنوں کو تم سے ملا کر معافی مانگوں۔۔۔ نین کو کل سچ سن کر سفید حویلی کے لوگوں کے رویے کی بھی فکر ہوئی۔۔ اگر ان سب نے زمین کو لبھا چاہا تو نہیں نہیں میں ہر گز زمین کو جانے نہیں دوں گا۔۔ خوفناک سوچوں سے بچنے کے لیے نین نے زمین کو کھینچ کر خود میں بھیج لیا۔۔ پلزمین دور نہ جانا۔۔ نین کی سرگوشی ابھری۔۔۔

زمین اس افتاد پر گھبرا گئی مگر نین کی مدہم سرگوشی سے اس کی طرف دیکھنا چاہا مگر نین نے اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔۔۔ شدت تھکن محسوس ہوتے ہوئے بھی اس وقت نین کے جذبات کو روکنا زمین کے لیے ناممکن تھا اور آج تو نین کا انداز بھی جدا ہے۔۔۔

لال حویلی میں صبح کا خوشگوار انداز ہوا۔۔ آج تو ویسے بھی دلوں سے ناراضگی ختم ہونی ہے دن بھی مسرور سا ہے۔۔۔

آج کوئی خاص بات ہے جو کچن میں اتنی ہلچل ہے ماما۔۔ ماہرہ بولی۔۔

ہاں بیٹا آج سفید حویلی والوں کی دعوت ہے۔۔

سچی ماما۔۔ کتنے مہینوں بعد سب مل بیٹھ کے کھائیں گے۔۔۔

URDU NOVELIANS

مما مسکرا دی۔۔۔ میں نہیں

جاؤں گا۔۔۔ ار حم نے برہمی سے بولا۔۔۔

کمال شاہ چچا خود کہنے آئے تھے بیٹا۔۔۔ تمہارا خاص بولا ہے۔ بیٹا نہیں جاؤ گے تو دونوں دادا کو برا لگے۔ فراز نہ بے چارگی سے بولی۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے امی لیکن صرف تھوڑی دیر بیٹھو نگا۔۔۔

شکر کا سانس بھرتی بولی صحیح۔۔۔

سارے ہی تقریباً زرین سے ملنا چاہ رہے تھے مگر اظہار کسی نے نہ کیا صرف دادی اور ار حم کو زبردستی راضی کرنا پڑا زاویار حیر آباد میں تھا۔۔۔

زرین نے اپنوں کو آتے دیکھا تو رونا آگیا مگر برداشت کیا۔۔۔

سلام کے لیے سر حسن صاحب کے آگے کیا اسلام علیکم چچا نہیں بابا، زرین کے رشتے سے تو بابا لگے۔۔۔ زرین نے جھکا سر اٹھایا۔۔۔ نین کیا کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔

اور ار حم تم کیسے ہو۔۔۔ یار مجھ سے سارے رابطے ختم کر لیے۔۔۔

ار حم نے گھورا۔۔۔ کچھ نہ کہا۔۔۔۔

زرین کو بھی احساس تھا کہ سب سے زیادہ زیادتی ار حم کے ساتھ ہوئی ہے۔۔۔ اس نے ار حم سے معافی مانگی۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔

معاف کر دوں۔۔۔ تم کو مجھ سے نکاح نہیں کرنا تھا تو اسی وقت منع کر دیتی جب دادا نے بتایا تھا، میری بے عزتی بھرے مجھے میں کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔ ار حم اٹھ کر جانے لگا تو نین نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔ چھوڑو مجھے تم اگر لندن سے نہ آتے تو زرین مجھ سے نکاح کر لیتی۔۔۔ نین کو دھکا دے کر جانے لگا۔۔۔

URDU NOVELIANS

میں آتا یا نہیں آتا نکاح نہیں ہو سکتا تھا اب کی بار نین کے لہجے میں بھی غصہ آگیا۔۔۔

سب افراد نین اور ارحم کو دیکھ رہے تھے جبکہ زرین سسکیوں کے ساتھ رورہی تھی۔۔۔

کیوں نہیں کرتی۔۔۔۔۔ تم موجود نہ ہوتے تو مجھ سے ہی کر لیتی۔۔۔۔۔

کیسے کرتی نکاح ہاں۔۔ نکاح پر نکاح کیسے کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ نین نے غصے سے چلاتے انکشاف کیا۔۔۔

کیا جلال شاہ کمال شاہ کی تو چیخ ہی نکل گئی اور باقی سب پر حیرت کا سکتہ پڑ گیا۔۔۔

حسنین کی بات پر لاؤنج میں سناٹا چھا گیا۔۔۔ کمال شاہ نے پوچھا کیا مطلب نین۔۔۔۔۔

جرگے کی رات دادا جی جب آپ سے جرگہ نہ کرنے کا وعدہ کیا تب زرین میرے پاس آئی تھی اور۔۔۔۔۔ نین نے بتانا شروع کیا۔۔۔

زرین کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ نین سب کے سامنے یہ راز کھول دے گا۔۔۔ اسے وہ رات پھر یاد آئی۔۔۔۔۔

۔۔۔ شنو کے بتانے پر زاویار کی زندگی کی بھیک مانگنے وہ دونوں حویلی کے لوگوں سے بچ کر نین کے روم میں گئی جہاں

نین دادا سے جرگہ نہ کرنے کا وعدہ کر کے غم و غصہ سے ٹہل رہا تھا۔۔۔ زرین کو روم میں دیکھتے ہی دھاڑا تمہاری

جرات کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔ میرا بس چلے ابھی کہ ابھی جان سے مار دو۔۔۔۔۔

پلیز حسنین بھائی میرے بھائی کو معاف کر دیں کل جرگہ نہ کریں۔۔۔ آپ کے احمر جیسا ہے۔۔۔

نہیں ہے میرے احمر جیسا۔۔۔ میرا احمر مقتول اور تمہارا بھائی قاتل ہے۔۔۔ ہاں کل تمہارا بھائی مقتول ہو جائے تو پھر

احمر جیسا ہو گا۔ برابر برابر ٹھیک۔۔۔

URDU NOVELIANS

نہیں یہ ظلم نہ کریں میرا بھائی اکلوتا ہے۔ مت کریں۔۔ معاف کر دیں۔۔ زمین نین کے قدموں میں روتے بیٹھ گئی۔
اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی معافی دیں دے۔۔ یا مجھے سزا دیں دے کار کی چابی میں ہی تولائی تھیں۔۔۔

نین نے۔ زمین کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھا دل کو ایک پل تکلیف ہوئی۔۔ مگر ذہن نے فوراً زمین کا اعتراف جرم بتایا۔۔۔ ہم۔۔۔ تم کو سزا۔۔ ٹھیک ہے تم کو ہی سزا ملے گی۔۔۔۔۔

زمین کو زاویار کی طرف سے اطمینان ہوا۔۔

ٹھیک ہے کل جرگہ نہیں ہو گا جان بخشی کر دی تمہارے بھائی کی۔۔ مگر اب سزا تم ہی پاؤں گی۔۔ کل دوپہر میں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔

نکاح زمین کی دل کی کلی اکدم کھلی۔۔ ہاں تو آپ دادا جی سے میری بات کریں۔۔۔

کیوں کروں۔۔۔

مجھ سے شادی کریں گے آپ تو۔۔ اف رشتہ بھیجتے ہیں نہ پہلے۔۔ زمین نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

کس نے کہا شادی کا۔۔۔۔۔

زمین نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔ ابھی آپ نے خود نکاح کا بولا تھا۔۔۔

ہاں نکاح بولا۔۔۔ کل دوپہر میں سب سے چھپ کر نکاح کریں گے۔۔ اس نکاح کا کسی کو پتہ نہیں چلے۔۔ میرا دل

چاہے گا تو بتا دو گا ورنہ نہیں۔۔ ساری زندگی میرے نام سے بیٹھی رہنا۔۔ میری ہر بات ماننی ہوگی۔۔۔ ورنہ بغیر

جرگہ ہی تمہارے بھائی کا فیصلہ کرونگا۔۔۔

URDUNovelians

زمین نے آنسو پونچھے۔۔ میں راضی ہوں غلام بننے کے لیے۔۔۔
جاو کل ملے گے۔۔۔

دادا جی میں زرین کے زریعے سفید حویلی والوں کو بھی سزا دینا چاہتا تھا۔۔ مجھے لگتا تھا کہ ان سب کو کوئی دکھ نہیں احر کا۔۔ اگر دکھ ہو تا ز او یار کی معافی کے بجائے اسے ہمارے حوالے کرتے۔۔ اس لیے اس نکاح والے دن سب کے سامنے بے عزتی کروائی۔۔۔

چٹاخ کی آواز سے لاونج گونجا۔۔۔۔۔ تم کو شرم نہ آئی ایک عورت کو بد لے کے لیے چنا۔۔۔ کمال شاہ غصے سے بوے

مجھے آپ سب معاف کر دیں۔۔۔ زرین کو چھوڑنے کے سوا جو بھی سزا دیں گے مجھے منظور ہے۔۔۔ پھر آہستہ قدم اٹھاتا زرین کے قدموں میں جا بیٹھا۔۔۔ تم بھی معاف کر دو سب سے زیادہ تمہارا گناہگار ہوں۔۔۔ تم کو سب کی نظروں میں گرایا۔۔۔ اور شادی کے بعد۔۔۔۔۔ زرین نے سبھی نظروں سے دیکھا وہ نہیں چاہتی تھی اس کے ساتھ ناروا سلوک کا سن کر سب پریشان ہوں۔۔۔۔۔ نین زرین کے نظروں کا مفہوم سمجھ گیا۔۔۔۔۔ میں نے کوشش نہیں کی تم کو تمہارے

میری بچی مجھے معاف کر دے تو نے میرے وارث کے لیے اپنی زندگی داؤ پر لگا دی۔۔ دادی نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے۔۔ نہ دادی ایسے نہ کرے۔۔۔ زرین نے روتے ہوئے گلے لگایا۔۔۔۔

آپو میری سب سے اچھی آپو زاوی۔۔ اس کے گلے لگ گیا۔۔ تم کب آئے زاوی فرزانہ بیگم بولی۔۔
چچی ابھی آیا ہوں دادا جی نے فون پر سب بتایا۔۔ اتنے میں شنودوڑی چلی آئی سانس پھولنے لگی۔۔۔۔
کیا او لمپکس کی ریس میں حصہ لے لیا زاوی نے مذاق کیا۔۔۔۔۔

نہیں نہ وہ آئیں ہیں۔۔ کون سب ہی نے ایک ساتھ پوچھا۔۔
حسنین سائیں۔۔۔

زاویار کا چہرہ فق ہوا۔۔ وہ اندر جانے لگا۔۔ زرین نے ہاتھ پکڑ کے روک لیا۔۔ کب تک چھپو گے۔۔ آج سامنا کرو۔۔۔ آنکھوں سے تنبیہ کی۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ حسنین نے مشترکہ سلام کیا۔۔۔ کیسے ہو زاوی۔۔۔ مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔۔ اور زاویار حیران ہو گیا۔۔۔ جج جی ٹھیک ہوں۔۔ حیرت سے زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔۔ میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔۔ میں نے بالکل اعلیٰ ظرفی نہ دکھائی۔۔ مجھے فیصلے کا اختیار تھا۔۔ اللہ نے آزمائش میں ڈالا کہ میں اسکی پسندیدہ صفات اپناتا ہوں یا نہیں۔۔ مگر میں نہ صرف ظالم بنا بلکہ زرین کے ساتھ بھی نا انصافی کر کے بدترین لوگوں میں شامل ہو گیا۔۔۔ ندامت ہی ندامت حسنین کے انداز سے لہجے سے اور الفاظ سے نظر آرہی ہے۔۔۔۔۔

زاوی کو تو لگ رہا ہے آج حیرت کے مارے دم ہی نہ نکل جائے۔۔۔

زمین کا دونوں حویلی میں بہت خیال رکھا جاتا۔ وہ گول مٹول چھوٹی سی گڑیا بن گئی۔ ابھی سب کے لیے ٹونز کا سر پر انزباتی ہے۔۔۔۔۔

بیٹا یہ آملے کا مربہ کھالو۔۔۔ چھوٹی دادی میں ابھی بڑی دادی سے سیب کا مربہ کھا کر آئی ہوں۔۔۔ مجھ سے اب نہیں کھایا جائے گا۔۔۔ اور آملے سے تو سردھوتے ہیں۔۔۔ اس کا مربہ بھی کھاتے ہیں۔۔۔ زمین نے ناک چڑھائی۔۔۔ آج پورے سات ماہ بعد پرانی زمین کی جھلک نین کو دیکھی اس کا دل تھوڑا مطمئن ہوا۔۔۔۔۔ کھالو زمین۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کھالوں، منہ میں جھاگ بن جائے گا اور آپ کھائیں نہ آپ بھی تو باپ بننے والے ہیں۔۔۔۔۔ اور کھانے سے بچنے کے لیے باہر حویلی کے پچھلی جانب چلی۔۔۔ جہاں نوکروں کے بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔ ادھر نین نے دادی سے کہا۔۔۔ لائیں دادی میں کھالوں۔۔۔ آخر باپ بن رہا ہوں بچوں کی ریں ریں سنو گا تھوڑی طاقت میں بھی بنا ہی لوں۔۔۔۔۔

ہاں یہ خوب رہی۔۔۔ جس کو زیادہ ضرورت ہے وہ نہ کھائیں اور تم کھاؤ۔۔۔ رہی بچوں کی بات کان کھول کر سن لو۔۔۔ میں اب زمین کو جانے نہ دوں گی ہم سنبھال لیں گے بچے۔۔۔ تم کرو اپنا کاروبار۔۔۔۔۔ دادی نے نین کو مصنوعی ڈرایا۔۔۔۔۔

کیا کیا آپ یہ ظلم نہں کر سکتی ابھی اتنی مشکلوں سے رہ رہا ہوں۔۔۔ میں تو بالکل نہ چھوڑوں۔۔۔۔۔ اچھا اچھا بیٹا۔۔۔ میں مزاق کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

دادی میں شہر جا رہا ہوں۔۔۔ اسفند کسی ضروری کام سے لندن جا رہا ہے اور پراجیکٹ تکمیل پر ہے اس لیے میں اس ہفتے نہیں آ پاؤں گا زمین کا چیک اپ ضروری ہے لاسٹ ماہ بھی نہیں ہوا پلینز آپ شہر لے آئے گا۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

جاو بچے اللہ کی امان میں۔۔۔ میں ضرور لاؤں گی تم فون کر دینا۔۔۔۔۔

آپ کی بہو سے مل لوں پھر جاؤں گا۔۔۔

دادی مسکرا دی۔۔

بچوں کو کرکٹ کھیلتا دیکھ زمین ماضی کے جھروکے میں چلی گئی۔۔

لال حویلی کے صحن میں احمر اور زاویار کرکٹ کھیل رہے ہیں ابھی نائن کے پیپر دیے کر فراغت پائی تھی۔۔

مجھے بھی کھلاؤں ززمین شور مچانے لگی۔۔

کیوں تم کو کیوں کھلائیں، سب لڑکے کھیل رہے ہیں تو اندر جاؤ۔۔۔

ارے یہ لڑکے ان کو تو میں جانتی ہوں۔۔ اگر تم نے مجھے نہ کھلایا تو میں حسنین بھائی کو بتا دوں گی کہ تم کل شام میں رمیز کے ساتھ بیٹھ کر چھت پر سگریٹ پی رہے تھے۔۔

تم تم نے کہاں سے دیکھا۔۔

کل اپنی چھت سے زمین اترائی۔۔

میری بہن کو کھلاؤ بہت اچھا کرکٹ کھیلتی ہیں زاویار بولا۔۔ زاویار کی بات سن کر احمر دانت پیستے ہوئے بولا ہاں تمہاری بہن نے تو ہی ٹی ٹوئنٹی کپ جتوایا تھا۔۔

مجھے تم اپنی ٹیم کا کیپٹن بنالو میں بالکل عمران خان کی طرح کیپٹن سی کرتی ہوں، شاہد آفریدی کی طرح بیٹنگ کرتی ہوں، سرفراز کی طرح کی کیپنگ کرتی ہوں، عامر کی طرح بانگ کرتی ہوں بھلے ٹی ٹوئنٹی نہیں جتوایا لیکن تم کو ضرور جتوایا گی۔۔

احمر کلس تے ہوئے بولا وڈی آئی ور لڈ دی بیسٹ کر کٹر چلو مرو کھیلوں۔۔۔

زرین نے اعلان کیا کہ پہلے بیٹنگ کروں گی اور پیچ پر جا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ بولرنے بال کرائی۔۔۔ زرین نے شاٹ مارا اور گیند سیدھے پورچ میں کھڑی حسنین کی گاڑی کے شیشے پر لگی۔۔۔۔۔

اور زرین کی سٹی گم ہوئی اور احمر ہنسنے لگا۔۔

اب تو تمہیں بھائی بتائیں گے کتنی اچھی کھلاڑی ہو۔۔

کیا احمر تمہارے بھائی اتنا کنجوس ہے ایک شیشہ نہیں لگوا سکتے۔۔۔ زرین نے اپنی دماغ کی بتی جلائی اور ایمو شنل کرنے کی کوشش کی۔۔

نہیں می بالکل نہیں کنجوس ہوں، میں آپ کے لیے ہی تو محنت کر کے کما کے گاڑیاں خریدتا ہوں۔۔۔ کہ آپ اس کے شیشے توڑے بتائیے گانیکسٹ کونسی گاڑی لوں جس کا شیشہ توڑنے میں مزہ آئے۔۔۔۔۔ حسنین نے میٹھے لہجے میں بے عزتی کی۔۔۔

زرین نے سوری کہہ کے سفید حویلی کی طرف ریس لگائی اور بھاگتے ہوئے گیٹ سے ٹکرائی۔۔۔

سب لڑکے بے اختیار ہنسنے لگے۔۔۔۔۔

کیا ہورہا دیکھ کے کھیلیں۔۔۔ زرین حسنین کی آواز پر چونک کر ماضی سے باہر آئی۔۔۔

حسنین بچوں کو ڈانٹ کر زرین سے بولا کیا ہے یار دھیان سے بیٹھو۔ ابھی میں کیچ نہ کرتا تو لگ جاتی۔۔۔ زرین نے سوری کیا۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں۔۔

URDU NOVELIANS


-----حسین گاؤں سے آکر بے حد مصروف ہو گیا۔۔۔

علیٰ زہ بار بار آفیس کے چکر لگا رہی تھی۔۔۔ حسنین کو لگا شاید کوئی بات کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔

خیریت علیزہ کوئی کام ہے مجھ سے۔۔۔

جی سر عزیزہ بے چارگی سے بولی۔۔۔

سراسفند کا نمبر بند جا رہا ہے ان سے بات کرنی ہے۔۔ ہاوہ اپنے بھائی کی ہارٹ سرجری کیوجہ سے آسٹر لیا میں ہے
-- دوسرا نمبر ہے میں آپ کو دے دیتا ہوں ----- ویسے کوئی کام ہو تو بتاؤ۔۔ سر میری بہن کی شادی ہے کل
آپ آئے گا۔۔ سراسفند کو بھی دعوت دینی ہے۔۔



آپ بہت مبارک ہو۔۔

جی سرشکر یہ۔۔۔۔۔

گھر آ کر حسنین کو بیڈ کا سونا پین بہت کھل رہا ہے۔۔۔ موبائل میں عید کے دن لی ہوئی تصویر دیکھ کر حسنین نے اسے سوری کیا۔۔۔ میری زندگی جلد آ جاو۔۔۔

ہیلو۔۔۔ کیا حال ہیں۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔

چھوٹی چھوٹی باتوں میں نین نے وقت کو طویل کیا۔۔۔۔۔

چلو کل آفیس کا کام بہت ہے اور عزیزہ کی طرف چکر لگانا ہے۔۔۔

URDUNovelians

کام بتائے گا تو کچھ کہوں گا۔۔۔ پھر اسفند کے اصرار پر راضی ہو گیا۔

میں یہ شادی نہیں کرونگی۔۔۔

کیسے نہیں کرے گی سارے مہمان جمع ہو گئے میں تم کو جان سے نہ مار دو۔۔۔

نہیں کرونگی۔۔۔ مار دے جان سے فار یہ رونے لگی۔۔۔

یہ تو میرا ظرف ہے کے بغیر جہیز کے شادی کر رہی ہوں آج کے زمانے میں کون کرتا ہے چلو ابھی ان مہمانوں سے پوچھ لیتے ہیں۔ چچی فار یہ کوہاتھ سے گھسیٹ کر باہر لائی۔ اور بولی۔ کون ہے جو بغیر جہیز کے اس کے ساتھ شادی کرے گا۔۔۔ بے حس لوگ۔۔ کوئی نہ بولا۔۔ چچی نے تمسخرانہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ اور پہر مسکراتی ہوئی بولی کوئی ہے جو بغیر جہیز کے شادی کرے گا۔۔۔

میں کروں گا۔۔۔ آواز گونجی۔۔۔ علیزہ نے حیران ہو کر دیکھا پہر خوشی سے چہکی سر۔۔۔ فاریہ نے نم آنکھوں سے دل تھام لیا۔۔۔ محبت سے ملنے کی آس جاگی۔۔۔

مولوی صاحب نکاح پڑھایے۔۔۔۔۔

فارہ آہ کو سکھ رائج الوقت ایک لاکھ حق مہر میں حسنین فرقان شاہ سے نکاح قبول ہے۔۔

جی قبول ہے۔۔۔۔۔

چچی ہاتھ ملتے رہ گئی۔۔۔ اب اتنے امیر بندے سے پنگے کیا لے خوشامد ہی بہتر ہے۔۔۔ رخصتی کے وقت چچی نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا بیٹا آتی جاتی رہنا۔۔۔ فاریہ چاہا کہ بھی ہاتھ نہ جھٹک سکی۔۔۔

حسین فاریہ کو لیکر گھر میں داخل ہوا۔۔۔ زہن فاریہ مہس اٹکا تھا پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف دھیان ہی نہ گیا۔۔۔ سلام سائیں۔۔۔ یہ کون ہے حیرت سے دلہن بنی فاریہ کو دیکھ کر شائستہ نے پوچھا۔۔۔

حسین نے فاریہ کو ریلکس کرنے کے لیے کہا تمہاری فی بی بی۔۔۔ اور میری دلہن۔۔۔۔۔

ٹرے گرنے کی آواز پر حسین خڑا اور پل بھر کو سکتے میں چلا گیا۔۔۔ شائستہ دوڑ کر زمین کے پاس پہنچی۔۔۔ سر کہا۔۔۔ نین تیزی سے بھاگتا زمین کے پاس آیا زمین خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔ دادی اور حنا بھی شور سن کر باہر آئی۔۔۔ زمین کو دیکھ پریشان ہوئی۔۔۔ نین نے ٹائم ضائع نہ کیا فوراً لیکر ہو سہیل بھاگا۔

ایمر جنسی ٹریٹمنٹ شروع ہوئی۔۔۔ نین بے چینی سے ایمر جنسی دروازے کے باہر کھڑا ڈاکٹر کا منتظر ہے۔۔۔ دیکھتے دیکھتے زمین کو ہر طرف سے مشینوں میں جکڑ لیا گیا۔۔۔ دادی حنا اور علی بھی آچکے تھے۔۔۔ سب دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔۔۔ حنا پریشان کے ساتھ فکر میں تھی کہ اچانک زمین کو کیا ہو گیا۔۔۔ سفر تو اچھے سے گزرا اس نے آرام کے بجائے اپنے ہاتھوں سے چائے بنانے کی ضد کی۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر نے آپریشن کہا۔۔۔

کیسی ہے زمین۔۔۔ پلیز کچھ تو بتائیں۔۔۔ ڈاکٹر زویا۔۔۔

آپ کو اس سے مطلب۔۔۔ جشن ماننے کی تیاری کریں۔۔۔ اپنی زندگی داؤ پر لگا کر آپ کا وارث پیدا کر رہی ہے۔۔۔ آپ سے مانگا ہی کیا تھا کتنا میں نے کہا خیال رکھیں مگر اذیت دینی ہے اور آج کیا ہوا جو اس کا نروس بریک ڈاون ہوا، کسی قسم کا سپوننس نہیں دے رہی۔۔۔

باقی سب کی سمجھ نہ آیا مگر نین سمجھ گیا ڈاکٹر زویا کیوں باتیں سنارہی ہیں۔۔۔ ابھی وہ اس قدر ڈپریشن میں تھا کہ شرمندہ بھی نہیں ہو سکا۔ لگتا ہے زمین نے شادی کا سن لیا۔۔۔

آپریشن شروع ہو چکا۔۔ نین وہیں ایمر جنسی کے باہر نڈھال سا بیٹھ گیا۔۔ نین کو ایسا لگ رہا ہے جسم سے روح نکل رہی ہو۔۔۔ علی نے کہا بھائی حوصلہ کریں کچھ نہیں ہو گا۔۔ اللہ سے مانگے۔۔۔۔۔

اللہ تو سب جانتا ہے میں تیرا گناہگار بندہ ہوں اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔ مجھے سزا نہ دے۔۔ میں توبہ کرتا ہوں اپنے گناہوں کی۔۔ تو نے مجھے بیوی کی صورت میں میری محبت کو محرم بنا دیا تاکہ میں گناہگار نہ ہوں اور میں نے تیری نعمت اور احسان کی قدر نہ کی۔۔۔۔ مجھے معاف کر دے۔۔۔ یارب ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرنے والے میری فریاد سن لے۔۔ زمین کو زندگی عطا کر دے۔۔ نین نے اللہ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا کی۔۔ دل کو کچھ حوصلہ ملا۔ اور نماز روم سے واپس ایمر جنسی میں آیا۔۔۔ کچھ دیر بعد قدوسی صاحب کی یاد آئی جو اپنی فیملی کے ساتھ نین کے دیے ہوئے تحفے سے عمرہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ نین نے ان کو بھی فون ملا کہ دعا کی درخواست کی۔۔۔۔ دل کو مزید تسلی ہوئی۔۔۔ اللہ کے گھر مانگی دعا قبول ہوتی ہے یہ اطمینان اور یقین ہر مسلمان کو ہوتا ہے نین کو بھی ہے۔۔۔ کھڑے کتنی ہی منتیں نین نے مانگ لی۔۔۔ ایمر جنسی روم کا دروازہ کھولا۔۔ ڈاکٹر نے بچوں کا بتایا چونکہ پری امپجور کیس تھا اس لیے بچوں کو زسرہ میں رکھا جائے گا۔۔۔ اور واپس اندر چلے گئے۔۔ ٹوئٹرز کا سن کردادی حنا اور علی پل کو خوش ہوئے پہر زمین اور نین کی حالت کے پیش نظر اداس ہو گئے۔۔۔ علی کو ہی ہوش آیا اس نے سفید اور لال حویلی اطلاع دی۔۔ ایک بار پھر ایمر جنسی روم کا دروازہ کھولا۔۔ ڈاکٹر کی ٹیم باہر۔۔ ڈاکٹر زویا باہر آئی۔۔۔ تھکے اور اداس لمبے میں بولی۔۔ ہم نے بہت کوشش کی مگر۔۔۔۔۔۔۔ سو ری۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

بیٹا اللہ کا حکم۔ ہو اتو زرمین ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ دادی نے دلا سادیا۔۔۔ اور علی کو بچوں کے کان میں اذان دینے کا کہا۔۔۔

رات تک سارے ہی ہو سپٹل آگئے۔۔۔ روئے۔۔۔ نین کو تسلی دی۔۔۔ اور نین اور علی کے سوا سب گھر روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

شائستہ کو بھی فون کے ذریعے زرمین کی حالت پتہ چلی وہ رونے لگی۔۔۔ فاریہ نے ہمت کر کے پوچھا یہ کون تھی۔۔۔۔۔ شائستہ نے حیرانی سے پوچھا آپ کو سرنے نہیں بتایا۔۔۔۔۔ سر کی پہلی بیوی ہیں۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔ اللہ اللہ یہ کیا ظلم ہو گیا۔۔۔ مجھے پتہ ہوتا تو میں راضی نہ ہوتی یا اجازت لیتی۔۔۔۔۔ لگتا ہے حسنین نے کچھ نہیں بتایا جب ہی صدمے سے ایسا ہو گیا۔۔۔ فاریہ خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔ اسے بھی بے حد افسوس۔۔۔۔۔

آیے میں آپ کو سر کا کمرہ بتا دو۔۔۔۔۔ مجھے حسنین کا نہیں دوسرا روم دیکھا دو۔۔۔۔۔ جی بہتر۔۔۔۔۔ شائستہ نے سوچا ابھی سامنے نہ آنا بہتر ہے۔۔۔۔۔

زرمین کو چار دن ہو گئے کو مے میں آج کمال شاہ کے سمجھانے پر حسنین کچھ دیر کے لیے گھر گیا۔۔۔۔۔ جہاں ایک فی پریشانی اس کی منتظر ہے۔۔۔۔۔

چچی کو چار دن بعد فاریہ کی یاد ستائی، دیکھیں تو صحیح کیسے رہے رہی ہے مہارانی بن کہ یا نو کرانی بن کے۔۔۔۔۔ تجس کے مارے علیزہ کو بتائے بنا آگئی۔۔۔۔۔

چوکیدار کو بولا فاریہ کو بتاؤ چچی آئی ہیں

چوکی دار نے انٹرکام کے ذریعے پوچھا فاریہ کی چچی آئی ہیں۔۔

دادی حیران ہوئی کون فاریا اور چوکیدار کو اجازت دی۔۔ شائستہ یہ فاریہ کون ہے۔۔

شائستہ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اب کیا جواب دے۔۔

جی جی جی

یہ کیا جی جہ کی رٹ لگائی ہے کیا پوچھ رہی ہوں یہ فاریہ کون ہے۔۔۔

آپ نہیں جانتیں۔۔ چچی نے اندر داخل ہوتے ہوئے جواب دیا

۔۔ حسنین کی بیوی ہے چچی نے دھماکا کیا

کیا لاونج میں بیٹھے سارے افراد دم بخود رہ گئے۔۔ جلال شاہ کو حسنین سے یہ امید نہ تھی۔۔ انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔

کیا بکواس کر رہی ہیں آپ دادی دھاڑی۔۔

لو میں کیوں کروں گی بکواس یہ تو سچ ہے چچی چمک کر بولی۔۔ لوگوں کے بیچ میں بیاہ کر لایا ہے وہ الگ بات ہے گھر والوں کو بتانا ضروری نہ سمجھا۔ چچی شاطرانہ مسکرائی۔۔

شائستہ یہ کیا بول رہی ہیں

اب سچ بتانے کے سوا شائستہ کے پاس کوئی چارہ نہ تھا جی بیگم صاحبہ ٹھیک بول رہی ہیں۔۔۔

دادی یہ خبر سن کر صدمے سے خاموش ہو گئی۔۔۔

فرزانہ بیگم نے پوچھا کہاں ہے فاریہ بلائیے اسے۔۔۔

فار یہ ڈرتے ڈرتے نیچے آئی وہ چار دنوں سے کمرے میں محصور تھی شائستہ اس کو کھانا پینا سب کمرے میں ہی پہنچ رہی تھیں

----- آپ سے شادی حسنین نے کب کی۔۔۔

جی چار دن پہلے۔۔۔۔۔

سب کو اب زرین کے نروس بریک ڈاون کی وجہ پتہ چلی۔۔۔۔۔

چچی تو آگ لگا کر چلی گئی اور فار یہ روم میں فکر مند اب کیا ہو گا۔۔۔۔۔

حسنین کے گھر آتے ہیں جلال شام دیدہ آواز سے بولے۔۔۔ آپ سے یہ امید نہ تھی بیٹا۔۔۔ دوسری شادی کرنی تھی تو چند دن صبر کر لیتے۔۔۔ زرین بیٹا فارغ ہو جاتی تب تم یہ قہر اس پر ڈھادیتے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم نے کر لی شادی اب میری بیٹی کو طلاق دو۔۔۔ اس کا علاج اب ہم خود کرائیں گے۔۔۔ حسن شاہ غصے سے بولے۔۔۔۔۔

آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔ طلاق کا سن کر حسنین کو غصہ آگیا بھول گیا سامنے اس کے سر حسن شاہ کھڑے ہیں کوئی بچہ نہیں۔۔۔۔۔

آپ آج سب میری بات اچھے سے سن اور سمجھ جائیں۔۔۔ میں کسی بھی حالت میں زرین کو نہیں چھوڑا گا وہ صرف بیوی نہیں میری محبت بھی ہے۔۔۔۔۔ نین نے ٹھوس متوازن مضبوط لہجہ رکھا۔۔۔۔۔

واہ بھی واہ بہت خوب۔۔۔۔۔ ار حم نے تالی بجا کے داد دی۔۔۔ محبت کو سوتن کا بہترین تحفہ دیا ہے۔۔۔ کہ وہ خوشی سے کومہ میں چلی گئی ویلڈن۔۔۔ ار حم نے طنز کیا۔۔۔۔۔

تم بچ میں مت بولو۔۔۔ نین نے ناگواری سے کہا

کیوں نہ بولے۔۔۔ کزن ہے اسکا۔۔۔ چچا۔۔۔ خالہ کا بیٹا۔۔۔ کیا لاوارث سمجھ لیا تم نے۔۔۔ اب کے فرزانہ بیگم نے تیور دیکھائے۔۔۔

پلیز میں یہاں تھوڑی دیر چینج کرنے آیا ہوں مجھے زرین کے پاس جانا ہے یہ فضول باتیں پھر کبھی کریں گے۔۔۔ فضول باتیں میری لاڈ واس سب وہاں موت سے لڑ رہی ہے۔۔۔۔۔ اور تم ہم سے کہہ رہے ہو۔۔۔ فضول باتیں۔۔۔ ہو نہ جلال شاہ واقع جلال میں آگئے۔۔۔

دادا یہ وقت سب ان باتوں کا نہیں ہے، مجھے جانا نین چینج کیے بنا ہی پلٹا۔۔۔ ارحم نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔ ارحم ہاتھ چھوڑوں میرا۔۔۔

تمکو کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔ اپنی نویلی بیوی کے پاس جاو۔۔۔ زرین کے پاس میں چلا جاؤں گا۔۔۔ ارحم نے ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔۔۔

نین نے غصے میں ارحم کا گریبان پکڑ کر جھٹکا۔۔۔ ہاں تم کیوں جاؤں گے۔۔۔ بیوی ہے میری۔۔۔

آج کے بعد نہیں رہے گی۔۔۔ ارحم نے گریبان چھڑاتے غصے سے کہا۔۔۔

نین نے گریبان چھوڑا ارحم کے منہ پر تھپڑ مارا اور لگاتار دو تین مارے۔۔۔۔۔ میری بیوی کو چھوڑنے کی باتیں کرتا ہے نین نے مارتے بولا۔۔۔ ارحم نے بھی جوابی کاروائی کی۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

دونوں کو ہاتھ پائی کرتے دیکھ ڈرائنگ روم میں کھڑے افراد دنگ رہ گئے کسی کو حسنین کے ایسے شدید ردِ عمل کی امید نہ تھی۔۔۔ جلال شاہ اور حسن شاہ نے دونوں کو چھڑایا۔۔۔ یہ منظر اندر آتے کمال شاہ دیکھ کر اپنی جگہ فریز ہو گئے

--

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔ کمال شاہ حیرت سے بولے۔۔۔

دادا جی آپ یہاں۔۔۔ زرین کے پاس کون ہے۔۔۔

جلال شاہ سمجھ نہ پائے نین کا حلیہ۔۔۔ چار دن سے ایک ہی لباس۔۔۔ جو میلا ہو چکا تھا۔۔۔ منہ اتر اتر اور اس پر اس کے الفاظ تو زرین سے محبت ظاہر کر رہی ہے مگر پھر یہ دوسری شادی۔۔۔

علی ہے۔۔۔ اور تم جاو فریش ہو۔۔۔ کمال شاہ نے پوتے کو منظر سے ہٹایا۔۔۔

جلال شاہ نے طنز یہ مبارک دی۔۔۔ بہت مبارک ہو تمہارے لاڈلے نے پہر چھپ کر دوسرا نکاح کر لیا۔۔۔

کمال شاہ نے تحمل سے جواب دیا جانتا ہوں۔۔۔

ایک بار پھر سب کے سب دنگ رہ گئے۔۔۔

میری اجازت سے کی ہے۔۔۔ پھر سے بجلی گرائی جس پر سب تڑپ ہی اٹھے۔۔۔

جلال شاہ نے تاسف سے کہا تو تم نے بھی بدلہ لیا۔۔۔ اپنے پوتے کا۔۔۔ اس سے اچھا تم زاویار کو ایک ہی بار مار دیتے

۔۔۔ سکون مل جاتا تم سب کو۔۔۔ بار بار تو انتقام نہ لیتے۔۔۔ اذیت نہ دیتے

کمال شاہ اس الزام پر تڑپ اٹھے۔۔۔ نہیں بھائی آپ غلط سوچ رہے ہیں۔۔۔ زاوی کو میں احمر جیسا اپنا ہی پوتا سمجھتا

ہوں۔۔۔ زرین بیٹی مجھے بہت پیاری ہے۔۔۔

URDU NOVELIANS

بیگم جلال نے پوچھا جو بیارے ہوتے ہیں اس پر ایسا ظلم ڈھاتے ہیں۔۔۔ میری پوتی عیب دار ہوتی یا وارث نہ دیتی یا مر جاتی تو تب سمجھ بھی آتی شادی کی۔۔۔۔۔

آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔ نین دوسرا نکاح بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ میں نے ضرور دیا تب ہی۔۔۔ کمال شاہ نے نین کی صفائی دی۔۔۔

جلال شاہ کمال کی بات سن کر بیگم سے بولیں اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔

بھائی آپ ناراض ہو کر جارہے ہیں۔۔۔۔۔

تو تم نے کون سا راضی کرنے والا کام کیا۔۔۔ جلال شاہ غصے سے بولے۔۔۔

میں وہی تو بتا رہا ہوں کیوں کیا آپ چلنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

بولو۔۔۔ سن رہے ہیں ہم۔۔۔۔۔ ڈرائنگ روم میں مکمل خاموشی چھا گئی۔۔۔ سارے ہی کمال شاہ کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

فارسیہ بیٹی کی چچی نے اپنے جواری بیٹے سے فارسیہ کی شادی طے کر دی۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ تفصیل بتائی۔۔۔ تو سب کو اطمینان ہوا

جلال شاہ جنجھلا کر بولے پاگل انسان تو یہ بات سب کے علم میں پہلے لے آتے اس میں رازداری کی کیا بات تھی۔۔۔

بڈھے ہو گئے لیکن آج بھی عقل ٹخنے میں ہی ہے۔۔۔

کمال شاہ بیٹیوں بیٹیوں اور بہوؤں کے سامنے اس عزت افزائی پر کلس گئے۔۔۔

بھائی غلطی ہو گئی۔۔۔ اور میں بڈھا نہیں ہوا۔۔۔ ڈرائنگ روم کا ماحول بہتری کی طرف بڑا۔۔۔۔۔

ہاں ملی تھی نسیم وہ بھی بول رہی تھیں۔۔۔ کمال جوانی جیسا آج بھی ہے۔۔۔

نسیم کے ذکر پر کمال شاہ اپنی جگہ پر اچھل ہی گئے۔۔۔۔

کون نسیم۔۔۔ بھائی صاحب۔ بیگم کمال نے پوچھا۔۔۔

کمال شاہ نے التجائیہ نظروں سے دیکھا بھائی جی بتامت دینا۔۔۔

مگر ان نظروں کو بڑی صفائی سے نظر انداز کر کے بولے آپ کو کبھی کمال نے نہیں بتایا۔۔۔ چلو میں بتاتا ہوں

۔۔۔ کمال شاہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔

موصوف کی پہلی محبت تھی۔۔۔

کیا۔۔۔ بیگم کمال چیخی ہائے ربا اس عمر میں یہ غم ملا۔۔۔ کہاں رہتی ہے نسیم۔۔۔ میں جب ہی سوچوں پچھلے مہینے

مہندی کی جگہ کالا کولہ کیوں لگ رہا ہے۔۔۔

استغفر اللہ۔۔۔ توبہ کرو بیگم۔۔۔ میں پوتوں والا ہوں۔۔۔ اور وہ بھی بچوں والی ہے۔۔۔ وہ تو زرمین بیٹی نے کہا تھا۔۔۔

میں توبہ کروں۔۔۔ آپ نہ کرے جس کے۔۔۔ جس کے دادی کو جملہ سمجھ نہ آیا تو ارحم سے مدد لی۔ ارحم بیٹا تم اپنے

دوست کا بتا رہے تھے جو لڑکیوں کو ایک کے بعد ایک دوست بناتے ہیں اس کو کیا کہتے ہیں۔۔۔

ارحم بولا۔۔۔ افیر۔۔۔

ہاں جی افیر وہ سامنے آئے وہ توبہ نہ کرے۔۔۔

بھائی صاحب آپ بھی آگ لگا کر بیٹھ گئے یہ نہیں بجھائیں بھی۔۔۔ کمال شاہ نے دانت پیستے کہا۔۔۔

جلال شاہ مسکرا کر بولے۔۔۔ فکر نہ کرو اور سچ بتا دو۔۔۔

کیسا سچ۔۔۔ اس بار فرزانہ بیگم مزے سے بول پڑی۔۔۔۔

یہی کے اماں جی کے دوجوتے کھاتے ہی نسیمہ کو بہن بنالیا تھا۔۔۔

اللہ کا شکر ہے اماں جی نے وقت پر کاروائی کر لی۔۔۔ بیگم کمال کے انداز پر سب مسکرا دیے۔۔۔ جب کے اپنی گلو خاصی پر داد اجان نے سکھ کا سانس لے کر بھائی کا نظروں سے شکر ادا کیا اگر وہ نسیمہ کے ساتھ بھاگنے کی بات بتا دیتے تو اس عمر میں گھر بدر ہونا پڑتا۔۔۔۔

نین کی آمد پر ارحم نے نین سے اپنے بی بیویر کی معافی مانگی۔۔۔۔ رات میں آدھے افراد گاؤں روانہ ہو گئے۔۔۔ اسفند آگیا اس نے اور علی نے آفیس کی ذمہ داری لی۔۔۔ 20 دن حسنین رات دن زرین کے پاس رہا۔۔۔ دو سے تین دن بس چنبچ کرنے جاتا۔۔۔ نیند بھی کم لیتا۔۔۔ ڈاکٹر زویا کو بھی نین کی محبت پر یقین آگیا۔۔۔ پورے بیس دن بعد حسنین بچوں اور زرین کو لے کر گھر آگیا پندرہ دنوں میں زرین کی کومہ کی کیفیت بہتر ہوئی وہ بنا آکسیجن کے سانس لینے لگی۔۔۔ بچوں کے لئے الگ آیا اور زرین کے لئے دو علیحدہ ٹائم کی نرسیس کا بندوبست کیا۔۔۔ انکو رہائش دی تا کہ وہ بغیر تھکے زرین کی کیئر کر سکیں۔۔۔۔

لیکن رات میں حسنین خود خیال رکھتا۔۔۔ بچوں کو بھی اپنا ٹائم دیتا۔۔۔ بیٹی کا نام زمر اور بیٹے کا نام سالار زرین کی پسند پر رکھا۔۔۔ نین روزانہ سورہ رحمن کی تلاوت کر کے زرین پر دم کرتا۔۔۔ اس کو لائٹ ورزش کراتا جیسے کبھی ہاتھ پیر ہلکے ہلکے موو کرنا تو کبھی پیروں کو۔۔۔ کروٹیں دلانا۔۔۔ زیتون کے تیل سے مالش کرنا۔۔۔ روز بالوں کو برش کرنا۔۔۔۔۔ سر سہلانا۔۔۔ یہ روٹین بنالی۔۔۔۔ آفیس سے بار بار فون کر کے خیریت معلوم کرنا۔۔۔ ان دنوں نین کی زندگی زرین سے شروع اور ختم ہو رہی ہے۔۔۔ گھر والوں نے اتنی فکر و محبت دیکھ کر نین کے گزشتہ تمام عمل کو بھلا دیا۔۔۔ وہ سب نین کی محبت زرین کے لیے دیکھ کر سرشار ہیں۔۔۔ کیا زرین بھی سب بھول پائی گی۔۔۔ نین کی محبت جسے وہ ابھی تک نین کا ازالہ سمجھ رہی ہے اس پر یقین کر پائے گی یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکے گا۔۔۔۔

تین ماہ بعد فاریہ زرین کے روبرو آئی۔۔۔ فاریہ شرمندہ شرمندہ زرین کے پاس بیٹھی۔۔۔ پاس موجود نرس کو تھوڑی دیر کے لیے باہر جانے کو کہا۔۔۔۔۔ اس کے سامنے معافی مانگنے کی جھجک محسوس ہوتی۔۔۔۔۔

بے حد آہستہ سے زمین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔ مجھے آپ کے بارے میں کچھ نہ پتہ تھا۔۔۔۔۔ میں آپ سے اجازت لیتی۔۔۔ سر کو پہلی بار پیزاشوپ پر ملی اور وہیں اپنا دل ہار گئی۔۔۔ دوسری ملاقات یونی میں ہوئی وہ اپنے دوست سے ملنے آئے تھے اور مجھ سے ٹکرا گئے۔۔۔۔۔ اور وہ بھی مجھ پر فدا ہوئے۔۔۔ میں نے ان سے شادی کا کبھی نہ سوچا۔۔۔ اپنے اور ان کے بیچ کے فرق کو میں جانتی تھیں، مگر محبت کوئی فرق نہیں مانتی۔۔۔ آپ نے بھی محبت کی ہوگی۔۔۔ میں اپنے کزن سے شادی کر رہی لیتی لیکن اس کا کردار ٹھیک نہ تھا۔۔۔ اور چچی نے کچھ کرنے کی مہلت بھی نہ دی تیزی دکھائی برداری کو والوں بلایا۔۔۔ شادی کی صبح۔۔۔ بات کرتے کرتے فاریہ نے سر اٹھایا زمین کی طرف دیکھا۔۔۔ اور نظر ٹھہر گئی۔۔۔ زمین کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں تین ماہ بعد زمین نے ریمیکیشن دیا۔۔۔۔۔ فاریہ نے زمین کا ہاتھ جھٹ چھوڑا۔۔۔ پریشانی سے اٹھ گئی۔۔۔ اس نے تو سنا تھا زمین گہری نیند میں ہے مگر آج۔۔۔۔۔ پھر سوچا فلموں اور ناولوں میں جب ایمو شنل کیا جاتا ہے تو کو مے سے باہر آ جاتے ہیں میں بھی کرتی ہوں کیا پتہ آج ہوش آ جائے۔۔۔۔۔ اور نین کا کچھ احسان اتر جائے۔۔۔۔۔

بے چارے کو پتہ ہی نہیں فلموں اور ناولوں کے چکر میں زمین کا دل مزید دکھا رہی ہے۔۔۔ آپ کو پتہ نہیں اوہو میں بدھوں ہوں بتاؤں گی تو پتہ چلے گا۔۔۔ صبح مجھے ہگ کر کے وش کرتے ہیں۔۔۔ مجھے شاپنگ پر لے جاتے ہیں۔۔۔ روز اظہارِ محبت کرتے ہیں۔۔۔ ہنی مون ہر جانا تھا مگر آپ کی وجہ سے نہیں گئے۔۔۔۔۔ اور نین کے فرشتوں کو بھی علم نہیں اس کے اوپر الزامات میں اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

یہ تو صرف آنسو ہی بہا رہی ہے۔۔۔ میرے خیال سے باقی کل کروں گی دل میں سوچتی جانے لگی مگر جاتے جاتے بھی ایک تیر اور لگا گئی اچھا اب میں چلتی ہوں سر کے آنے کا ٹائم ہو گیا اور انکی فرمائش ہے میں روز تیار ملو۔۔۔۔۔

زمین سوائے رونے کے کچھ نہ کر سکی آج ہی تو دماغ جاگا۔۔۔۔۔ سماعتیں کھلی مگر اتنی نہیں کے اندازہ ہوتا کون ہے کون نہیں ایک خوبصورت لہجے میں کان کے پاس ہی آواز آرہی تھی کچھ پل سمجھ نہیں آیا کیا ہے پھر آہستہ آہستہ احساس جاگا قرآن پاک کی تلاوت ہے۔۔۔ سورہ رحمن کی گونج سکون دے رہی ہے دل چاہا سنتی رہے۔۔۔ مگر شاید سورت پوری ہو گئی تھی اس لیے آواز آنا بند ہوئی۔۔۔ پل بھر ہوا اکا جھونکا آیا۔۔۔ محسوسات اور بڑھے بچے کی رونے کی آواز آئی۔۔۔ اس کے بعد ذہن پھر سو گیا۔۔۔ اور ابھی پھر بیداری ہوئی تو کافی دیر تک حواس سوئے پھر جاگے۔۔۔ صبح کی طرح اب پہلے سے اور بہتر ہوئی۔۔۔ ماضی کی تھوڑی جھلک آئی۔۔۔ مگر کیا فائدہ ہوا۔۔۔ فاریہ نے آکر سب پھر سے دل برباد کیا۔۔۔

آج بڑی امپورٹڈ میٹنگ تھی۔۔۔ مگر صبح ہی تلاوت سے فارغ ہو کر جب زمین پر دم کیا ہی تھا اسی وقت آیا روتے سالار کو لیکر آگئی۔۔۔ رات سے ہی بابا کو موشن ہو رہے ہیں۔۔۔ نین اسے ہو سپٹل لے گیا۔۔۔ ٹریٹمنٹ کے بعد آفیس گیا سارا دن مصروف رہا۔۔۔ رات 9 بجے گھر آکر پہلے سالار سے ملا پھر زمین کے پاس آیا۔۔۔ ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔

سوری جانم آج وقت نہیں دے پایا بس چیخ کر کے ابھی آیا۔۔۔ زمین، فاری کے جانے کے بعد آنسو بھاتے دوبارہ نیند کی کیفیت میں چلی گئی۔۔۔ نین نے اپنے روٹین کے کام کیے لاسٹ میں سر سہلانے لگا۔ تب زمین کے حواس پھر کام کرنے لگے۔۔۔ نین نے سر سہلانے کے بعد زمین کے کان میں کہا آج میٹنگ نے بہت تھکا دیا زندگی۔۔۔ اس لیے آج باتیں کرنے کی ہمت نہیں۔۔۔ کل کریں گے۔۔۔ گال پر پیار کر کے زمین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

زمین کو دونوں کام ہی ناگوار لگے۔ اپنی ول پاور کا استعمال کرتے ہوئے نین کے ہاتھ کے نیچے سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔ ہاتھوں میں اکدم ارتعاش پیدا ہونے سے غنودگی میں جاتے نین کا ذہن بیدار ہوا۔۔۔ وہ

حیران ہوتا جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔ مگر ہاتھ نہ اٹھایا۔۔۔ کچھ دیر زمین کی کوشش دیکتھا رہا پھر خوشی سے بیڈ پر ہی سجدہ شکر کیا ہوش میں آنے کے اثرات تو نظر آئے۔۔۔ علی کو کال ملا کر بتایا۔۔۔

علی نے ہو سپٹل لیجانے کا مشورہ دیا۔۔۔

چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے تسلی دی۔۔۔ جلد ہوش میں آنے کی مگر وقت نہ بتا سکے۔۔۔ نین نے دونوں حویلی اطلاع کر دی۔۔۔ نین نے دوسرے دن صبح میں معمول کے مطابق پھر سورہ رحمن کی تلاوت شروع کی جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا زمین میں ہوش میں آنے کا مکمل عمل شروع ہو گیا۔۔۔ سورت ختم ہونے کے بعد نین نے پھونک مارنا چاہا تو دیکھا نم آنکھوں سے زمین اسے ہی دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔

زمین کے ہوش میں آنے سے سب ہی خوش ہیں۔۔۔ دادا صدقہ دے رہیں دادیوں نے نفلیں ادا کی۔۔۔ اور نین نے نم آنکھوں سے اپنی طرف دیکھتی زمین کو گلے لگایا۔۔۔ پھر فوراً ڈاکٹر کو بلایا۔۔۔ تب تک حویلی سے سارے ہی آگئے تھے۔

پھر دو دن نین غائب ہی رہا۔ اس نے جو منتیں مرادیں لی تھیں، جو نفلیں مانگی تھیں اب اس کی ادا نگی کی جارہی تھی۔۔۔ دو دن بعد زمین کو ڈسچارج کر دیا گیا اس نے سفید حویلی جانے کی ضد کی۔۔۔ جو مان لی گئی ڈاکٹر نے کہہ دیا اگر اب کوئی ذہنی جھٹکا ملا تو شاید آپ لوگوں کو ہو سپٹل لانے کی بھی مہلت نہ ملے گی۔۔۔ اسی لیے بچوں سمیت زمین حویلی جبکے نین ہو سپٹل سے گھر پہنچا۔۔۔

شائستہ سب کہاں ہے روم کو خالی پا کر واپس لاؤنج میں آیا۔۔۔

سر سب حویلی چلے گئے۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

ہممم، علی مجھے بتائے بغیر کیوں چلے گئے۔۔۔ کال ملا کر علی پربرہم ہوا۔۔۔

بھائی میں ظالم سماج نہیں بنا خود آپ کی زوجہ بنی۔۔۔

مطلب

زمین نے ضد کی اور ڈاکٹر نے ابھی اسٹریس لینے سے منع کیا اس لیے دادی جان نے مان لیا۔۔۔

او کے۔۔ ہاں زرین نہیں بھا بھی۔۔۔۔۔

او کے جناب میں کوشش کرونگا بچپن کی عادت ختم ہو جائے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں ابھی تھوڑی دیر بعد نکلتا ہوں ڈنر ساتھ ہی کرتے ہیں۔۔۔۔۔

بھائی فارسیہ

ہاں یار دے دی طلاق کب سے --- کچھ مسئلہ ہے اس لیے ابھی یہی رہے رہے ہے

چلیں ٹھیک ہیں۔۔۔ آپ آجائیں۔۔۔

رات کے پہنچتے پہنچتے بارہ بج گئے۔۔۔ اتنی رات ہوگئی۔۔۔ اف ز زمین بھی سوگئی ہوگی صبح ملوگا۔۔۔۔۔ سفید

حویلی کے گیٹ کو دیکھتا ادا اس لال حویلی میں داخل ہو گیا۔۔۔ جہاں علی انتظار کرتے صوفہ پر ہی سو گیا۔۔۔

حسنین کو بھائی پر پیار آیا بے ساختہ ماتھا چوم لیا۔۔۔۔۔

بھائی تم نے کیا مجھے زمین سمجھ لیا۔۔۔ علی نے شرارت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔

بکو اس نہ کر۔۔ کیا اس سے پہلے کبھی پیار نہیں کیا۔۔۔۔۔ ڈنر کرنے کا موڈ ہے یا نہیں۔۔

URDU NOVELIANS

نہیں سرتاج آپ کا انتظار کر ہی تھیں آپ آئیں گے پھر ساتھ کھائیں گے۔۔۔ زنا نہ اسٹائل میں علی بولا۔۔۔۔۔
 حسنین خوشدلی سے ہنس دیا۔۔۔ چلو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ کافی عرصے بعد علی نے حسنین کو ہنستا دیکھا۔۔۔۔۔
 دل میں ماشاء اللہ کہا۔۔۔

حسنین کو نیند ہی نہیں آرہی تھی بس نہ چلتا اڑ کر زر میں کے پاس چلا جائے۔۔۔ کاش میرے پاس سیلمانی ٹوپی ہوتی
۔۔۔۔۔ آہ اب تارے گننے جیسا کام بھی کرنا ہو گا نین مسکراتے ہوئے خود سے بولا۔۔۔ فجر کی نماز کے بعد ہی
حسنین سویا۔۔۔ نوبے اٹھ کر سیدھا سفید حویلی گیا۔۔۔ جہاں لان میں دادی آیا کے ساتھ مل کر سالار اور زمر کی
مالش کر رہی ہیں۔۔۔ حسنین نے سلام کیا۔۔۔۔

دادی کے جواب دینے کے بعد نین نے دونوں بچوں کو خوب پیار کیا۔۔۔ دادی زرین کہاں ہے۔۔۔۔۔
اپنے کمرے میں ہے ابھی دادا پوتی صبح کی واک پر گئے تھے۔۔۔ تو تھک گئی۔۔۔۔۔
تھکن کا سن کر نین جلدی زرین کے روم گیا۔۔۔ جہاں زرین اپنے پیر پر شنو سے مالش کر رہی تھی۔۔۔۔۔
سلام سائیں۔۔۔ شنو کمرے میں نین کو آتے دیکھ خوشمزا جی سے سلام کیا۔۔۔۔۔

[illegible]

کیا حال ہے نین زمین کے سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھ تھام کر محبت سے پوچھا۔۔۔

زمین نے ہاتھ چھڑایا۔۔۔ آپ نے چاہا تھام جاؤ مگر مجھے افسوس ہے آپ کی خواہش پوری نہ کر سکی۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

نہیں کو اپنے سفاک الفاظ یاد آئے۔۔۔ انکی سنگینی کا احساس اس لمحے ہوا جی جان سے یہ سوچ کر ہی کانپ گیا زرمی۔ مر
جاتی تو۔۔۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو میرے لفظوں کو معاف کر دو۔۔۔۔۔

ارے آپ کیوں مانگ رہے ہیں۔۔۔ آپ کا ہنی مون میری وجہ سے کینسل ہو گیا سوری۔۔۔

ہنی مون۔۔۔۔۔نین کی حیران نظریں۔۔۔۔۔سمجھ نہ آیا کچھ۔۔۔۔۔

زمین نے وضاحت کی آپ کی دوسری بیوی۔۔۔۔۔

نین کو اب سمجھ آیا دوسرا نکاح کی وجہ سے ناراض ہے چل نین جلدی سے سچ بتا کر منا۔۔۔ بڑبڑایا۔۔۔

میں تم کو سچ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ فارسیہ۔۔۔ بات کاٹی

مجھے باہر جانا ہے سب کے سامنے بات کریں گے۔۔۔

نہیں نے سہارا دینا چاہا۔۔۔۔۔ میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔۔۔ آرام آرام سے اترتی لاؤنچ میں آئی جہاں سب ہی گھروالے ناشتے سے فارغ ہو کر بیٹھے بات چیت میں مصروف۔۔۔۔۔ نہیں کے دل میں وسوسے اور ڈر جاگا اور غلط نہ

ہاگا۔۔۔۔۔

میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔ داداجی جو کچھ ہوا اسے میں بھولنا چاہتی ہوں۔۔۔ جینا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

ہاں بیٹی کیوں نہیں۔۔۔ اللہ کریم تم کو لمبی عمر دے۔۔۔ نین سمیت سب نے آمین بولا۔۔۔۔۔ نین خاموشی سے

زرمین کو دیکھ رہا ہے۔۔۔۔۔ دل کی بیٹ بڑھ رہی ہے۔۔۔۔۔ کچھ غلط ہو گا ذہن خبردار کر رہا ہے۔۔۔۔۔

دادا جی مجھ میں جتنی ہمت تھی وہ ختم۔۔۔۔ میں اب نین کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔ مجھے طلاق چاہیے۔۔۔۔

آخر دل و دماغ کی پیشین گوئی سچ ہوئی۔۔۔۔

سب ہی گم صم زر مین کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔

لاڈورانی۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو دادا جی نے خاموشی توڑی

میں نین کے ساتھ رہی تو مر جاؤں گی پلیز۔۔۔

نین آہستہ چلتا زر مین کے قدموں کے پاس بیٹھا۔۔۔ پلزم تم سمجھو۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا۔۔۔ ہوں

۔۔۔ تمہارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔ تم مجھے جدائی کے علاوہ جو سزا دو گی۔۔۔ میں پورا کروں گا۔۔۔

ان دونوں کے بیچ کسی نے مداخلت نہ کی۔۔۔ بس خاموش دونوں کو دیکھ سن رہے ہیں۔۔۔

محبت۔۔۔ محبت کا پتہ ہے کچھ۔۔۔ محبوب کی خوشی میں خوش رہنا۔۔۔

تو میری خوشی یہی ہے مجھے طلاق چاہیے۔۔۔ نبھائے محبت۔۔۔

نہیں آپ تو نبھا ہی نہیں سکتے۔۔۔ زر مین کی سانس پھولنے لگی۔۔۔ آپ چاہتے ہیں میں مر جاؤ تو میں چلتی ہوں آپ

کے ساتھ اور زر مین کی سانس رکنے لگی۔۔۔ ارحم جلدی آکسیجن سلینڈر لایا اور زر مین کے لگایا۔۔۔۔۔

زر مین کی حالت کو مد نظر دادا نے بعد میں کہابات کریں گے۔۔۔

حسنین لٹے انداز میں لال حویلی آیا۔۔۔ علی نے بات کرنی چاہی مگر نین کی نم آنکھوں نے روک دیا۔۔۔ بھائی کا بھرم

رکھتے۔۔۔ اس نے ماجر اسفید حویلی والوں سے جاننا چاہا۔۔۔ یہاں آکر علی کو زر مین کے فیصلے نے دکھ دیا۔۔۔

بھائی۔۔۔ علی نے روم کی لائیٹ جلائی۔۔۔

یار بند کر دو۔۔۔ بیڈ پر لیٹا نین بولا۔۔۔۔۔

علی نے تسلی دینے کے لیے نین کا ہاتھ پکڑا اف بھائی آپ کو تیز بخار ہے۔۔ بتایا کیوں نہیں۔۔۔ علی فرسٹ ایڈ لینے اٹھا تو۔۔

رہنے دے۔۔۔۔۔ دوائی اثر نہیں کرے گی۔۔۔ جو اثر کرے گی یا اس نے ساتھ چھوڑنے کا حکم دے دیا۔۔۔ مجھ سے محبت کا خراج مانگا ہے۔۔۔ کیسے چھوڑ دو سوچ کر ہی دم گھٹ رہا ہے عمل کروں گا تو مر جاؤں گا۔۔۔ نین بھراتے لہجے میں اپنا حال سنانے لگا۔۔۔۔

اللہ بہتر کرے گا۔۔۔ کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکلے گی۔۔۔۔۔ سب ہی کو شش کر رہے تھے زمین کو سمجھانے کی جیسے ہی بات شروع کرتے اسکی طبیعت خراب ہونے لگتی۔۔۔ اور سمجھانا پھر کبھی پر ٹل جاتا۔۔۔

ادھر نین کی طبعیت بھی خراب رہنے لگی پورے ایک ہفتے بعد بخار ختم ہوا مگر کمزوری باقی ہے۔۔ دونوں گھرانے بچوں کو گھلتے دیکھ پریشان ہے۔۔۔

دادی نے پھر سمجھانے کی کوشش کی زمین کی طبیعت خراب ہو گئی ہارٹ بیٹس سلو ہو گئی، نبض رکنے لگی، سانس مدہم ہونے لگی فوری طور پر ہسپتال لے کر بھاگ گے۔۔ بروقت ڈیٹمینٹ سے زمین کی طبیعت سنبھلی۔۔۔ شنو نے مٹھل کو بتایا۔۔۔

مٹھل نے حسنین کو آکر بتایا۔۔۔ زمین کی حالت کا سن کر نین نے کہا ٹھیک ہے۔۔۔ میں تکلیف سہ لوں گا لیکن اب زمین کو تکلیف نہیں دینا چاہتا۔۔۔ سب کو مانا کر دیں دادی کہ زمین کو نہ سمجھائیں۔۔۔ اور کمرہ نشین ہو گیا۔۔۔ سجدے میں جا کر مناجات میں مصروف ہوا تو حوصلہ ملا۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

علی کل شہر چلنا کاغذی کاروائی کروانا ہے اور میں زر مین کے نام کچھ پراپرٹی کرنا چاہتا ہوں۔۔ تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔ یہ بزنس آپ نے اپنی محنت سے بنایا ہے اور اس کی کمائی سے پراپرٹی۔۔۔ اب جس کو بھی دیں آپ کی مرضی اور زر مین بھی حق رکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انہی باتوں کے درمیان نین کے فون کی رنگ بجی۔۔۔۔۔

اسلام۔ وعلیکم جناب۔۔۔ آپ پاکستان کب آئے۔۔۔ مجھے بتایا نہیں ایرپورٹ آتا۔۔۔۔۔

بس جیسے ہی ٹھیک ہوا فوراً آیا۔۔۔ اسفند سے تمہاری طبیعت خرابی پتہ چلی تو فون کیا گھر آو۔۔۔

جی انشاء اللہ کل ملتے ہیں۔۔۔۔۔

کون تھا بھائی۔۔۔۔۔

قدوس صاحب تھے عمرے کی سعادت کے لیے گئے تھے لاسٹ ڈے اٹیک پڑا تو تب سے وہیں زیر علاج رہے رمضان وہیں گزارنے کی خواہش بھی پوری ہوئی عید بھی وہیں کی اب آگئے کل پہلے ان کے پاس جائیں گے۔۔۔۔۔

یہ وہی ہیں نہ جنہوں نے احمر کی برسی پر مدینہ سے خصوصی دعا کروائی تھی

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے جس دن زبردستی نکاح کیا اسی دن زبردستی چھوڑنا بھی پڑ رہا ہے۔۔۔۔۔ حسنین اذیت سے

مسکرایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

دوسرے دن کمال شاہ اور بیگم کمال نے حسنین کے فیصلے سے آگاہ کر دیا۔۔۔ سارے ہی سو گوار ہیں۔۔۔ زمین بچوں کو کھلا رہی تھی جب بتایا دادی نے تو ایک پل دھڑکن رک سی گئی۔۔۔ آنکھیں بھگنے لگی۔۔۔ زمین رونا نہیں۔۔۔ وہ ہر جائی ہے۔۔۔ تم سو تن برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔ یہ فیصلہ ٹھیک ہے۔۔۔ زمین نے خود کو سمجھایا۔۔۔ دادی کو غم آنکھوں سے لگا اب بدل لے فیصلہ۔۔۔ لیکن زمین نے ان کے اندازے کو جھٹلایا۔۔۔ اچھی خبر ہے۔۔۔ یہ کہہ کر روم میں چلی گئی۔۔۔ دادی سوائے غصے کے کچھ نہ کر سکی۔۔۔

جناب بہت مبارک ہو عمرہ اور صحت یابی۔۔۔۔۔
نین نے پھولوں کا خوبصورت بو کے پکڑ لیا۔۔۔ اور ساتھ ہی علی کا تعارف کروایا۔۔۔
خیر مبارک زریعہ تو تم بنے۔۔۔ اور یہ اتنے کمزور۔۔۔ نڈھال سے کیوں لگ رہے۔۔۔ بخار سے اتنا اثر نہیں ہوتا۔۔۔ قدوس صاحب کی تشویش پر نین نے زمین کا مطالبہ بتایا۔۔۔
بے حد افسوس ہے۔۔۔ طلاق اللہ کو سخت ناپسند ہے۔۔۔ اور معاشرے میں بھی برا سمجھا جاتا ہے چاہے عورت کو ہو یا مرد کو۔۔۔ دونوں فریقین کو باتیں سننا پڑتی ہیں۔۔۔ کب دے رہے ہو طلاق۔۔۔ تاسف سے پوچھا۔۔۔
آج ہی۔۔۔۔۔ کیا تینوں ساتھ دو گے۔۔۔ حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ نین نے کہا

نہیں غلط ہے۔۔۔۔۔ طلاق کے بارے میں کیا جانتے ہو۔۔۔۔۔

ایک ساتھ دے دینا اسلام کی رو سے بھی ٹھیک نہیں۔۔۔ یہ صحیح ہے ایک ساتھ تین بار دینے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے۔۔۔ اگر احسن طریقے سے دورشتہ بچنے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔۔۔

میں سمجھا نہیں آپ ٹھیک سے بتائیں۔۔۔

ہمم۔۔۔ شریعت کے حساب سے طلاق دینے کا جو طریقہ ہمیں رسول کریم نے بتایا ہے وہ بہترین ہیں اس طریقے کے مطابق طلاق دینے کے دو طریقے ہیں۔۔ ایک طریقے کو بائن کہتے ہیں اور دوسرے کو رجعی کہا جاتا ہے۔۔۔ بائن کا یہ طریقہ ہے کہ ایک دم عورت کو تین طلاق دے کر فارغ کر دیا اس طرح کے بعد میاں بیوی کا کوئی تعلق نہ رہتا بلکہ طلاق سے فوری طور پر رشتہ ختم ہو جائے گا۔۔۔ یہ طریقہ اچھا تصور نہیں کیا جاتا جبکہ اس کے برعکس دوسرا طریقہ ہے اسے رجعی کہا جاتا ہے اس طرح طلاق دینے کا یہ طریقہ ہے عورت پاک ہو اسے ایک طلاق دی جائے اور اور پھر اگلے مہینے دوسری طلاق دی جائے۔۔ ان دو مہینوں کے درمیان صلح ہو سکتی ہے۔۔ اگر تیسرے مہینے تیسری طلاق دے دی جائے تو پھر مرد کو رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں رہے گا طلاق مکمل طور پر ہو جائے گی۔۔

ہاں اس میں یہ ضروری امر ہے کہ پہلی طلاق کے بعد ایک ماہ کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع آسانی سے کیا جاسکتا ہے رجعت کرتے وقت کہنا ضروری ہے تو میری بیوی ہے جیسا کہ پہلے تھی اور دو گواہوں کے سامنے کی جائے۔۔ رجعت کا مطلب ہے نکاح باقی رکھنا یا روکنا۔۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے جب عورتوں کو طلاق دو اور انکی عدت پوری ہونے کے قریب ہو تو خوبی کے ساتھ ان کو روک لو۔۔ رجعت دوسری طلاق کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔۔ مگر اگر دوسری عدت بھی ختم ہو جائے تو پھر رجوع کرنے کے لیے دوبارہ نکاح کرنا ہو گا

URDUNovelians

میرا مشورہ ہے سب گھروالوں کے علم میں لا کر طلاق رجعت دو کیا پتہ اللہ کے حکم سے زمین کا دل و دماغ بدل جائے۔۔ وہ راضی ہو جائے۔۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔ آمین۔۔۔

URDU NOVELIANS

اور باقی کی رہنمائی ہمارے محلے کی مسجد کے پیش امام سے لے لو۔۔۔ حسنین نے سر ہلایا۔۔۔

سارے لال حویلی میں جمع ہیں۔۔۔ نین مضجمل سا اور اس کے برعکس زرمی خود کو مضبوط ظاہر کر رہی ہے۔۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ تمہاری خوشی کے لیے خود کے دل کو داؤ پر لگا دیا۔۔۔۔ میں حسنین فرقان شاہ اپنے پورے ہوش و حواس میں زرمین حسن شاہ کو ایک طلاق دیتا ہوں۔۔۔۔

[illegible]

داداجی بولے بیٹا احسن طریقے سے دی تین ماہ میں تین طلاقیں ہوں گی۔۔۔ ان تین ماہ کے اندر تم رشتہ دوبارہ قائم کرنا چاہو تو اسلام اجازت دیتا ہے۔۔۔۔۔

URDU Novels

زرین نے نفی میں سر ہلایا۔ ایک ایک کر کے سب چلے گئے دادی نے کہا عادت ہو گی بیٹا۔۔۔ پردہ کرنا مردوں سے۔۔۔ تمہارے دادا جی سے کہہ کر مرد ملازموں داخلہ بند کروا دو گی۔۔۔ کہتی دادی اٹھ گئی۔۔۔

سب کے جانے کے بعد زرین بھی اپنے روم میں آ کر روئے لگی۔۔۔۔۔ میری پہلی اور آخری محبت۔۔۔۔۔ سب معاف کر سکتی مگر سوتن نہیں۔۔۔ حد تکلیف دی۔۔۔۔۔ نین۔۔۔۔۔

دن گزر گئے دوائیوں اور مناسب دیکھ بھال سے بظاہر زرین بہتر ہوئی۔۔۔ سب گھر والوں نے پلان کیا اب آہستہ 15
آہستہ پتھر پر چوٹ ماری ہے۔۔۔۔۔

داداجی جرگے سے واپس آئے۔۔۔ سارے ڈرائنگ روم میں بیٹھے پلان ترتیب دیا اور زرین کو سڑھیاں اترتے دیکھ 16
آغاز شروع کیا۔۔۔۔۔

زاوی بولا۔۔۔ آپو آدھی سڑھی آگئی داداجی۔۔۔ پیاجی۔۔۔۔۔
ہمممم۔۔۔۔۔ بابا آج جرگے میں جو ہوا اچھا نہیں ہو الیاق کی ہمت کیسے ہوئی مجھے طعنہ مارے۔۔۔ ارے میرا دل چاہا
رہا تھا شوٹ کر دوں اسے۔۔۔ حسن صاحب مصنوعی غصے سے بولے۔۔۔۔۔
چچا نے کہا بتا تو صحیح کیا کہا الیاق نے جب سے آئے ہو بس غصہ ہی کیے جا رہے ہو۔۔۔۔۔ آخری سیڑھی پر زرین رک
گئی۔۔۔۔۔

داداجی نے ایک ترچھی نظر زرین کو دیکھا۔۔۔ اور لہجہ کو پست بنایا بولے۔۔۔ ایک طرح سے ٹھیک کہا۔۔۔ بھری
محفل میں زرین نے ارحم سے نکاح کر کے ہمارے سروں پر خاک ڈالی۔۔۔ وہ تو سچ ہمیں پتہ ہے بچی نے قربانی دی
۔۔۔ اگر بتائیں گے تو کون یقین کرے گا۔۔۔۔۔

یہ بھی تو بتائیں۔۔۔ طلاق کا پتہ چل گیا۔۔۔۔۔ حسن صاحب جلدی سے بولے۔۔۔۔۔
ہاں ہاں۔۔۔۔۔ یہ بھی طعنہ مار رہا تھا کہ اب کون کریگا شادی۔۔۔ میں نے بھی دعوا کر دیا عدت ہوتے ہی شادی کر دو گا
۔۔۔۔۔ اس پر نصیر سومرونے اپنے بیٹے کا رشتہ دے دیا۔۔۔ ہے تصویر کل بھیجا گا۔۔۔ زرین کو سمجھا دینا کہ اب ہمیں
شرمندہ نہ کرے پہلے تو میں بے عزتی سہہ گیا اس بار خود کشی کر لوں گا۔۔۔ حرام موت گلے لگا لوں گا۔۔۔ دادا جوش
میں کچھ زیادہ ایمو شٹل ہو گئے۔۔۔۔۔

زر مین کو یہ سب سن کر رونا آگیا وہ تیزی سے واپس کمرے میں آئی۔۔۔ سانس پھولی۔۔۔ دل گھبرا یا۔۔۔ پانی پی کر خود کو ریلکیس کرنے لگی۔۔۔ نہیں میں دوسری شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ اگر میں نے منع کیا تو دادا جی۔۔۔ اللہ اللہ میں کیا کروں۔۔۔۔۔ سسک سسک کے رونے لگی۔۔۔۔۔

واہ دادا جی آپ نے زبردست ایکٹنگ کی۔۔۔۔۔ زاوی نے دادی۔۔۔۔۔

حسن شاہ جلدی سے بول اٹھے میں نے کیسے کی۔۔۔۔۔

بس بس نارمل ہی تھی۔۔۔ حسن شاہ نے زاوی کو آنکھیں دیکھائی۔۔۔ سب ہنس پڑے۔۔۔۔۔

میں زر مین کو دیکھو۔۔۔۔۔ فراز نہ بولی۔۔۔۔۔

نہیں بہو ابھی ہمدردی بھاری پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے دن ارحم کے سین کی باری تھی۔۔۔ زر مین ناشتے کے وقت کچن میں مجود تھی اور کچن سے قریب ڈائننگ پر ارحم اور فراز نہ بیگم بیٹھے ہیں پلان کے مطابق دونوں اس طرح بیٹھے کے زر مین کی طرف پیٹھ ہو سامنے شیشے کی مدد سے پلان شروع ہوا۔۔۔۔۔ شبانہ نے پر اٹھا بنا کر کہا زر مین یہ پر اٹھا خالہ کو دے آجی امی۔۔۔۔۔

زر مین کو شیشے میں آتا دیکھ جلدی سے بولی ارحم تم ہی زر مین سے شادی کر لو۔۔۔۔۔

سوری ماما۔۔۔ مجھ میں اتنا ظرف نہیں کہ کسی دوسرے کی بیوی کو اپنالوں۔۔۔۔۔ اور اگر میں کر بھی لوں تو لوگ مذاق

بنائیں گے پہلے جس نے ٹھکرایا میں نے اسی سے شادہ کر لی۔۔۔۔۔ لہجہ کو نخوت والا بنایا اور ایک بعد جب تک زر مین کی شادی نہیں ہو جاتی میں شادی نہیں کروں گا۔۔۔ اس کے ہوتے میری بیوی کو سچ پتہ چلا تو بلا وجہ وہ شک کرتی رہے گی اور ہمارے درمیان ناچاقی ہو گی اس سے بہتر ہے میں ابھی شادی نہ کرو۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

یہ سب سنتی زمین کے آنکھوں میں آنسو آگئے وہ پراٹھا دیے بنا کچن لوٹی۔۔۔ کیا ہوا زمین پر اٹھا نہیں دیا اور رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

مما وہ سر میں چکر آنے لگا میں پھر آگے بڑھی نہیں۔۔۔ میں روم میں جا رہی ہوں۔۔۔۔

شبنا نہ بیگم۔ کو زمین کے رونے نے تکلیف دی مگر اس کے بھلے کے لیے ضروری تھا۔۔۔

دن فراز نہ شبانہ اور شنو کے بیچ پلان طے ہوا۔۔۔ جہاں زمین کو اس کے ناپسندیدہ کام میتھی کے پتے توڑنے کا تھا 17

زبردستی توڑنے کو بٹھایا۔۔۔ میتھی کو توڑتے شنو بولی۔۔۔ پاس کے گاؤں میری سہیلی بیاہ کر گئی وہ بتا رہی تھی کہ اس

کے پڑوس میں ایک افسوس ناک واقعہ ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ شبانہ بیگم نے دلچسپی لی۔۔۔۔

وہاں اسکے پڑوسی نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی اسکی دس سالہ بیٹی بھی ساتھ گئی چھ ماہ بعد اس نے بچی سے بد سلوکی

کی۔۔۔۔ وہ بچی مر گئی اور ماں پاگل ہو گئی۔۔۔۔

ہاے ربا تنا ظالم شخص تھارشتہ کے بھی احساس نہیں کیا۔۔۔۔ فرزانہ نے جھوٹا رونا رویا۔۔۔

کیا کرے دنیا میں ہوتے ہیں کچھ ایسے رزیل انسان۔۔۔ ہر سوتیلہ باپ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی

URDU Novelians

۔۔۔۔ شبانہ بولی۔۔۔۔

ہاں جی۔۔۔ یہ تو سچ ہے۔۔۔ مگر کون کیسا ہوتا ہے پتہ نہیں۔۔۔ اور زمر بیبی کو کیسا سوتیلہ باپ ملے۔۔۔۔ شنو نے فکر

مندی سے کہا۔۔۔۔

اللہ نہ کرے میری بیٹی کو سوتیلہ باپ ملے۔۔۔۔ زمین نے دہل کر کہا۔۔۔ میں شادی نہیں کرونگی۔۔۔

زمین یہ کہہ کر روم میں آکر رو پڑی۔۔۔ ربامیری زمر کی حفاظت کرنا روتے روتے بچی کے لیے دعا کی۔۔۔ سارا دن ہمت کرتی رہی دادا جی سے بات کرے مگر ہمت ہی نہ پڑی۔۔۔۔

دن دادی۔ اور ظفر صاحب کے بیچ پلان فکس تھا۔۔۔ جب زمین بچوں کو مالش کے لیے لائے گی چچا سے تو پردی 18 نہیں ہوتا اس لیے وہ سامنے آ جاتی۔۔۔

کل کہاں گئے تھے ظفر نظر ہی نہیں آئے۔۔۔۔۔

حیر آباد گیا تھا۔۔۔ وہاں پرانا دوست مل گیا زبردستی اپنے گھر لے گیا۔۔۔ وہاں جا کر دل اداس ہی ہو گیا۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔۔ سالار کے ہاتھوں کا مساج کرتی دادی بولی۔۔۔ جبکہ زمین خاموشی سے دیکھتی رہی۔۔۔۔

اس کی بیٹی کی دوسری شادی کی ایک بیٹا تھا۔۔۔ سسرال والے بڑے ظالم نکلے۔۔۔ بچے کو مار مار کے اس کی شخصیت خراب کر دی ہر وقت ڈر تارہتا ہے۔۔۔ سات سال کا ہے۔۔۔ کوئی خیال نہیں رکھتے۔۔۔ سوکھ کر کاٹا ہو گیا۔۔۔ وہ نانا کے گھر آ گیا مگر یہاں مار نہیں ہے تو خیال بھی نہیں ہے اترن پہن رہا ہے اپنے ماموں کے بچے کی۔۔۔ نوکروں کی طرح رکھ رہے ہیں اماں میں نے اس بچے کی کفالت کا زمہ لے لیا۔۔۔۔ جب تک زندہ ہوں کروں گا بعد کا نہیں۔۔۔ کل کو ار حم اور زوایار کے بچے ہونگے کہا کر سکیں گے دوسرے بچے کا خیال یہ سوچ کر حویلی نہیں لایا۔۔۔

ٹھیک کیا پرانی اولاد پرانی ہوتی ہے۔۔۔۔ زمین گم سم سالار کو لیے روم میں آ گئی۔۔۔۔ بار بار اس معصوم بچے کا خیال آتا اور ساتھ ہی یہ سوچ میرے سالار کے ساتھ ایسا ہو تو۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ اللہ اللہ میرے بچوں کو اماں میں رکھا۔۔۔۔

کو کوئی پلان نہیں کیا اب تک جو پلان انجام دیے اس کے لیے زمین کو سوچنے کا وقت دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 19 20

URDU NOVELIANS

ادھر لال حویلی کے لوگ شام میں بچوں سے مل جاتے ہیں اور نین بھی بزنس کی مصروفیت کے باوجود تین چار دن میں بچوں سے ملنے آجاتا۔۔۔۔

کو پلان کے تحت زارا کو سمجھانے کا کام سونپا۔۔۔ جس نے نے ناشتے سے پہلے کال کی²¹

کیسی ہو زرمین اور بچے کیسے ہیں۔۔

زرین بزاری سے گویا ہوئی۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔

پھر کیا سوچا تم نے عبد اللہ سومرو سے شادی کا۔۔۔

کیا سوچنا۔۔ میں نہیں کروں گی۔۔

دادا جی کو کیا جواب دو گی جو بچپنیت میں دعوا کر آئے۔۔۔ سنجیدگی سے سوچوں۔۔۔ کرنا تو پڑے گی۔۔۔ کل زوای

اور ارحم کی شادی ہوگی۔۔۔ انکی اپنی ترجیحات ہونگی۔۔۔ بھابھیاں کس نیچر کی آئیں۔۔۔ وہ تم سے جھگڑا کریں

-- اگر بھائی تمہارا سٹھ دیں تو ان کا گھر خراب ہو گا۔ اور بیویوں کا ساتھ دیں تمہارا دل دکھے گا۔۔۔۔۔ چند از زندگی

رکتی نہیں ہے سفر کرتی ہے۔۔۔ اور تمہارے بچے جو لال حویلی کے وارث ہیں۔۔ ان کا کیا ہو گا۔۔ مجھے یقین ہے

حسنین تمہاری ضد پر بچے تمہیں دے دگا۔ مگر سوچا تم نے اگر نئے سسرال میں انکے ساتھ برا رویہ رکھا۔

۔ خواہشات پوری نہ کی تو۔۔۔ ان کا حال بگڑ جائے گا۔۔۔ انکی شخصیت کا غرور ختم ہو جائے گا۔۔۔

اگر تم۔ مجبور ہو کر بچے دو گی تو سوتیلی ماں نہ جانے کیسا سلوک کرو۔۔ تمہاری اندر کی عورت پسپا ہونے سے مجروح

ہو رہی ہے۔۔۔ انا آڑے آرہی ہے تو یاد رکھو انا توجیت جائے گی مگر ماں بچے مر جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم بے حشیت بیوی نہیں جھک سکتی مگر ایک ماں ہر حد پار کر سکتی ہے۔۔۔۔

غور کرنا۔۔ اللہ حافظ۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

زمین سوچ میں پڑ گئی۔۔۔۔۔

۔۔۔ آج ہی تابوت میں آخری کیل ٹھونکنی تھی۔۔۔

زمین بیٹا تیار ہو جانا شام تک۔۔۔ لڑکے والے تم کو دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔۔

زمین یہ سن کر خاموش، شکوہ کنناں نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔ دادی نے نظریں چرائی۔۔۔ اور چلی گئی۔۔۔

زمین نے آنسو پوچھے اور فیصلہ کر لیا۔۔۔۔۔

کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔ جہاں بھی ہیں سن لیں۔۔۔ شام تک مجھے لینے آجائیں۔۔۔ مجھے طلاق نہیں چاہیے۔۔۔۔

نین کا جواب سنے بغیر ہی فون رکھ دیا۔۔۔۔

ادھر نین پر شادی مرگ طاری ہو گئی۔۔۔ دل خوشگوار ہو گیا۔۔۔ بے ساختہ سجدے میں گرا۔۔۔ آفیس روم آتے

اسفند نے یہ منظر دیکھا وہ بچارہ سمجھا نین گر گیا۔۔۔۔

جذباتی سا آگے بڑھا۔۔۔ نین میرے دوست جگر کیا ہوا فوراً اٹھایا۔۔۔ نین نے اسے گلے لگا لیا۔۔۔ اسفند بولا کیا پاگل

ہو گیا۔۔۔ یار زمین مان گئی۔۔۔

مبارک ہو مبارک ہو۔۔۔۔۔ URDU Novelians

مجھے ابھی جانا ہے۔۔۔ تو سب دیکھ۔۔۔

شام میں زمین اپنا اور بچوں کا سامان پیک کر کے نیچے لے آئی۔۔۔ سب ہکا بکا دیکھنے لگے۔۔۔ کہاں جا رہی ہو اس سے

پہلے زمین جواب دیتی۔۔۔ حسنین نے دوڑتے ہوئے لائنری ماری۔۔۔ یار دیر تو نہیں ہوئی بہت تیز گاڑی چلائی

۔۔۔۔۔ کوشش کی جلد آجاؤں۔۔۔۔۔ زمین کو تیار دیکھتا بولا۔۔۔ چلیں گھر۔۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

ہاں۔۔۔ دادا جی میں نین سے طلاق نہیں لینا چاہتی۔۔

داداجی میں دل و جان سے زمین کو اپناتا ہوں زمین کل بھی میری بیوی تھی آج بھی میری بیوی ہے اور میری سانسوں کی ڈور تھمنے تک میری بیوی رہے گی۔

نہیں نے محبت سے مستحکم لہجے میں بولا۔

نوٹ۔۔۔ میری ناقص معلومات کے مطابق میں نے اپنی 2726 میں تھوڑا طلاق کے موضوع پر لکھا ہے۔۔۔ اگر اس میں جو بھی غلطی ہوئی میں اپنے رب سے معافی کی طلب گار ہوں آمین۔۔۔ اور میرا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ طلاق کے حوالے سے گنجائش کا عمل بھی سامنے آئے۔۔۔ اور جب بھی کسی بھی ناول میں اسلامی ٹاپک { پڑھیں تو آپ نامکمل سمجھ کر مزید تحقیق خود کریں گے۔۔۔ تو زیادہ بہتر ہے

زمین کو نین کے ساتھ آتے دیکھ کر حویلی میں خوشی کی لہر پھیل گئی دادی نے صدقہ دیا۔۔ جبکہ مٹھل بخش اور علی نے خوب ہوائی فائرنگ کی۔۔۔ داداجی نے مٹھائی بانٹی۔۔۔ حویلی میں لگتا کہ عید جیسا سماں ہو گیا۔۔۔۔

شہر آکر نین نے پہلی رات زمین کو ریلکیس ہونے کا موقع دیا۔۔ اور پہلی غلطی کر دی۔۔۔

ضرور سو تن کے پاس ہونگے۔۔ کل ملے نہیں نہ۔۔۔ زر میں نے کھستے۔۔ جلتے پوری رات گزاری۔۔۔

ادھر جاگاتو نین بھی۔۔ مگر زمین کے لیے ہی۔۔۔ اف اتنے پاس ہو کر بھی دور۔۔۔۔۔

سب سے پہلے زرین نے اماں کو فون ملا یا۔۔۔ ان کو نین کی شادی اور معافی کا بتایا۔۔۔

اماں نے شوہر کے حقوق پر لیکچر دیا جو زمین کو اچھے سے ازبر ہوا۔۔۔ ازبر تو ہونا ہی تھا آتے ہوئے چھوٹی دادی نے بھی سمجھا تھا۔۔۔

URDU Novelians

جی زمین ان سے بات کر کے تھوڑی مطمئن ہوئی۔

فار یہ کہاں ہے۔۔۔

جی سو رہی ہیں دیر سے اٹھتی ہیں روزانہ۔۔۔

ہممم۔۔۔ جی میں سب سے مل لوں۔۔۔ اور پھر سب ملازمین سے ملاقات کی۔۔۔

شام زرین بچوں کو اپنے کمرے میں لے آئی تھی۔۔۔ بچوں کی غیر مجودگی کے باوجود حسنین نے آیا کو نوکری سے نہیں نکالا۔۔۔

میرا پیارا بیٹا۔۔۔ میرا دلارا۔۔۔ لاڈ پیار میں مصروف تھی حسنین کی آمد ہوئی۔۔۔ حسنین زمر کی طرف بڑھا میری پر نسیس۔۔۔ کافی دنوں بعد بے فکری سے بچوں سے ملا۔۔۔ بچوں سے محبت کا دالہانہ انداز دیکھ کر زمرین کو اپنا فیصلہ درست لگا۔۔۔

کیا ہوا ہو رہا ہے جانم۔۔۔

زمین نے پہلے حیران ہو کر آس پاس دیکھا کوئی نہیں تھا۔

حسنین نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔ یار تم کو ہی کہہ رہا ہوں۔۔۔۔

پھر سنجیدہ ہوتا بولا زر مین میں نے تم کو آج تک جتنی بھی تکلیفیں دی ان سب کو معاف کر دو۔۔ اور رہے گی فاریہ تو

۔۔۔۔

میں آپ کے لیے پانی لاتی ہوں۔۔۔۔ حسنین کی بات کاٹی۔۔۔۔۔

جاو لاو پانی۔۔۔ بلکہ جوس لاو۔۔۔ دانت پیستے بولا۔۔۔ اپنی بات کاٹنے پر نین کو غصہ آیا۔۔۔۔ فاریہ کا معاملہ پر جب

بھی بات کرنا چاہتا ہوں پوری بات ہی نہیں سنتی۔۔۔ حسنین نے غور سے دیکھتے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

رات ہو گی ڈنر کے بعد واپس روم میں آگیا۔۔۔۔۔ کل نہیں تھا تب بھی بے چینی تھی اور آج موجود ہے تو بے چینی

۔۔۔۔

آپ جان نہیں رہے۔۔۔ حسنین نے نا سمجھی سے پوچھا کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔ اپنی دوسری بیوی کے پاس۔۔۔۔

چند پل حسنین نے دیکھا۔۔۔ اور پھر ٹھہرے لہجے میں بولا تم بھی میری بیوی ہو۔۔۔۔۔ اور چونکہ دو بیویوں کے

حوالے سے مجھے معلومات ہیں۔۔ ان کے حقوق برابر ہوتے ہیں اس لیے ایک دن تمہارا اور ایک دن اس کا۔

۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ زر مین نے اپنے اور نین کے بیچ میں تکیہ کی بارڈر لائن بنائی۔۔۔ نین نے تکیہ کو گھورا اور زر مین

سے بولا۔۔۔ اس بارڈر کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ میں اب کوئی زبردستی نہیں کرونگا۔۔۔ تمہاری رضامندی مقدم

ہو گی۔۔۔ یہ کہہ کر زر مین کو بانہوں میں لے لیا۔۔۔۔۔

ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ میری رضامندی۔۔۔۔ پھر یہ کیا ہے۔۔۔ زر مین نے بازوؤں سے خود کو چھڑاتے ہوئے

کہا۔۔۔

URDU NOVELIANS

بس یار ہگ کر رہا تھا یہ کہہ کر ماتھا چوم کر چھوڑ دیا۔۔۔۔۔ دوسری رات نین پھر روم میں آگیا۔۔۔۔۔ جائیں آپ مجھے
نیند آرہی ہے یہ آفیس کا کام دوسری کے پاس جا کر کریں۔۔۔۔۔ زرین نے جھجھلا کر کہا۔۔۔

دوسری کون۔۔۔ فائل میں سر دیے بیٹھے نین نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا بھول گیا خود ہی تو اپنے پیر میں کہلاڑی ماری تھی۔

--

آپ اپنی دوسری بیوی کے روم میں چلے جائیں۔۔۔۔۔ چپا چپا کر کہا انداز ایسا تھا کہ لفظوں کی جگہ نین کو چپایا جا رہا ہے

ذہن میں کل رات کلک ہوئی۔۔۔ گہری سانس بھری۔۔۔۔۔ چل ہو کر ہدرا بھی کام بھی اتنا بحث کی ہمت نہیں۔۔۔۔۔

جاتے جاتے ہگ کرنا اور اظہار محبت کرنا نہ بھولا۔۔۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

اور زرین کی سمجھ میں نہ آیا۔۔۔۔۔ دل تو ایمان لے آیا مگر ذہن گزشتہ رویے میں الجھا۔۔۔۔۔ رب نے نین کے دل میں

محبت ڈال دی۔۔۔۔۔ پھر سو سو آگیا یہ کسی محبت ہے دوسری لے آئے۔۔۔۔۔ رونے لگی۔۔۔۔۔ اماں کی باتیں یاد آئی

۔۔۔۔۔ چپ ہو کر سوچا کل شائستہ سے پوچھو گئی۔۔۔۔۔

آفیس کا کام ختم کرنے کے بعد نین کو نیند ہی نہیں آئی۔۔۔۔۔ کل کتنا پرسکون سویا تھا مگر آج۔۔۔۔۔ نین نے آہ بھری

۔۔۔۔۔ رات کے تیسرے پہر نیند آئی پہر فجر کے لیے اٹھ گیا۔۔۔۔۔

صبح زرین کے لیٹ اٹھنے کے سبب بغیر دیکھے آفیس گیا۔۔۔۔۔ آفیس آکر بھی غصہ رہا اور کز پر بھی نکالا۔۔۔۔۔ دس بجے

اسفند آفیس آیا۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ علیزہ۔۔۔۔۔

کہاں کی گڈ۔۔۔ ایک گھنٹے میں دو مرتبہ ڈانٹ کھا چکی ہوں۔۔۔ آج تو اللہ سے سارا دن خیر مانگنی پڑے گی۔۔۔ علیزہ ڈر سے۔۔۔

اچھا۔۔۔ آج تو میں بھی لیٹ ہو گیا چلتا ہوں کہیں بے عزتی نہ ہو جائے۔۔۔ اسفند نے حسنین کے روم میں جھانکا۔۔۔ جھانک کیوں رہے ہو اندر آؤ۔ بلکہ نہیں ٹھرو تمہارے استقبال کے لیے ہار پھول مانگو اور پھر آنا۔۔۔ نین نے طنز کیا۔۔۔۔۔ نہیں یار بس تو مسکرا کر دیکھ لے دل تو اسمیں بھی باغ باغ ہو جائے گا۔۔۔ اسفند نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔۔۔ میں تیری گرل فرینڈ نہیں۔ جو تیرا دل باغ کرو۔۔۔۔۔ کام کر۔۔۔۔۔

آج کافی غصے میں ہو کیا بھابھی نے مار لگا کر بھیجا ہے۔۔۔۔۔
زرین کے ذکر پر نین کا چہرہ مسکرا اٹھا۔۔۔ مار کر ہی بھیج دیتی۔۔۔۔۔ مگر کل رات سے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔
اوہو دیدار یار نہیں ہوا جب ہی موڈ آف ہے۔۔۔ کیا کل لڑائی ہو گئی۔۔۔۔۔
نہیں یار حسنین نے اپنی اور زرین کی بات بتائی۔۔۔۔۔
تو زرین کو فاریہ کا بتا کیوں نہیں دیتا۔۔۔۔۔

کیسے بتاؤ اس کا نام سنتے ہی آگے بات ہی نہیں کرنے دیتی۔۔۔ حسنین بے بسی سے بولا۔۔۔۔۔
ہو سکتا ہے زرین جلیسی فیل کرتی ہو۔۔۔ کوشش کر پہر بات کرنے کی۔۔۔۔۔
کیا جلیسی فیل کرتی ہے جلیسی تو محبت کی نشانی ہوتی ہے۔۔۔ نین۔ یہ سوچ کر خوش ہوا۔

ناشتہ کے دوران شائستہ سے نین اور فاریہ کی شادی کا پوچھا۔۔۔۔

فاریہ جی کی چچی انکی شادی اپنے آوارہ جواری بیٹے سے کر ہی تھیں۔۔۔۔ علیزہ جی نے جو سر کی سیکر ٹری ہیں ان سے۔۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے آپ جانیئے سالار کی مالش کرنی ہے آیا سے کہہ دیں۔۔۔۔ زرین نے بات کاٹی۔۔۔۔ شائستہ کے جانے

کے بعد خود سے بولی علیزہ نے ریکویسٹ کی ہوگی اور میرے نین نے مان لی ہوگی۔۔۔۔ اور وہ چڑیل سوچ رہی ہوگی

مجھے جھوٹی باتیں بتا کر مار دے گی پر اللہ جسے رکھے اسے کون چھکے۔۔۔۔ اب میں کوئی لاپرواہی نہیں کرونگی کیا پتہ

میرے نین پر قبضہ کر لے۔۔۔۔ مسکرائی۔۔۔۔ اک دم مسکراہٹ سمٹی۔۔۔۔ میرے نین۔۔۔۔ کیا میری زبان سے

میرے نین نکلا۔۔۔۔ کیا میرے دل نے نین کی ہر خطا معاف کر دی۔۔۔۔ جو میرا کہہ رہا ہے۔۔۔۔ زرین گم سم ہوگی

دادی کی، اماں کی باتیں ذہن میں گونجی۔۔۔۔ دل نے اپنی محبت بھی یاد کرائی۔۔۔۔ ٹھیک ہے جب میں نے نین

کے ساتھ رہنا ہی ہے تو کوشش کرونگی سب بھول کر فی شروعات کروں۔۔۔۔ کب تک بھولوں گی کچھ پتہ نہیں

۔۔۔۔۔۔ کوشش ضرور کرونگی۔۔۔۔

زرین باہر آئی تاکہ فاریہ سے مل سکے۔۔۔۔ لیکن آج ہی فاریہ کو فرینڈ کے ساتھ لہج کرنا تھا۔۔۔۔

فاریہ نے روم کا دروازہ کھولا ہی تھا جانے کے لیے کہ سامنے زرین کھڑی تھی۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔ کیسی ہیں۔۔۔۔ URDU Novelians

زرین نے غور سے دیکھا جو اس سے تین چار سال بڑی لگ رہی ہے۔۔۔۔ ہم نم خوبصورت تو ہے مگر مجھ سے کم ذہن میں

سوال و جواب ہو رہے تھے۔۔۔۔

یہ کیسے گھور رہی ہے۔۔۔۔ فاریہ کنفیوز ہوئی۔۔۔۔ مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔ فاریہ نے زرین کو آواز دی

۔۔۔۔ مجھے جانا ہے لیٹ ہو رہی ہوں کوئی کام تھا کیا۔۔۔۔

نہیں بس۔۔۔ زرین کچھ بول نہیں سکی۔۔۔

فارہ مسکرا کر بولی بعد میں ملیں گے۔۔۔

میرا بس چلے تو کبھی نہ ملودل میں بولی۔۔۔ اور گردن ہلائی۔۔۔

آیا بولی بی بی بچوں کی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔

اچھا چلو ساتھ چلتے ہیں۔۔۔۔

مال کے کیفے ٹریا میں برگر کھانے بیٹھے تو دوسری ٹیبل پر فارہ کسی مرد کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی۔۔۔ مرد کی پیٹھ
زرین کی طرف تھی اس لیے چہرہ نہ دیکھ سکی۔۔۔ جاگیر دارانہ خون جوش مارا۔۔۔ گھر آکر مسلسل اسکرین پر فارہ کا ہنستا

چہرہ نظر آیا۔۔۔۔ برداشت کرتے ہوئے

رات میں نین سے بولی آپ یہ آفیس کا کام رکھیں میری بات سنیں۔۔۔۔

زہے نصیب آپ نے بات کرنا چاہی۔۔۔ نین نے تشکر سے کہا۔۔۔

نین کے انداز کو اندیکھا کر کے بولی آج میں نے فارہ کو مال میں کسی نامحرم کے ساتھ دیکھا بڑا ہنس ہنس کر بات کر رہی
تھی۔۔۔

ہاں تو کرنے دو۔۔۔۔

کرنے دو۔۔۔ زرین نے لفظوں کو دہرایا۔۔۔ کہاں گئی آپ کی غیرت۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ڈانٹوں گا۔۔۔۔۔

صرف ڈانٹیں گے زمین نے آہستہ سے پوچھا۔۔۔

نین نے حیرت سے کہا کیا مارو اسے۔۔۔

نہیں ماریں اسے۔۔۔ زمین نے آنسو روک کر کہا۔۔۔ سزا تو صرف زمین کے لیے۔۔۔ پارٹی میں سعدی یوسف سے بات کرنے پر جلا سکتے ہیں۔۔۔ مار سکتے ہیں۔۔۔

نین کا دل شرمندگی میں گھر گیا۔۔۔ چہرے پر ندامت کے اثرات آئے تیزی سے پاس آکر زمین کا بازو تھاما، آستین اوپر کی۔۔۔ اور سگریٹ کے جلے ہوئے نشان پر جو گورے بازو پر چمک رہا تھا بے ساختہ چوم ڈالا۔۔۔

زمین اس لمس پر نین کو دیکھتی رہے گی جو محبت کے الگ انداز سے روشناس کر رہا ہے۔۔۔ بہت درد ہوا ہو گا بازو سہلاتے پوچھا۔۔۔

زمین کچھ نہ بولی نظریں جھکالی۔۔۔

نین نے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ کچھ پل بعد زمین نے سر اٹھایا۔۔۔ نین سگریٹ جلائے کھڑا تھا۔۔۔ اور اپنی آستین فولڈ کر رہا ہے دیکھتے دیکھتے نین نے بے رحمی سے اپنے بازو میں داغ دی۔۔۔ چیخ نکل گئی۔۔۔ نین کی نہیں زمین کی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔ زمین گھبرا کر روتی نین کو روکنے آگے بڑھی۔۔۔ جس نے تیسری بار اپنا بازو داغنے کی کوشش کی۔۔۔ جبکہ دوسری بار میں ہی سگریٹ بجھ گئی۔۔۔

کچھ نہیں میں محسوس کرنا چاہتا ہوں کتنی تکلیف تمہیں دی۔۔۔ بس۔۔۔ تم رومت پلیر۔۔۔ میں رویا تھا نہیں نہ۔۔۔ حسنین نے روتی زمین کے آنسو صاف کیے۔۔۔ اسے جلن ہو رہی ہے اس جلن سے اسے زمین کی تکلیف کا اندازہ ہوا۔۔۔ دل شرمندگی کی گہری کھائی میں ڈوب گیا۔۔۔ سمجھ ہی نہیں آ رہا گزرے وقت کا مدا کیسے کریں۔۔۔

زمین مرہم لگانے لگی۔۔۔ میں نے نہیں لگایا تھا مرہم۔۔۔ غمزہ بولا۔۔۔ تم بہت اچھی ہو۔۔۔ میں تمہیں بہت
ڈانٹتا تھا، مارتا بھی تھا۔۔۔ مارتا اک دم رکا۔۔۔۔۔

سوچ میں دونوں کے گزرا وقت پھر لہرایا۔۔۔ حسنین کا تو آج ہی لگ رہا ہے سارا حساب ادا کرنا ہے۔۔۔ شرمندگی
۔۔۔ اپنی محبت کو اذیت دینے کی سوچ نے لگ رہا ہے سدھ بدھ کھودی۔۔۔۔۔۔۔

تیزی سے اٹھا۔۔۔ ساتھ زمین بھی اٹھی کے نجانے اچانک پھر کیوں اٹھے۔۔۔ سامنے شیشے کی ٹیبل پر اپنا
سیدھا ہاتھ پوری قوت سے مارا اور ٹیبل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔۔۔ اور نین کے ہاتھ میں ایک بڑا کانچ کا ٹکڑا گھس گیا
۔۔۔ دہشت سے زمین چیخ بھی نہ سکی مگر دوسرے ہاتھ کو بچا لیا۔۔۔ ایک ہاتھ کے بعد دوسرے سے ٹیبل پر مارنے لگا
گویا آج ٹیبل کو چورا کرنے کا اہم کام کرنا لازم ہے۔۔۔ توڑنے کے لیے مارا۔۔۔ زمین نے روک۔۔۔ لیا۔۔۔ ہاتھ پکڑ
لیا۔۔۔ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔

نین کو زمین کے آنسو بیک وقت دوا احساس سے روشناس کر رہے ہیں ایک تکلیف۔۔۔ دوسرا خوشی۔۔۔ خوشی اس
لیے کہ وہ نین کے لیے بہہ رہے ہیں اور چیخ کر کہہ رہے ہیں اسے نین سے محبت ہے۔۔۔ اور تکلیف بے پناہ ہو رہی ہے
ان آنکھوں کو نین خوش دیکھنا چاہتا ہے اب اسمیں اسکی وجہ سے آنسو۔۔۔ یہ بھی برداشت نہیں۔۔۔

خود پر قابو پاتی۔۔۔ احتیاط سے کانچ نکال کر۔۔۔ چلیں ڈاکٹر کے پاس
URDU Novelians

دوسرے دن تک زمین نے نین کا بہت خیال رکھا۔۔۔ لیکن رات میں پھر دوسری یاد دلائی۔۔۔ چوں چراں کرے بغیر
نین چلا گیا مگر تھوڑی دیر بعد پھر واپس آ گیا۔۔۔

زمین واپس دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔

نین افسردہ ہوتے بولا۔۔۔ وہ پوچھ رہی تھی چوٹ کا تو میں نے بتا دیا۔۔۔ کہ کیوں لگی۔۔۔

کیا آپ نے اسے سچ بتا دیا کہ آپ مجھے مارتے تھے۔۔۔ روہانسی ہوئی۔۔۔

نہیں یہ تو میں کبھی نہیں کسی کو بتاؤنگا۔۔۔ اس میں صرف تمہارا نہیں میرا بھی پردہ ہے۔۔۔ نین نے افسردہ کہا
۔۔۔ میں نے تو اسے یہ بتایا کہ میں بانہوں میں لیے تمہیں پیار کر رہا تم مجھ سے ہاتھ چھڑوا کر بھاگی میں تمہارے پیچھے
بھاگا بس اس پیار بھری بھاگ دوڑ میں ٹھوکر لگی اور میں ٹیبل پر گر ا۔۔۔ نین نے شرارتی انداز میں بولا۔۔۔ نین
کی بات سن کر شرم تو آئی، ساتھ غصہ بھی آگیا۔۔۔

کب کب کر رہے تھے رومانس۔۔۔ فضول میں جھوٹ بولا۔۔۔

کہنا پڑا۔۔۔ بہانہ چاہیے تھا خیر وہ بولی جس کی وجہ سے یہ چوٹ لگی خدا متیں بھی اسی سے کراؤ۔۔۔ منہ لٹکایا۔۔۔
ہم چڑیل رومانس کا سن کر جل گئی ہوگی۔۔۔ اچھا کیا نین نے جھوٹ بول کر۔۔۔ ملے تو صحیح پھر اور جیسلس کرونگی
۔۔۔ زرین سوچنے لگی۔۔۔

اور نین نے تو زرین کو خوب ستایا۔۔۔ یار شرٹ پہنادو۔۔۔ یار موبائل پکڑ لو میں اسفند سے باتیں کرونگا۔۔۔ یار بال تو
بناؤ۔۔۔ میری پرنسپس کو لاؤ۔۔۔ میرے شہزادے کو لاؤ۔۔۔ میرا دل کر رہا نہاری بنادو۔۔۔ یار فروٹ چاٹ بناؤ
۔۔۔ رات کے کھانے پر زرین کی برداشت جواب دے گئی نین آپ بچوں کی طرح تنگ کر رہے ہیں۔۔۔ سیدھے
سے کھالیں۔۔۔

معصومیت سے بولا۔۔۔ سیدھے ہاتھ میں تو لگی ہے۔۔۔

افوہ مطلب خود سے کھائیں۔۔۔

اچھا یعنی اٹے ہاتھ سے کھاؤں۔۔۔۔۔ ذرا دادی کو فون تو ملا کے دینا۔۔۔۔۔ پوچھوں اٹے ہاتھ سے کھانا حرام تو نہیں ہوتا
۔۔۔۔۔ پھر دادی وجہ پوچھیں گی تو جو فاریہ کو بتایا وہی دادی کو بتا دوں گا۔۔۔۔۔

شرم۔ تو آئے گی نہیں ایک تو جھوٹ اوپر سے بے شرمی زرین نے ناک چڑھائی۔۔۔۔۔ ہو نہ

رات میں گڈ نائٹ ہگ کرنے کے بعد زرین نے سونا چاہا مگر نین کی کراہ کی آواز پر اٹھ بیٹھی۔۔۔۔۔ پانی پینے کے چکر میں
سائیڈ ٹیبل سے نین کا ہاتھ ٹکرایا اور کراہ نکلی۔۔۔۔۔ ہاتھ میں پھر سے خون نکلا۔۔۔۔۔ زرین کو پھر سے پرسوں رات
نین کی حالت اور آج پھر خون نکلنے پر رونا آگیا۔۔۔۔۔ بینڈج کرتی جا رہی ہے روتی جا رہی ہے اور نین بس اسے ہی دیکھے
جا رہا ہے۔۔۔۔۔ بینڈج کے بعد بھی رونا ختم نہ ہوا۔۔۔۔۔

کیوں پہنچائی خود کو تکلیف۔۔۔۔۔ نین کیا ملا۔۔۔۔۔

تمہارے درد کا احساس غلطی سے بھی اب چوٹ نہیں پہنچاؤں گا۔۔۔۔۔ کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔۔۔ بے حد
محبت کروں گا۔۔۔۔۔ میں میں نہیں تم بن جاؤں گا۔۔۔۔۔ زرین ششدر سے نین کی بات سن رہی ہے یہ الفاظ دل کے ہر
درد کا زخم کا۔۔۔۔۔ مر ہم بن رہے ہیں۔۔۔۔۔ دل کہہ رہا ہے بخش دے محبوب کی ہر خطا۔۔۔۔۔ مٹا دے سب بری
یادیں بس یہ پل جی۔۔۔۔۔ یہ پل بسالے۔۔۔۔۔ اور زرین اپنے دل کے فیصلے پر اور شدت سے رو پڑی۔۔۔۔۔ دل تو
پاگل ہی ہے جو درد دیتا ہے دوا بھی اسی سے مانگتا ہے۔۔۔۔۔ اور زرین نے دل کی صداؤں پر لبیک کہہ دیا۔۔۔۔۔

پلیز نہ روز زرین۔۔۔۔۔ بہت تکلیف ہو رہی ہے یہاں۔۔۔۔۔ نین نے زرین کا ہاتھ اٹھا کر اپنے دل کی جگہ رکھا۔۔۔۔۔

زرین نے ہاتھ ہٹا کر اپنا سر نین کے دل پر رکھ لیا۔۔۔۔۔ اور کندھوں کے گرد اپنے ہاتھ کا گھیرا ڈال دیا۔۔۔۔۔ میں نے جان
بوجھ کے احمر کو نہیں مارا۔۔۔۔۔

جاننا ہوں۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔

میرا بڑا دل دکھایا۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔۔

میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔

اس اعترافِ محبت پر نین سرتا پا پر سکون ہوا۔۔ اور اپنے بازو کے حصار میں لے کر بولا۔۔۔ یہ نہیں جانتا تھا
۔۔۔ اب جان گیا۔۔۔ میں بھی بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اور یہ رات انکی زندگی کی محبت کی فی ثروعات کا باعث
۔۔۔ بنی۔۔۔

صبح نین کے اٹھنے سے پہلے ہی زمین روم سے باہر چلی گئی۔۔ اسے بہت شرم آرہی تھی۔۔

نہیں نے آنکھیں کھلی زرین نہ دکھی سمجھ گیا۔۔۔ شرم کی پوٹلی بنی ہوگی۔۔۔

ملازمہ کے ہاتھ ناشتہ بھیجنے پر نین نے ناشتہ واپس کیا اور زمین کو بلایا۔۔۔۔۔

زرمین ناشتہ واپس دیکھ غصے میں آئی۔۔۔ کیا مسئلہ ہے، آپ نے دوائی بھی کھانی ہے۔۔۔ زرمین نے غصے سے گھورنا

چاہا لیکن نین کی شرارتی محبت بھری آنکھوں کی تاب نہ لا سکی۔۔۔۔۔ نظریں جھکالی۔۔۔

زمین کے انداز پر نین کھل کر مسکرایا۔۔۔۔۔ مسئلہ تو ہے یار میں صبح صرف تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ کیا ایسا

کرنے میں میری مدد کریں گی۔۔۔

زر مین نے شتر ماکر سسر ہلایا۔۔۔

URDU NOVELIANS

اب اپنے پیارے ہاتھوں سے ناشتہ کر او۔۔۔ پھر مجھے آفیس جانا ہے۔۔۔ ابھی آپ کا ہاتھ کہاں ٹھیک ہوا۔۔۔ فکر مندی سے۔۔۔

جانا ضروری ہے آج اسفند کی شادی ہے۔۔۔ سب ایمر جنسی ہوا۔۔۔ اس کے بھائی آئے ہیں لندن سے ان کی خواہش پر تقریب کا انعقاد کیا۔۔۔

بیوٹی فل تیار ہونا جانم۔۔۔۔۔ میں شام تک ڈریس پہنچ دوں گا۔۔۔۔۔ بچے نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔۔۔ میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔ جائیں۔۔۔۔۔ ایسی ہی چلا جاؤں۔۔۔۔۔

نہیں رکیں ابھی اکیس توپوں کی سلامی کے لیے فورس بلواتی ہوں۔۔۔۔۔ زر مین طنزیہ بولی۔۔۔۔۔

توہیں رہنے دو بس ایک ہگ کرو اور ایک کس لو اور دو سمپل۔۔۔۔۔ نین مزے سے بولا۔۔۔۔۔

گندے بچے بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔۔ لیکن نین نے ایک نہ سنی خود بھی عمل کیا اور زر مین سے بھی کروایا۔۔۔۔۔ اور فرمائشی حکم صادر کر دیا روز ایسے ہی آفیس بھیجنا ہے۔۔۔۔۔

شام کے نہ صرف ایک خوبصورت ڈریس آیا بلکہ بیوٹیشن بھی آئی۔۔۔۔۔ خوبصورت تو زر مین ہے ہی سچ دھج نے حسین ترین بنا دیا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

نین کتنی دیر مہبوت ہو کر دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

زندگی کیا جان لینے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔ بس میں نہیں جا رہا شادی میں۔۔۔۔۔

کیوں نہیں جا رہے آپ کے دوست ہیں۔۔۔۔۔ میں فضول میں تیار ہوئی۔۔۔۔۔ زر مین نے منہ بنایا۔۔۔۔۔

کیوں میں ہوں نہ۔۔ تمہیں سراہوں گا۔۔ تعریف کروں گا۔۔ اس حسن کا محبت بھر اخراج دو گا۔۔ سچ بہت دل بے ایمان ہو رہا۔۔ نین نے آنچ دیتے، بے خود لہجے میں بولا۔۔۔۔

کوئی نہیں زر مین نے لاپرواہی کا مظاہرہ رکھا جلدی تیار ہو جائے میں ذرا بچوں کو دیکھوں۔۔۔۔۔ جبکہ لبوں پر
شرمگیاں مسکان نے میسر کیا۔۔۔۔۔ دل کی دھڑکنیں بھی نین کا ساتھ دینے پر آمادہ کر رہی ہیں۔۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ
تھتھیرا ڈالتی باہر جانا ہی غنیمت ہے۔۔۔۔۔ زر مین نے روم سے جانے میں تیزی دکھائی۔۔۔۔۔
مسسزرات میں ایک بہانہ نہیں سنو گا۔۔۔۔۔ نین نے بھی بہانہ کرتی زر مین کو باور کرایا۔۔۔۔۔

یہ دلہن ہے۔۔۔۔ دلہن کو دیکھ کر 440 کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

ہممم۔۔۔ نین نے سر ہلایا

یہ سب کیا مذاق ہے زمین کو رونا آیا۔۔ دیکھو جانم رونا نہیں۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔

اسفند دونوں کو دیکھ کر اسٹیج سے نیچے آیا۔۔۔ ویکم بھابھی۔۔۔

آپ کنفیوز ہیں چلیں میں بتاتا ہوں۔۔۔ مجھے فاریہ سے دوسری نظر میں محبت ہوئی۔۔ تیسری ملاقات کے بعد ایک اچھے لڑکے ہونے کی وجہ سے علیزہ سے رشتہ بھیجنے کی درخواست کی۔۔ درخواست منظور ہونے سے قبل مجھے بھائی کے ایمر جنسی ہارٹ آپریشن کے سبب لندن جانا پڑا۔۔۔ رات علیزہ سے بات کر کے میں نے داداجی کو اپنا حامی بنایا پھر نین سے ریکویسٹ کی کہ وہ پیپر میرج کر لے۔۔۔ جس دن نکاح تھا اسی دن آپریشن تھا۔۔ اور جس نے دل دینا تھا اس کے ورثہ نے اینڈر پر منع کر دیا۔۔۔ دوسرے دن دل کی دستیابی کے لیے کوشش کرنی تھی۔۔۔ میرے پاس فون پر

URDU NOVELIANS

بھی نکاح کرنے کا وقت نہ تھا۔۔۔ مجھے بچوں اور بھابھی کا خیال رکھنا تھا۔۔۔ بھائی کی زندگی کی دعا کرنی تھی۔، کیسے میں اس دن رابطہ کرتا۔۔۔ سوری آپ کو اور نین کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ برا وقت تھا گزر گیا۔۔۔ ہمیں ایک دوسرے کی قدر اور محبت دے گیا۔۔۔ زمین نے متانت کا اظہار کیا۔۔۔

پھر فاریہ کو مبارک باد دی۔۔۔ فاریہ نے بھی معذرت کی۔۔۔ اور زمین کے پوچھنے پر اپنی نادانی بتائی۔۔۔ میں سچ ہی بتا رہی تھیں آپ پر نظر پڑی رو رہی تھیں مجھے لگا میری بات سے اثر پڑا اس لیے میں آپ کو ہوش میں لانے کے لیے بڑھ چڑھ کر اپنے اور نین کے جھوٹے قصے سنائے۔۔۔ سوری۔۔۔
اللہ کا شکر۔۔۔

نین اور زمین نے ایک ساتھ بول پڑے۔۔۔ پھر مسکرا دیے۔۔۔
ولیمہ ریسپشن سے واپسی پر نین نے فاریہ کو کل گاؤں جانے کا بتایا۔۔۔
گھر آکر زمین چیخ کرنے جانے لگی تو نین نے روک لیا۔۔۔ زندگی یہ ظلم ہے مجھ پر میں نے ٹھیک سے نہیں دیکھا۔۔۔

اور کتنا دیکھیں گے پوری محفل میں نظروں کا حصار رکھا زمین تھکن سے بے حال تھی۔۔۔

بالکل بھی سیراب نہیں ہوا۔۔۔ بہت پیاس ہے۔۔۔ بجھنے تک پاس رہو۔۔۔ نین نے زمین کے گرد گھیرا تنگ کیا۔۔۔ اور زمین کے لیے فرار کی گنجائش نہ چھوڑی۔۔۔

گاؤں میں مٹھل اور شنو کی شادی کا سر پرانز ملا۔۔۔

زمین بہت خوش اور ناراض ہوئی۔۔۔ خوش شادی کی وجہ اور ناراضگی جلدی شادی کرنے پر۔۔۔۔
یہ کیا بات ہوئی سادگی سے نکاح ہو اور رات میں ہی ولیمہ کر لیا۔۔۔ سب ویسے سے واپسی پر لال حویلی آگئے۔۔۔۔
پتہ نہیں مجھے ہی اتنی ایمر جنسی شادی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ پہلے زارا کی۔۔۔ پھر کل اسفند اور آج شنو کی۔۔۔ زمین
برہمی سے بولی۔۔۔۔

چھوٹے دادا آپ ہی مٹھل کو سمجھاتے۔۔۔ اور نین آپ کا تو اتنا دوست اور وفادار ہے آپ ہی بولتے۔۔۔۔
بیٹا ہم نے کوشش کی تھی مگر اس کی خود رانی نے مدد لینے سے منع کر دیا۔۔۔ آپ کو پتہ ہے اس کی زمین پر قرض تھا
جو چکا دیا۔۔۔ اب زمین اس کے پاس ہے شنو کی ماں سے وعدہ کیا تھا جسے ہی زمین لے گا دوسرے دن نکاح کر لے گا
۔۔۔ بیٹا وعدہ پورا کرنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔۔۔

جی دادا جی یہ تو ہے۔۔۔ بس ابھی تک علی کی شادی اچھی ہوئی۔۔۔ زمین پھر سے پرانے انداز میں لوٹ گئی اور یہ
انداز سب کے دل کو سکون دے گیا۔۔۔۔۔

دادا جی سے بحث میں الجھتی زمین کو پر شوق نظروں سے تکتے حسنین کے دل میں خیال آیا۔۔۔ صرف نین کے ہی دل
میں نہیں جلال شاہ کے دل میں بھی آیا۔۔۔ جسے فوراً پیش کیا۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے زمین اور نین کی دھوم دھام سے پھر شادی کریں۔۔۔۔۔

یا ہو۔۔۔ علی نے پر جوش نعرہ لگایا۔۔۔ بڑے دادا یہ کی نہ اب تک کی زبردست بات۔۔۔۔ پلیز بڑے بھائی کو لیکر
میرے بڑے ہی ارمان تھے۔۔۔ علی نے مصنوعی آنسو پوچھتے۔۔۔ مگر جلد بازی میں کچھ نہ کر سکا۔۔۔۔۔ ویسے بھی
ولیمہ باقی ہے۔۔۔۔

ہاں یہ سپر ڈپر ہے۔۔۔ مزہ آنگا۔۔۔ زمین نے بھی جس پر، جوش کا مظاہرہ کیا۔۔۔ بیگم جلال نے گھور کر دیکھا پر گھوری کا کوئی اثر نہیں۔۔۔

بھی دلہن راضی ہے تو کسی کو اعتراض تو نہیں۔۔۔ کیوں حسنین بیٹا۔۔۔ شبانہ بیگم بولی۔۔۔
 نہیں چچی جسمیں زرین کی خوشی وہی کریں۔۔۔۔۔

بھائی تم میں تو زن مریدی کے واضح اثرات نظر آرہے ہیں۔۔۔ علی شرارتی پن سے بولا۔۔۔۔۔ چلیں پھر جلدی سے معملات طے کرتے ہیں۔۔۔ علی نے جلدی کا مطالبہ کیا۔۔

جلال شاہ نے کہا آج بدھ ہے اگلے جمعہ کو بارات اور ہفتے کو ولیمہ کر لیتے ہیں

[illegible]

تم چپ رہو۔۔۔۔۔ پردہ کیوں ہو گا بیوی ہے۔۔۔۔۔ نین نے ایسے کہا جسے کسی کو پتہ نہیں۔۔۔۔۔

بیٹا جی شادی ہو رہی ہے اس لیے تمام اصولوں پر عمل ہو گا۔۔۔ زرین آج ہی ہمارے ساتھ جائے گی۔۔۔ حسن شاہ بولے اور ہاں اپنے باپ کو بھی بتا دو پر دیسی بنا ہوا ہے۔۔۔

جی وہ سب ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔

ظفر چچا نے بھی حصہ ڈالا۔۔۔۔۔

واو بڑا مزہ آئے گا۔۔۔ مہندی بھی ہوگی اس کے بعد ایک ڈیٹ ہوگی۔ آجکل ناولوں میں تو لازمی ہوتی ہے پھر
بارت زبردست۔۔۔ زمین بچوں کی طرح خوش ہوئی۔۔۔ اور زمین کو دیکھ کر نین خوش اور مطمئن۔۔۔
یہ مہندی تو ٹھیک ہے پر موئی ڈیٹ کیا ہے۔۔۔ دادی لاعلمی سے بولی۔۔۔

سب کی باتیں سنتی چپ بیٹھی ماہرہ بولی۔۔۔ لڑکا اور لڑکی کا اپنے گھر والوں سے چھپ کر ملنا ڈیٹ ہے۔۔۔۔۔۔۔
ربا میرے، دو بچوں کی ماں ہو گئی یہ لڑکی۔۔۔ لیکن شرم چھو کر نہیں گزری۔۔۔۔۔۔۔ دادی تاسف سے بولی
۔۔۔ سب ہی ہنس دیے۔۔۔ اور زمین کو لیکر سفید حویلی سے نکلے اور حسنین صاحب اداسی سے دیکھتے رہے۔۔۔

جمرات کے دن ساری ینگ جنریشن شاپنگ پر گئی۔

تمہارے لیے ڈریس میں پسند کرونگا۔۔۔ نین نے زمین کو براڈل ڈریس لینے سے منع کیا۔۔۔
جی نہیں میری اکلوتی شادی ہے۔، میں اپنی پسند سے لونگی زمین نے اختلاف کیا۔۔۔۔۔

ہاں میری تو دس بارہ شادی ہو چکی ہیں۔۔۔ نین نے جل کر جواب دیا۔۔۔

ڈریس پسند کرتی۔۔۔ زمین نے ایک نظر دیکھا۔۔۔ پھر مزید دل جلانے کے لیے بولی۔۔۔ موصوف 2 تو کر چکے ہیں
۔۔۔ اور کرنے کی حسرتیں ہیں تو جانب ابھی ختم کر لیں۔۔۔ میں جو کرونگی آپ اور آپ کی چہیتی سہے نہ سکے گی۔
۔۔۔ پھر نہ کہنا میں نے وارن نہیں کیا۔۔۔۔۔

باقی شاپنگ چھوڑ ان دونوں کو انجوائے کرنے لگے۔۔۔۔

اچھا تو اب طعنے دوگی۔۔۔۔۔ اور اسلام میں چار کی گنجائش ہے۔۔۔۔۔ اور میں اچھا مسلمان بننے کی کوشش کر رہا
ہوں۔۔۔ نین زیر لب مسکرایا۔

URDU NOVELIANS

شاید ٹھیک سے سنا نہیں۔۔۔ میں وارن کر چکی ہوں۔۔۔ زرین نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی۔۔۔

کیا پھولن دیوی کی روح سے مل لی۔۔۔ زرین کی دھمکی کو چٹکی میں اڑایا۔۔۔

پھولن دیوی کیوں میں فی تارخ بناؤں گی۔۔۔ آہ ہا کتنا اچھا ہو گا تارخ میں میرا نام بنے گا۔۔۔ زرین نے مسکرا کر کہا۔۔۔

تو کب کر رہے ہیں تیسری۔۔۔

نین نے زرین کے دونوں بازو پکڑ کے اپنے قریب کیا۔۔۔ زندگی دعواتو نہیں کرونگا کیونکہ انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ پر پوری کوشش کرونگا جب تک زندہ ہوں تمہارا ہی رہوں گا۔۔۔ تم سے ہی عشق کرونگا۔۔۔۔۔ تمہارا وفادار رہوں گا، اپنی محبت سے مالا مال کرونگا۔۔۔ اور زرین کی پیشانی چوم کر خود میں محصور کیا۔۔۔ زرین بھی آسودگی سے گلے لگی۔۔۔

دونوں ہی ارد گرد کو بھول گئے۔۔۔ چندپل تو علی نے ویٹ کیا کہ رو مینس سیشن جلد ختم ہو۔۔۔ مگر نہیں علی نے نین کا اور حنا نے زرین کا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

کیا ہے یار ہاتھ ہے یا تھوڑا۔۔۔ نین اس مداخلت پر سخت بے مزہ ہوا۔۔۔ جبکہ زرین شرمائی۔۔۔

بھائی ہم شاپنگ پر آئے ہیں۔۔۔ اگر رو مینس کرنا تھا۔۔۔ مجھے بھی بتاتے میں بھی کچھ تیاری کرتا۔۔۔ علی نے حنا کو آنکھ ماری۔۔۔ حنا جھینپ کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔ ویسے بھی بھائی پبلک پلیس ہے خیال کریں۔۔۔ لوگوں کو مفت میں فلم نہ دکھائیں۔۔۔

نین نے گھورتے کہا باز نہیں آنا فضول باتوں سے۔۔۔ چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔

کان سے سن کر دوسرے سے اڑا رہے ہیں۔۔۔۔۔

--- دلہن کے لیے اسپیشل ڈولی سجوائی گئی اور نین کے لیے کبھی کا انتظام تھا۔۔۔۔۔

زارا اور پھوپھو بھی صبح سے آگئیں۔۔۔ زارا بھی 4 مہینے کی پریگنسی سے تھی۔۔۔

زرمین کے ہاتھ سے سوٹ لے لیا۔

رات میں شہر سے بلوائی گئی بیوٹیشنر نے اپنی مہارت سے سب لڑکیوں کی خوبصورتی کو چار چاند لگائے۔۔۔ اور

لڑکوں کی بھی تیاری ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔ نین چھ بجے سے تیار جلدی جلدی مچا رہا ہے مگر سارے

بھی پیچھے چھوڑ دیا۔۔۔ دس منٹ میں تیار نہ ہوئے تو سب کو چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔

غرق ہوا۔

اچھا سوری مرو کرو تیاری۔۔۔

پریشان نہ ہو برو بس فائنل ٹچ ہے۔۔۔۔ علی نے ترس کھایا۔۔۔

احسان ہے آپ کا۔۔۔ نین نے کلس کر کہا۔۔۔ کل رات سے زرین سے نہ ملا صبح سے تین بار اریجنٹ دیکھنے کے
بہانے سفید حویلی کا چکر لگا چکا ہے مگر ایک بار بھی دل کا سکون دکھائی نہ دیا۔۔۔ لگتا ہے مایوں سے پہلے ہی مایوں بیٹھ
گئی۔۔۔ تیسری بار تو داداجی نے کہہ دیا اب سب کے ساتھ ہی آنا۔۔۔ آہ ہا۔۔۔ لوگ بڑے ظالم ہیں۔۔۔ نین نے سوچا
۔۔۔ اور پھر لڑکوں کو مصروف دیکھ کر کمال شاہ کی طرف التجائیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ جو ابا داداجی نہ تسلی دی یار
میں خود تیار ہوں پر تمہاری دادی کا انتظار ہے پھر ان کو چھوڑ جائیں گے۔۔۔ کیسے چھوڑ جائیں گے۔۔۔ بگھی کے آگے
بھنگڑا کون ڈالے گا۔۔۔ نین کے ماموں کا بیٹا اور سائرہ کا ہسبینڈ فائر بولا۔۔۔ سائرہ کا گریجویٹ کے بعد نکاح ہو چکا
تھا۔۔۔ مگر لندن میں جاب کی مصروفیت کے سبب رخصتی نہیں ہو رہی تھی اب پاکستان شفٹ ہوتے ہی، زرین کے
کومے کے سبب سادگی سے رخصتی لے لی تھی۔ مگر ولیمہ دھوم دھام سے کیا تھا۔۔۔۔۔
ان وجوہات کی بنا پر ہی میں تم سب گدھوں کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ نین نے پھر غصہ کیا۔۔۔۔

اوبھائی بے عزتی کی نہیں ہو رہی۔۔۔ خالہ کا اکلوتا سپوت بابر بھی کیسے پیچھے رہتا۔۔۔۔ نہیں تو ہم سب دھرنادیں
گے۔۔۔ اور سوچ لیں دھرنے کی وجہ سے آپ کی مایوں کینسل بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن فرقان صاحب کی آمد نے نین کو غصے سے کوئی بھی رد عمل دینے سے روک لیا۔۔۔ فرقان صاحب پہلے کمال
شاہ سے ملے۔۔۔ اس کے بعد نین سے۔۔۔ کیسے ہیں بابا نین گلے لگا۔۔۔

فٹ فٹ ہوں۔۔۔ میرے بیٹے کی شادی کی خوشی نے پھر سے جوان کر دیا۔۔۔ میرے وارث کہاں ہیں۔ نین سے گلے مل کر نظر دوڑائی۔۔۔ فارس اپنی ماما کے پاس اور سالار اور زمر بھی ماما کے پاس ہے اور میں آپ کے پاس۔۔۔ علی بھی جواب دے کر گلے لگا۔۔۔۔۔

چلیں سب۔۔۔ پھر سارے کزن نین کی گنجھی کے آگے ڈانس کرتے بڑھے۔۔۔ ارحم اور زاویار نے بھی خوب رنگ جمایا۔۔۔ دھمال کی فی فی قسمیں دریافت ہوئی۔۔۔ مسرور سانین احمر کی یاد میں اداس ہو گیا۔۔۔ وہ بھی ہوتا تو کتنا خوش ہوتا۔۔۔ بھائی کے خوشی سے پیسے پڑھتے چہرے کو دیکھ کر علی نے حوصلہ دیا۔۔۔ بھائی وہ جہاں بھی آپ کے لیے خوش ہے اس لیے اداس نہ ہو آپ کو اداس دیکھ اسے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ نین نے سمجھ کر سکون سے مسکرایا۔۔۔ وہ دور نہیں دل میں ہے۔۔۔ پھر کیسا غم۔۔۔۔۔

زرین بھی گنجھی کا سن کر بالکنی میں آئی سب کے دھمال ڈانس اور بھنگڑے سے لطف اندوز ہوتی خود بھی ہلکا ہلکا ناچنے لگی۔۔۔ لان سے دادی نے یہ منظر دیکھا تو فوراً شنو کو بیجا۔۔۔۔۔

کیا یاد دادی بھی نہ اب بندی اپنی شادی بھی انجوائے نہ کریں۔۔۔ مریضہ بن کر بیٹھ جائے۔۔۔ زرین نے خفگی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔

URDUNovelians

اب تم مجھے کیوں گھور رہی ہو شنو کو بولی۔

زرین بیبی بہت سوہنی لگ رہی ہو قسمے آج۔۔۔۔۔

اس سے پہلے زرین اتراتی سب کزن زارا کہ ساتھ آئی۔۔۔ چلو۔۔۔ ہیں میرے لیے تو ڈولی تھی، کیا پیدل جاؤں۔۔۔۔۔

نہیں میں تم کو گود میں اٹھا کر لے چلتی ہوں۔۔۔ ماہرہ نے طنز کیا۔۔۔۔۔ ملکہ عالیہ آپ اپنے پیروں پر چل کر لاؤنج کے دروازے تک جائیں گی وہاں ڈولی میں بیٹھے گی۔۔۔

زمین مسکرا کر چل پڑی۔۔۔

حسنین بگھی سے اتر کر اسٹیج پر بیٹھا۔۔۔ اور زمین کے انتظار کرنے لگا۔۔۔ جہاں اب سارے لڑکے ڈولی لیے زمین کو لیکر آرہے ہیں۔۔۔۔۔ جیسے ہی زمین ڈولی سے اتری۔۔۔۔۔ نین کے ارمانوں پر پانی پھرا۔۔۔ زمین لمبا گھونگھٹ ڈالے ہوئے تھی۔۔۔۔۔ باری باری سب نے رسم کی۔۔۔۔۔ نین نے کافی کوشش کی زمین کا چہرہ دیکھ لے مگر کامیاب نہ ہوا۔۔۔۔۔

اسٹیج پر سارے ہی تھے سرگوشی کرنے کا موقع بھی نہیں ملا۔۔۔ اسٹیج سے اترنے کے بعد بھی نظر رکھی۔ پھر نین کی پرنس نے مدد کی۔۔۔۔۔

رسم کے بعد زمین نے زم کو گود میں لیا۔۔۔ چار ماہ کی بچی اپنی ماما کو گھونگھٹ میں دیکھ کر گھبرا گئی فل والیوم سے تان لگائی۔۔۔ زمین نے بوکھلا کر گھونگھٹ اٹھا دیا۔۔۔ میری بچی کیا ہوا۔۔۔ بچی صاحبہ تورو نے میں مصروف۔۔۔ ابھی اردو سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔ پھر ایک نظر زمین پر ڈال اپنی پرنس کو کھڑے ہو کے چپ کرایا۔۔۔ باپ کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔ جیسے کہہ رہی ہو۔۔۔ پاپا اب ماما کو دیکھ لو۔۔۔ اور نین بھی سمجھ گیا۔۔۔۔۔

آپ کے پاس فوراً چپ ہو گئی۔۔۔ میں تو لگتا ہوں اس کی کچھ نہیں لگتی باپ کی چچی۔۔۔ لائیں دیں۔۔۔ زمین کو باپ کی گود میں چپ ہونا نہ بھایا۔۔۔۔۔ جھٹ اظہار کر دیا۔۔۔

لو زمین کو دے کر محبت سے دیکھنے لگا۔۔۔ زمین کا ہاتھ پکڑ کر بولا بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ دل چاہا رہا ہے سب سے دور لے جاؤں۔۔۔۔۔

زرمین بغیر شرمائے۔۔۔ آپ بھی بے حد اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔ کیا ہوا رہا ہے، کوئی شرم ہوتی ہے جو لگتا ہے تم دونوں کے پاس نہیں۔۔۔ تھوڑی دیر اسٹیج کیا خالی چھوڑا فوراً باتیں شروع۔۔۔ زرمین گھونگھٹ گرا جلدی ورنہ دلہن بن کر روپ نہیں آئے گا۔۔۔ دادی نے دونوں کی کلاس لی۔۔۔ نین نے کچھ خفاسی نظر دادی پر ڈالی۔۔۔ یار دادی مایوں کم کر فیوز زیادہ فیل ہو رہا ہے۔۔۔ اتنی سختیاں۔۔۔

نین کی بات پر سب ہی ہنس دیے۔۔۔ پر تکلف ڈنر کے بعد بھی ہلا گلا رہا۔۔۔ دوسرے دن مہمان گاؤں کی سیر کرنے چلے گئے۔۔۔ اور نین کو بھی اپنے ساتھ زبردستی زبردستی لے گئے اسے موقع ہی نہیں ملا سارا دن ایک بار بھی زرمین سے ملنے کا اور رات میں بھی سب کزن رونق لگا کر بیٹھ گئے۔۔۔ اتوار کے دن سب برابر گاؤں جہاں احمر فاؤنڈیشن کے تحت بچوں کے لیے کھیل کا گراؤنڈ بنایا۔۔۔ اس کو دیکھنے چلے گئے اور ساتھ حسنین کو لیجانا نہ بھولے۔۔۔

سفید حویلی کے مہمان بھی ساتھ گئے اور زرمین بی بی دادی کے نرغے میں مختلف ٹپس لے رہی ہیں۔۔۔ جیسے اس نے گذشتہ ایام سسرال میں گزارا ہی نہیں۔۔۔

اتوار کی رات حسنین کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔۔ اور دل زرمین کے لیے حد سے زیادہ بے چین۔۔۔ اس نے ڈیٹ پلان وفاداروں کے ذریعے رکھی۔۔۔

بخش مجھے ہر حال میں آج ہی زرمین سے ملنا ہے۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔

مٹھل مجھے یاد آ رہا ہے کوئی کہہ رہا تھا اسے چھپ چھپ کر ملنے والے پسند نہیں۔۔۔

نین کو اپنی بات یاد آئی۔۔۔ آنکھیں دکھائی۔۔۔ اور بولا۔۔۔ ہاں تو نا محرموں کا نا پسند ہے اور میں تو اپنی بیوی سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔ مسکرایا۔۔۔ مٹھل کے بجائے حسنین نے جواب دیا۔۔۔

اچھا۔۔ تو جائیں۔۔ کس نے روکا ہے بیوی کے پاس جانے سے۔۔۔ اب کے مٹھل بولا۔۔۔ نین کی حالت دونوں کو مزہ دے رہی ہے۔۔۔

نہ کرو یا سب پتہ ہے کیسے سارے میری بیوی پر قبضہ کر کے بیٹھ گئے۔۔۔ اس کے پاس موبائل بھی نہیں۔۔۔ نین نے بے چارگی دکھائی۔۔۔

مٹھل تم شنو کو بولو اسے حویلی کے دائیں باغ میں لے آئے اور بخش تم وہاں موجود چوکیداروں کو سنبھالو۔۔۔

مٹھل نے فون لگایا اور باتیں کرنے لگا۔۔۔ کچھ دیر تو نین نے برداشت کیا پھر موبائل چھین کر خود ہی شنو کو بولا۔۔۔ بات کر کے موبائل ہاتھ میں دے دیا۔۔۔ اس سارے وقت میں بخش مسکراتا رہا۔۔۔

کتنے عرصے سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ سوال کیا

میری نی نی شادی ہوئی ہے اور آپ کی شادی شروع تو اب شنو کو زیادہ وقت حویلی اور میرا آپ کے ساتھ۔۔۔ ستم ہے۔۔۔ مٹھل کو بھی دل کا حال سننے کا موقع ملا۔۔۔

سمجھ سکتا ہوں تمہارا غم۔۔۔ گزر رہا ہوں اس دور سے۔۔۔ نین نے بھی تائید کی۔۔۔

کافی دیر سے مسکراتا بخش اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔۔۔ دونوں کے ایک ساتھ گھورنے پر جلدی سے ہنس روکی۔۔۔ دس بجے کی ملاقات فکس کی ہے۔۔۔ جلدی کام کرو۔۔۔ میں چلا تیار ہونے۔۔۔

دائیں طرف آیا تو دیکھا دونوں چوکیدار کے ساتھ مل کر چائے نوش کر رہے ہیں۔۔۔ دونوں چوکیدار نے سلام کر کے ڈرو جھک کر چائے پینے کی آفر کی۔۔۔۔۔ چائے زندگی میں کبھی بری نہ لگی مگر اس وقت زہر لگی۔۔۔

نہیں۔۔۔ کوئی کام دیا تھا۔۔۔ یہ چائے پی کے وقت ضائع کیا۔۔۔ مٹھل کو گھور کر برہم بولا۔۔۔

جی سائیں آپ ادھر آئے بس 5 منٹ میں کام ہوتا ہے چائے میں بے ہوشی کی دوا ہے۔۔ اب صبح ہی ہوش آگیا۔ اور ان کی جگہ۔ بخش اور قادر لے لیں گے اور میں شنو کے ساتھ گھر چلا جاؤں گا۔۔۔ مٹھل نے پلان بتا دیا۔۔۔

زمین سب سے چھپ کر باغ میں آئی۔۔ ویسے بھی دوسرے گاؤں کی سیر کے سبب مہمان بھی آج جلدی سو گئے۔۔۔۔

نہیں، زمین کی طرف بے تابی سے بڑھا۔۔۔ اور زمین بھی مگر کچھ قدم رک گئی۔۔۔۔

کیا ہوا ملو گی نہیں زندگی۔۔۔۔ نہیں کی بوجھل آواز نے زمین کو شرمیلیں کر دیا وہ آگے آنے کی بجائے دو قدم اور پیچھے ہوئی۔۔۔۔

کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔ زمین ڈر سے بولی۔۔۔۔

تو کیا ہوا؟ میں تمہارا محرم ہوں۔۔۔۔

زمین نے ایک نظر نہیں کو دیکھا جو اس کے انتظار میں تھا آنکھوں میں محبت کا تجلہ صاف نظر آیا۔۔۔ اور ساتھ ہی اپنی محبت کا دیا جو اس کو دیکھ کر روشن ہوا۔۔۔ اور اس نے ان کی روشنی کو آگے بڑھ کر زمین کو گلے لگا کر بڑھا دیا۔۔۔۔

کچھ دیر دونوں ایسے ہی کھڑے رہے موبائل کی بپ سن کر زمین نے حصار سے نکلنا چاہا مگر زمین نے گرفت مضبوط کی۔۔۔ زمین نے اسکرین دیکھی علی کالنگ پر اس نے فون ہی سوئچ آف کر دیا۔ اور بڑبڑایا۔۔۔ چین نہیں ایسے، تم سے سے اطمینان سے ملنے ہی نہیں دے رہے۔۔۔ زمین ہنس پڑی، سراٹھا کر محبت سے بولی۔۔۔۔ دو دن پہلے تو ملے تھے۔۔۔ دو دن نہیں دو صدیاں لگ رہی ہیں۔۔۔ اور اپنی بے چینی کا حال بتایا۔۔۔۔۔

جسے زمین سن کر مسکراتی رہی اور زمین اس کی مسکراہٹ دیکھ کر خوش ہوتا گیا۔۔۔۔

URDU NOVELIANS

میں دودن سے ٹھیک نہیں سویا۔۔۔ چلو چکے سے فارم ہاوس چلتے ہیں۔۔۔

جی آپ کی سرخ آنیز سے اندازہ ہو رہا ہے۔۔ ایسا کرتے ہیں میرے روم چلتے ہیں فجر ٹائم آپ چلے جانا۔ اور اس وقت گھر والے تو سو رہے ہیں بس گارڈز ہیں۔۔۔ زمین نے فارم ہاؤس کا آئیڈیاد کر کے فی تجویز دی۔۔۔

جسے نین نے فوراً قبول کی۔۔۔ چلیں۔۔۔

ہاں چلیں، ایک منٹ، چلتے قدم رکے۔۔۔ آپ میرے لیے گفٹ نہیں لائے۔۔۔ ڈیٹ پر آئے ہیں خالی ہاتھ

گفٹ تو نہیں لایا۔۔۔ کیا گفٹ بھی لاتے ہیں۔۔۔ مجھے پتہ نہیں یا رگفٹ بھی ضروری ہے میری پہلی ڈیٹ ہے اس لیے معلومات نہیں کچھ۔۔۔۔۔ نین نے شرمندہ ہو کر کہا۔۔۔ اور دل میں افسوس اترا کچھ تو لے ہی آتا۔۔۔۔۔

[illegible]

کیا۔۔۔ سالار کی اتنی ہمت۔۔۔ میں اتنی محنت سے کمار ہا ہوں دن رات میٹنگ اور ڈیلز کرتا ہوں۔۔۔ اس نے صرف ایک رنگ خریدی۔۔۔ سیٹ ہوتا تو میں درگزر کر دیتا۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔ ایک تو گفٹ نہ لانے کی شرمندگی۔۔۔ اوپر سے کبھی گفٹ نہ دینے کا شکوہ نین کو خود پر غصہ آیا ہی تھا سالار کی شاہ خرچی کی بات نے اس غصے کو عروج پر پہنچا دیا۔۔۔ زرین دونوں ہاتھ کمر پر رکھے۔۔۔ گھورنے لگی۔۔۔

گھور کیوں رہی ہو بلاو۔۔ ایسے کان کھینچوں گا آئندہ دس بار سوچے گا۔۔۔ سالار سالار۔۔۔ بھول ہی گیا۔۔ چھپ کر آیا۔۔۔۔۔ چوکیدار تو بے ہوش ہیں مگر آگے حویلی کے گارڈ جاگ رہے ہیں۔۔۔۔۔ مگر فاصلہ تھا اس لیے آواز نہ گئی

URDU NOVELIANS

۔۔۔۔ آواز دیتے دیتے یاد آیا چھوٹا بچہ خود کیسے آئے گا۔۔۔۔ یاد آ ہی گیا۔۔۔۔ لیکن اپنا سالار تو ابھی چھوٹا ہے اس کی شادی کب ہوئی۔۔۔۔

شکر ہے آپ کو یاد آ گیا۔۔۔۔ اور میں اتنی اچھی ہوں کہ اپنی بہو کو اتنی مہنگی رنگ دینے دوں گی۔۔۔۔ میں بہت بری ساس بنو گی۔۔۔۔ اور میں سالار حسنین کی نہیں سالار سکندر کی بات کر رہی ہوں۔۔۔۔ زرین نے ناک چڑھائی۔۔۔۔ یہ کون ہے۔۔۔۔ نین بے چارگی سے بولا۔۔۔۔

کیا آپ سالار کو نہیں جانتے۔۔۔۔ میں گفت نہ لانا معاف کر دیتی مگر یہ بات نہیں۔۔۔۔ اچھا میں معلوم کر لوں گا تم ناراض نہ ہو مجھے سخت تھکن ہو رہی ہے دیکھو میری آنکھیں، سرخی بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔۔ سوری ہم بعد میں یہی سے لڑائی کریں گے ابھی چلیں۔۔۔۔

نین نے زرین کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔۔ جانم سونا ضروری ہے کیا۔۔۔۔ زرین جو برابر میں لیٹنے ہی والی تھی فوراً جگہ سے اٹھی۔۔۔۔ جی آپ روم میں سونے ہی آئے ہیں۔۔۔۔ اس لیے صرف اور صرف سونا ہی ہو گا۔۔۔۔ اگر آپ نے پہیلنے کی زرا بھی کوشش کی تو میں نے دادی کو آواز لگا دینی ہے۔۔۔۔ اور میرا روم ساونڈ پروف ہر گز نہیں ہے۔۔۔۔ زرین نے دھمکی دی۔۔۔۔

نین نے جل کر کہا لگ رہی ہو اس وقت دادی کی پوتی۔۔۔۔

خیر گڈ نائٹ وش تو لازمی کروں گا۔۔۔۔ اور زرین کو

کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔

اٹھیے سرتاج زرین نے فجر میں نین کو اٹھایا۔۔

گہری نیند میں ڈوبائیں اٹھنے سے انکاری ہوا۔۔۔۔۔ لیکن

زرین نے اٹھا کر ہی دم لیا۔۔۔۔۔ جلدی سے جائیں۔۔۔ اس سے

پہلے سب اٹھیں اور حویلی میں چہل پہل ہو آپ جائیں۔۔۔ یار میں روز آجایا کروں۔۔۔۔۔ نین نے واشروم سے آتے
پھر آنے کی اجازت چاہی۔۔۔۔۔

جی نہیں کل سارے تھکے تھے اس لیے آپ کو موقع مل گیا۔۔۔ میں باہر دیکھتی ہوں جلدی آئے۔ کچھ اٹھ گئے ان سے
بچ کر جاتا نین لاونج میں پکڑا گیا۔۔۔ دادا جی جو آج جلدی میں تسبیح بھول گئے۔۔۔۔۔ لینے پلٹے۔۔۔۔۔

ہممم بر خودار یہاں کیسے۔۔۔۔۔

وہ میں نے سوچا کہ سب سو رہے ہیں جلدی سے مل کر آجاؤں گا اور پھر نماز پڑھ لوں گا۔۔۔۔۔

کیوں امام صاحب کو کہہ کر آئے تھے میں ذرا مل آؤں میری آمد پر جماعت کھڑی کرنا۔۔۔۔۔

ن نہ نہیں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ میں خود پڑھ لیتا۔۔۔۔۔

یعنی بغیر جماعت۔۔۔۔۔ افسوس ہوا تم تو ایسے نہ تھے۔۔۔۔۔ پتہ ہے جماعت سے پڑھنے کا کتنا فائدہ ہے چلو۔۔۔۔۔

پھر پورے رستے وہ جماعت کا فائدہ سنتے اور واپس آتے آیا۔۔۔۔۔

جی سر بڑا ہی مہنگا بنا ہے۔۔۔ ہم ایک اور فیملی کھول لیتے۔۔۔

تم سے مشورہ مانگا حسنین برہمی سے بولا۔۔ سات بجے تک میرے فارم ہاؤس پہنچا دینا

آج تو زمین کی سچ دھج نہالی۔۔۔ ایک الو ہی چمک کا حصار۔۔۔ خوشی سے دوچند چہرہ۔۔۔ ایک خوبصورت بہار کا کارنگ محسوس ہوا۔۔۔ دادی کو زمین کی یہ خوبصورتی سات دن کے مایوں کی مرہون منت لگی۔۔۔۔۔۔ جبکہ زمین کو اپنے اکڑو سے عزت کے ساتھ ملنے کی خوشی لگی۔۔۔ زارا کو بیوٹیشن کا کمال لگی۔۔۔ جو بھی وجہ ہو یہ تو طے ہے حسنین کے تو ہوش اڑیں گے۔۔۔۔۔

تیسری بار نکاح کے لیے دادا نے منع کر دیا۔۔۔ دوبارہ کافی ہے دلہن بنی زمین اسٹیج پر بیٹھی حسنین کا انتظار کے ساتھ ساتھ زاوی کے موبائل میں سیلفی لینے میں بھی مصروف ہیں۔۔۔ اور دادی گھورنے میں۔۔۔

آپی مجھے بھی سیلفی لینے دیں۔۔۔۔۔ زاوی موبائل لیکر اتر گیا۔۔۔ اور اسٹیج پر زمین اکیلی رہ گئی۔۔۔۔۔ اچانک زمین پر پھول گرنے لگے۔۔۔ زمین تو خوشی سے اچھل پڑی واو پھولوں کی بارش۔۔۔۔۔ سر اٹھا کر دیکھنا مشکل ہوا۔۔۔۔۔ صرف کھڑکھڑ کی آواز سنائی دی۔۔۔ سارے اس منظر سے حیرت کے ساتھ خوش بھی ہوئے۔۔۔۔۔ بارش

بند ہوئی۔۔۔ زمین نے دیکھا۔۔۔ ہیلی کاپٹر لائٹوں سے لشکارے مار رہا ہے۔۔۔ اور اب فارم ہاؤس پر موجود گارڈن میں اترا جہاں گارڈز کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔۔ اس میں میں وائٹ شیر وانی اور میچنگ کا کلاہ پہنے حسنین باہر آیا

۔۔۔ اس کی آمد پر گارڈز نے فائرنگ کر کے استقبال کیا۔۔۔ جیسے جیسے قدم بڑھتے جا رہے ہیں ویسے ویسے ہاں موجود مصنوعی انار روشن ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

کیا دبنگ لیئرٹی کی ہے۔۔۔۔۔ فائز نے سراہا۔۔۔

حسن صاحب کو بھی سمجھ آگیا آج شادی کی تقریب سجانے کی ذمہ داری نین نے کیوں لی۔۔۔۔ بہت خوب بھائی علی آگے بڑھا۔۔۔ اور گلے لگا۔۔۔ نین بھی مسکرایا۔۔ اور کزنز کے گھیرے میں اسٹیج پر پہنچا۔۔۔

اور زرین اپنے اکڑو کی شاندار آمد پر حق حق رہ گئی۔۔۔ اسی طرح تو سوچا تھا۔۔۔۔ حسنین کو کیسا پتہ چلا۔۔۔۔۔ زرین بے تحاشہ خوش ہوئی۔۔

اسٹیج پر پہنچ کر نین کی نظر زرین پر پڑی۔۔۔ اور پلٹنے سے انکاری ہوئی۔۔۔ سب فراموش ہو گیا۔۔۔ آس پاس کیا ہو رہا ہے کچھ پتہ نہیں۔۔۔ یاد ہے تو۔۔۔ بس آنکھوں کی، دل کی پیاس بجھ رہی ہے سحبی کے دیدار سے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زرین حسنین کے مہبوت ہو جانے پر شرم سے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔ لیکن حسنین ٹس سے مس نہیں ہوا۔۔۔ اسے تو محبوب کی اس ادا نے اور پر شوق۔۔۔ دیوانہ کیا۔۔۔ علی نے ہی ہوش دلایا۔۔۔ بھائی تمہاری ہی دلہن ہے گھر جا کر مجسمہ بن جانا لیکن خدا را ابھی انسان بن جاو۔۔۔۔

علی کی بات پر حسنین ہاتھ سر پر پھیر کر رہ گیا۔۔۔ اور زرین کے برابر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ سلامی کی رسم شروع کی گئی اور دلہا دلہن کے ساتھ فوٹو شوٹ کروایا۔۔۔ پر تکلف ڈنر کے بعد رخصتی ہوئی۔۔۔۔ ہر دلہن کی طرح زرین بھی سب سے مل کر روئی۔۔۔۔

بھائی اب رخصتی کس میں ہوگی۔۔۔ کار تو سجوائی نہیں۔۔۔ بابر نے پوچھا۔۔۔۔

میں جیسے آیا تھا ویسے ہی جاؤنگا۔۔۔ اور علی سب کو بتا دینا۔ بابر کے ساتھ ساتھ علی کو کہا۔۔ اور آنسو بہاتی زرین جو زارا سے مل رہی تھی جس کے سر پر قرآن کا سایہ فگن کیے کھڑا ہے زاوی بھی رونے میں مشغول ہے۔۔۔ اس کے پاس آیا۔۔ اور جلال شاہ سے پوچھا۔۔۔ دادا جی اجازت۔۔۔ جو کہ وہ فون پر پہلے بھی لے چکا تھا۔۔۔

دادا جی نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور پھر حسنین نے زرین کو گود میں اٹھا کر بڑھا۔۔۔ سب نے ہوٹنگ شروع کر دی۔۔۔ مگر بے پرواہ نین آگے بڑھتا ہیلی کا پٹر کی طرف بڑھا۔۔۔ ایک با پھر انار جلے۔۔۔ گارڈز نے فائرنگ کی۔۔۔ نین زرین کو لیکر ہیلی میں بیٹھا۔۔۔ اور سب نے ہاتھ ہلا کر الوداع کیا۔۔۔ زرین بچاری تو حیران ہی رہ گئی بالکل ویسا ہی ہو رہا ہے مگر نین کو کیسے۔۔۔۔۔ پرواز شروع ہوئی اور سیدھا حسنین کے فارم ہاؤس لے گئی۔۔۔ چھت پر لینڈنگ کے بعد نین نے پھر سے گود میں لینا چاہا مگر زرین نے منع کیا۔۔۔ اور آہستہ آہستہ سیڑھی کی طرف بڑھی اور پھر شاک ہوئی۔۔۔ خوش ہوتی اتری۔۔۔ لاؤنچ میں پہنچی۔۔۔ اور نین کے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔ اب حیران نہ ہوئی بلکہ نین کی محبت پر مسکرائی۔۔۔ بہت خوب۔۔۔ بہت پیارا۔۔۔ زرین دروازے پر کھڑے بولی۔۔۔

تم سے زیادہ پیارا نہیں۔۔۔ زرین کو بانہوں کے حصار میں لے لیا۔۔۔ تم سے زیادہ خوب نہیں۔۔۔ زندگی آج اتنی دلنشین لگ رہی ہو، لگ رہا ہے بندے کے حواس کسی کام کے نہیں رہے۔۔۔

نین کی بات سے زرین کو شرم آئی۔۔۔ ماحول کے بو جھل پن کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔۔ اور مجھے لگ رہا ہے۔۔۔ میں شرماترما کے کہیں مر ہی نہ جاؤں۔۔۔

زندگی نین غصے سے چیخا۔۔۔ مذاق میں بھی میں یہ نہ سنو۔۔۔ پلیز لہجہ التجائیہ کیا۔۔۔ دعاؤں سے پایا ہے۔۔۔ دوبارہ مرنے کی بات مت کرنا۔۔۔ شدت سے خود میں زرین کو سہایا۔۔۔ اور زرین نین کی شدت و محبت سے رونے لگی۔۔۔

میں نے بھی دعاؤں میں مانگا تھا۔۔۔ بے حد محبت کرتی ہوں۔۔۔ ابھی سے نہیں۔۔۔

نین نے گرفت ڈھیلی کی بے یقینی سے دیکھا پہلے سے۔۔۔ کب یار مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔

ہم اندر جائیں گے یہاں ہی کھڑے رہیں گے۔

URDU NOVELIANS

سوری۔۔ تم چلو میں ڈور لاک کر کے آیا۔۔

روم لاک کر کے الماری سے ایک بک نکالی۔۔۔

یہ منہ دکھائی۔۔۔۔ نین نے بک بڑھائی۔۔۔

کیا یہ بک دے رہے ہیں مانا کے مجھے ناولز پسند ہیں مگر میں ایک عدد لڑکی ہوں مجھے بھی زیور بھاتا ہے۔۔۔ زرین

صدمے سے بولی۔۔۔۔

مجھے لگا تم کو اچھا لگے گا۔۔۔۔

ہو نہہ۔۔۔ اب لے ہی آئے تو لینا پڑے گا۔۔۔ بک ہاتھ میں لی جس پر آب حیات کندا ہوا ہے۔۔۔۔ یہ اتنی ہلکی

کیوں ہے۔۔۔ حیرت سے نین کو دیکھا۔۔۔ یہ ناول بک کی شکل میں جیولری بکس تھا۔۔۔ پھر جلدی سے کھولا

۔۔۔ اندر ایک خوبصورت بریسلٹ۔۔۔ جس کا ڈیزائن ایک طرف اردو اور دوسری طرف انگلش ورڈز میں گولڈ سے

حسنین اور زرین کا نام سے بنایا گیا۔ اور بیچ میں ریڈ ڈائمنڈ لگا بریسلٹ کو چار چاند لگا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

نین اتنا حسین ہے۔۔۔۔۔۔ تم سے زیادہ نہیں۔۔۔ بریسلٹ ہاتھ میں پہناتا بولا۔۔۔۔ بتایا نہیں۔۔۔۔ پہلے کب سے

محبت کرتی ہوں۔۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔۔۔۔ پہلے بتا دیتی تو مجھے انارکلی کی طرح دیوار میں خود چن دیتے۔۔۔ اتنے تو آپ کھڑوس ہوتے تھے

۔۔۔۔ ہاں اب ٹھیک ہیں۔۔۔۔

نین نے کھڑوس کہنے پر مصنوعی گھورنا چاہا مگر نہ گھور سکا مسکرا بولا جو دل چاہے بلاو مگر پیار سے بلانا۔۔۔ اللہ کا خاص

کرم ہے بھٹکتے ہوئے مجھے سیدھی راہ دی اور انعام میں تم کو نواز دیا۔۔۔۔ میں عشق کا بھی شکر گزار ہوں اس نے

سزائیں ختم کر کے ہمیں ایک دوسرے کا بنا کر محبت بھری دلکش سزا دی۔۔۔۔

ہاں سچ کہا۔۔۔ زمین نے اطمینان بھری سانس لی۔۔۔ ایک بات بتائیے۔۔۔ یہ بارات کی اتنی شاندار لیسزئی اور یہ حسین پھولوں کی سجاوٹ۔۔۔ کا آپ کو کیسے پتہ چلا۔۔۔

جنت کے پتے ناول میں سے ایک پر چاٹکا تھا جو تمہاری ہیڈ رائٹنگ میں تھا۔۔۔ جو تمہاری وش لگی میں نے سوچا قابل عمل ہے تو عمل کر لوں اور اگر جہاں جیسا غریب ہوتا تو نہیں کرتا۔۔۔

اچھا۔۔۔ دل سے شکریہ۔۔۔ اور جہاں کی تو بات ہی نہ کریں فضول کا غریب بنتا ہے۔۔۔ آپ ناولز پڑھتے ہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ تو تمہارے ہجر میں پڑھے جو چار راتیں گزری تمہارے بنا مشکل گزری۔۔۔ اور کوئی شکریہ نہیں حق ہے اور محترمہ اب مجھے بھی گفٹ دیں۔۔۔

سوری دادی کا سخت پہرہ تھا بازار نہ جاسکی۔۔۔ اس لیے بعد میں لیجے گا۔۔۔

رنیلی۔۔۔ بازار سے لانا تھا مجھے یاد ہے پیپر میں تو کچھ اور ہی گفٹ کا زکرتھا۔۔۔

چھوڑیں پیپر کو۔۔۔ زمین نے سٹپٹا کر کہا۔۔۔

آج میری اسپیشل نائٹ ہے اس لیے میں کوئی تشنگی نہیں چاہتا۔۔۔ اس لیے مجھے میرا گفٹ ابھی چاہیے۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن آنکھیں بند کریں۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کی زمین نے پہلے دائیں، پھر بائیں گال پر کس کی۔۔۔ اور پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔ نین نے گرفت مضبوط کر کے کے حصار تنگ کر دیا۔۔۔

ولیمہ کی تقریب شاندار ہوئی حسنین کے کافی بزنس ریلٹیو اور احباب نے شرکت کی۔۔۔ زمین پر یوں کی طرح چمکتی ادھر سے ادھر پھر رہی ہے۔۔۔

داداجی آپ خوش ہیں۔۔۔ حسنین نے جلال اور کمال شاہ سے پوچھا۔۔۔ دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ حسنین
آسودہ محبت سے زمین کو دیکھ کر رب کی بارگاہ میں پھر شکر گزر ہوا۔۔۔ اور شکر تو بار بار بنتا ہے اللہ نے اپنے کرم
سے تمام آزمائشوں سے نجات دے کر محبتوں سے بھرپور زندگی عطا کر دی

یار کیوں ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔ یہ جو س پیوں۔۔۔ ہو سہیل میں ادھر ادھر چکراتے، فکر مند حسنین نے زمین سے کہا
۔۔۔

کیسے فکر نہ کرو سات سال ہو گئے انتظار کرتے۔۔۔ کب امامہ آئے اور میرے بچے کی جوڑی مکمل ہو۔۔۔ کیوں زاوی
آئے گی نہ۔۔۔ نین کو جواب دیتی۔۔۔ آس سے زاوی سے بولی۔۔۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں آپو۔۔۔ یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔ زاوی عجزانہ بولا۔۔۔
اور نین بھی پریشان ہے۔۔۔ اسے پتہ ہوتا تو دوسرا ہی نام رکھ لیتا۔۔۔ سالار نہ رکھتا۔۔۔ زمر کو خاندان کی اکلوتی اور
لاڈلی ہونے کا شرف ابھی تک حاصل ہے۔۔۔

علی کے بھی تین بیٹے ہوئے۔۔۔ زارا کے دو اور ارحم کا ایک
اکلوتا منتوں مرادوں سے ہوا۔۔۔ علی کے تیسرے بیٹے کی پیدائش پر تو زمین صدمے سے بے ہوش ہو گئی تھی
۔۔۔ اور زاوی کی جلدی شادی کروائی اور اب فسٹ بیسیز وہ بھی جڑواں۔۔۔ اللہ ایک بیٹی دے دینا۔۔۔ پلیز میری
زمین پر رحم کر مالک۔۔۔ حسنین زیر لب دعا میں مصروف۔۔۔ آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا۔۔۔ ڈاکٹر آئی
۔۔۔

مبارک ہو بیٹی ہوئی۔۔۔ اللہ کالا کھ لاکھ شکر۔۔۔ میرے رب۔۔۔ زمین اور حسنین نے بے ساختہ سجدہ کیا۔۔۔

URDU NOVELIANS

زندگی خوشیوں سمیت آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

تمت بالخیر۔۔۔۔





